بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد یسرنا القرآن للذکر

ذخیرہ

تعلیم القرآن

قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کا جدید طریقہ

پارہ اول

مرتبہ

صابر قرنی

آسان رواں ترجمہ

از

مولانا فتح محمد جالندھری

حسنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۹/ج - منصورہ - ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

تعلیم القرآن

مصور

[stamp]

قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کا جدید طریقہ

پارہ اوّل

مرتبہ

صابر قرنی

آسان رواں ترجمہ

از

مولانا فتح محمد جالندھری

حسنات اکیڈمی (پرائیوٹ لمیٹڈ)

C/۱۹-منصورہ-ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

86030

~~68530~~

بار اوّل ——— اگست ۱۹۸۷ء

تعداد ——— ۲۰۰۰ (دو ہزار)

مطبوعہ ——— نیو فائن پرنٹنگ پریس ۷۶ لٹن روڈ لاہور

ناشر ——— عبدالرحمان صابر مینیجنگ ڈائریکٹر
حسنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

قیمت عام سفید کاغذ ——— ۱۵/ روپے
آفسٹ کا خاص ایڈیشن. قیمت ۲۰/ ,,

حسنات اکیڈمی پرائیویٹ لمیٹڈ
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شہنشاہِ کائنات جو عالمین کا رب، مالک، معبود اور حاکم ہے — یہ قرآن اسی کی طرف سے انسانوں کے نام ایک پیغام ہے۔ اس پیغام میں انسانیت کے جملہ جدید و قدیم مسائل کا حل موجود ہے کیونکہ اس کا یہ پیغام کسی خاص زمانہ، ملک یا قوم کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے ہے۔ اس کا اصل مقصد دعوت الی اللہ ہے۔ یہ انقلابی پیغام ہے اور آج کے دور میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے ذریعہ پھر سے اُمّت مسلمہ کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلانا، قوموں کی امامت پر فائز کرنا اسی پیغام سے ممکن ہے جس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی اور مدنی زندگی کے ۲۳ سالوں میں جانکاہ جدوجہد کی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اب یہ فریضہ امت کے ذریعہ ادا کیا جائے اور یہ مقصد تعلیم القرآن سے ہی حاصل ہو سکتا ہے — تعلیم القرآن کے اس عظیم کام کو اسی غرض سے شروع کیا گیا ہے کہ

(۱) ہر مسلمان گھرانہ اس پیغام کو سمجھنے اور سمجھانے کا مرکز بن جائے۔

(۲) ہر گھر کے جملہ افراد اس کام کے لیے دن میں ایک وقت مقرر کر کے روزانہ ایک صفحہ یا چند آیات کا ترجمہ سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں۔ گھر میں اگر باپ نہ ہو تو بیٹا — اگر بیٹا نہ ہو تو کوئی اور اس رشد و ہدایت کا منصب سنبھالے، خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے تاکہ کچھ مدت میں اللہ کے اس کلام کے وہ مقاصد حاصل ہو سکیں جس کے لیے یہ پیغام اتارا گیا تھا۔

میں اس رب ذوالجلال والاکرام کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ جیسے حقیر بندے کو یہ توفیق بخشی کہ میں تعلیم القرآن کے اس عظیم کام کی ابتداء کر رہا ہوں۔ مجھے اپنی کم علمی کا شدید احساس ہے۔ جو کچھ مرتب کیا ہے اپنی حد تک مستند لغت کی کتب اور پہلے سے جو کام ہوا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر اللہ کی توفیق سے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے مرتب کیا ہے۔ اس میں اگر کوئی غلطی ہے تو جان بوجھ کر نہیں کی۔ اللہ سے پوری امید ہے کہ وہ مجھے معاف فرما دے گا۔ اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ

Marfat.com

میرے اس کام میں میری غلطیوں پر مجھے متنبہ فرمائیں گے اور مشوروں سے نوازیں گے تاکہ میں اس کو بہتر اور مفید بنا سکوں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس کام کو آخرت کا توشہ بنا دے۔

چند ضروری باتیں :

(۱) متن کے نیچے ہر لفظ کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ عربی زبان اپنی لغت کے اعتبار سے اتنی مالا مال ہے کہ ایک ہی لفظ کے کئی مفہوم اور معنیٰ ہیں۔ لیکن ترجمہ وہی صحیح ہوگا جو کلام کے سیاق و سباق سے واضح ہو یا اس کا مفہوم گرامر کے قواعد کے مطابق ہو یا جن کی ہمارے معروف مفسرین نے وضاحت کی ہو۔

(۲) قرآنِ حکیم کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ وہ بہت آسان ہے۔ اس میں کثرت سے ایسے الفاظ ہیں جو کسی نہ کسی شکل میں ہماری روزمرہ زبان اردو میں مستعمل ہیں۔ اور یہ بات قرآن فہمی کو آسان بنا دیتی ہے۔

(۳) اس میں اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ ہر پڑھنے والے میں عربی سیکھنے کا ذوق پیدا کیا جائے۔ چنانچہ پارہ کے شروع میں ابتدائی گرامر کے قواعد آسان انداز میں دے دیئے گئے ہیں۔ نیز ہر صفحہ کے نیچے لغت اور گرامر کے اعتبار سے، افعال۔ اسماء اور حروف کی وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ عربی کے قواعد کا ایک بڑا حصہ حل ہو جائے۔ نیز عربی میں فعل کی دو حالتیں ایسی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے یعنی ماضی اور مضارع ―― لہٰذا ہر فعل کا ماضی اور مضارع بھی دے دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ امر و نہی کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

(۴) تعلیم القرآن کی ابتداء میں پورے پارہ کی ہر آیت کے عنوانات و مضامین مرتب کر دیئے ہیں اور اس کے آخر میں پورے پارہ کے مضامین کا خلاصہ بھی دے دیا گیا ہے جس کی بالعموم رمضان المبارک میں قرآن فہمی کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔ اگر روزانہ ایک نظر ان پر ڈالی جائے گی تو تراویح میں قرآن سنتے ہوئے ایک خاص روحانی لذت حاصل ہوگی۔

(۵) قرآنی تعلیمات کو ہر رکوع کے شروع میں یا درمیان میں یا جہاں ضروری ہوا اس کے مطالب کی تلخیص کو چند نکات میں مرتب کر دیا گیا ہے تاکہ قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو سکے اور درس دینے والے حضرات کے لیے ایک خلاصہ سامنے آ جائے۔

(۶) قرآن کے لفظی ترجمہ سے صرف اس کا مفہوم یا مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے لیکن قرآن کے

Marfat.com

اعجاز، زورِ بیاں اور زبان کی تاثیر سے ایک قاری وہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا جو اس کے مضامین کو پڑھنے اور حقیقی روح تک پہنچ کر عملی زندگی کا سرمایہ بننے کے لیے ضروری ہے۔ لہٰذا ہر آیت کا رواں ترجمہ بھی ضروری ہے اس کے لیے میں نے مولینا فتح محمد جالندھری کا ترجمہ دیا ہے اگرچہ ان کے علاوہ بھی بہت سے بزرگوں نے مفید اور گراں قدر ترجمے کیے ہیں لیکن اس میں دو خوبیاں ہیں ایک یہ کہ عام فہم اور آسان ہے دوسرے یہ کہ روانی اور تسلسل سے پڑھنے میں ایک قاری مضامین قرآنی کی تاثیر کی لذت محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا جو کسی کو عمل پر ابھارنے کے لیے ضروری ہے۔

(۷) سب سے آخر میں اس پارہ کے جملہ الفاظ کی لغت حروفِ تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے ہر لفظ کا مادہ اور مصدر وغیرہ گرامر کے قواعد کے مطابق ترجمہ اور وضاحت کی گئی ہے نیز ہر لفظ کے ساتھ آیت اور رکوع کا حوالہ بھی ہے (آیت / رکوع) کہ یہ لفظ کس رکوع یا آیات میں کتنی جگہ آیا ہے اگر ایسے الفاظ جو پہلے پارہ میں آگئے ہیں تو بعد میں دوبارہ آنے پر صرف اس کا حوالہ ہی دیا جائے گا۔

(۸) آخر میں میں جناب شیخ الحدیث حضرت مولینا عبد المالک الاستاذ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس مسودہ پر نظر ثانی فرمائی۔

صابر [illegible]

۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

۲۱ فروری ۱۹۸۷ء

Marfat.com

مطالعہ "تعلیم القرآن" کے آداب

(۱) سب سے پہلے آدمی کو پڑھتے وقت یہ تصور کرنا چاہیے کہ وہ ایک ایسی کتاب کا مطالعہ کرنے جا رہا ہے جو سب کتب سے اعلیٰ، مقدس اور برتر کلام ہے جو شہنشاہِ کائنات نے اپنے برگزیدہ فرشتے حضرت جبرائیل کے ذریعہ رحمت للعالمین سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

(۲) اس کو پڑھتے ہوئے اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ کے دربار میں بیٹھا ہوا اس کا کلام پڑھ رہا ہے اور اس سے باتیں کر رہا ہے اور اس کلام کی حقیقی روح تک رسائی حاصل کرنے کی تمنا بھی رکھتا ہے۔

(۳) اس کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ جب بھی پڑھنے اور سمجھنے کے لیے بیٹھے تو پاک صاف باوضو ہو کر پڑھے ——— جہاں وضو سے ظاہری پاکیزگی ہوگی وہاں نیت کی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔

(۴) اس کے پڑھنے کی غرض صرف یہ ہونی چاہیے کہ وہ اس سے عملی زندگی کے لیے راہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے وہ صراطِ مستقیم پر چل سکے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی غرض ہوگی تو وہ قرآن کے حقیقی فیض سے محروم رہیگا۔

(۵) اس کے پڑھنے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمان کے لیے صرف متبرک کلام "کتابِ ہدایت" ہی نہ سمجھے بلکہ اپنی پوری زندگی کے لیے دستورِ حیات سمجھ کر پڑھے تاکہ زندگی کے ہر گوشے، ہر مسئلہ کے لیے ہدایات حاصل کر سکے۔

(۶) تعلیم القرآن کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قاری اپنی پوری زندگی کے ظاہر و باطن کو بدلنے کے لیے پڑھ رہا ہے اور اُسے مضبوط ارادہ سے اپنے عمل پر نگاہ رکھنی ہوگی اور اپنے اندر اچھی صفات کو اجاگر کرنے کی مسلسل جد و جہد کرے اور اپنی خواہشات، اپنے پہلے سے قائم کیے ہوئے تصورات و نظریات کو بدل کر قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلنا ہوگا تاکہ وہ صحیح قرآنی زندگی کو اپنا سکے۔

(۷) اس کو پڑھتے ہوئے اس کی تعلیمات کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ نوٹ کرنا چاہیے۔ اچھے مسلمان کی صفات کیا ہیں؟ بُرے انسان میں کیا خرابیاں ہیں؟ کن باتوں سے شہنشاہِ کائنات

Marfat.com

اپنے بندوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں پر عمل کرنے سے اس کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے نیز پڑھتے ہوئے اللہ سے صحیح راہنمائی اور ہدایت کے لیے ہر وقت عاجزانہ دعا بھی کرنا چاہیے۔

(۸) آخر میں یہ بات بھی نگاہ میں رہنی چاہیے کہ یہ کتاب ہدایت اللہ جل شانہ نے ایک خاص مقصد کے لیے نازل کی تھی کہ نہ صرف اس کی تعلیمات پر ہر آدمی خود عمل کرے گا بلکہ اپنے گھر، محلہ، شہر اور ملک اور پھر ساری دنیا میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کو نافذ کرنے کے لیے اجتماعی جدوجہد بھی کرے گا اور اس راہ میں قلمی، مالی اور ذاتی قربانی بھی پیش کرے گا اور اس راہ میں جو مشکلات بھی پیش آئیں گی ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرتوں کے مطابق خندہ پیشانی سے برداشت کرے گا اور اپنے لیے استقامت کی دعا کرتا رہے گا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی زندگیوں میں خیر و برکت نازل فرمائے جو صدق دل سے اس تعلیم القرآن سے استفادہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

فہرست مضامین پارہ اوّل

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
	سورہ فاتحہ	
١٧	نظامِ ربوبیت سے اللہ کی معرفت	١
١٧	نظامِ رحمت — مخلوق سے محبت	٢
١٧	نظامِ عدل — دنیا میں اس کا قیام	٣
١٧	بندگی اور عبادات — خودی اور عرفان ذات	۴
١٧	استعانت — اللہ ہی تمام حاجات کا مرکز	۴
١٨	صراط مستقیم	٥
١٨	انعام یافتہ گروہ	٦
١٨	مغضوب قوموں کی علامات	٧
١٩	فاتحہ کی تعلیمات کا خلاصہ	٧
٢٠	گمراہ قوموں کے زوال کے اسباب	
	سورہ البقرہ	
٢١	قرآن حکیم کا مقصد	٢
٢١	متقین کی صفات	٣-۴
٢٢	کامیاب لوگ	٥
رکوع ٢ ٢٢	کافر کون ہیں ؟	٦
٢٣	منافق کون ہیں ؟	٨

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
٢۴	منافقوں کا کردار	٨-٦
٢٦	منافقوں کی پہلی مثال	١٧
٢٧	منافقوں کی دوسری مثال	١٩
رکوع ٣ ٢٨	تمام انسانوں سے بندگیٔ رب کا مطالبہ	٢١
٢٩	شرک کی ممانعت	٢٢
٣٠	اللہ کے کلام کی سچائی اور چیلنج	٢٣
٣١	نیک مسلمانوں کے لیے خوشخبری	٢٥
٣٢	قرآن کی مثالیں	٢٦
٣٣	فاسقین کون ہیں	٢٨
٣۴	اللہ کی نشانیاں	٢٩
رکوع ۴ ٣۴	دنیا میں انسان کا مقام	٣٠
٣٥	خدا کا خلیفہ بنایا جانا	٣٠
٣٥	علم کی ابتداء اور برتری	٣١-٣٣
٣٧	فرشتوں کا سجدہ کرنا	٣۴
٣٧	شیطان اور کفر و نافرمانی کی ابتداء	٣۴
٣٧	حضرت آدم کا جنت میں عارضی قیام اور ان کی آزمائش	٣٥
٣٨	حضرت آدم کی لغزش اور توبہ	٣٦-٣٧
٣٩	وحی الٰہی کی ضرورت اور راہِ نجات	٣٨

Marfat.com

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
۳۹	منکرین وحی کا انجام	۳۹
رکوع ۵ ۳۹	بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ	۴۰
۴۰	قرآن پر ایمان لانے کی دعوت	۴۱
۴۰	اللہ کی آیات کے بدلہ حقیر نفع نہ لو	۴۱
۴۱	جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی ممانعت	۴۲
۴۱	صبر، نماز سے اصلاح حال کی تلقین	۴۳
۴۱	دوسروں کو نیکی کا حکم کرنا اور اپنے آپ کو بھول جانا۔	۴۴
۴۱	آخرت کا صحیح تصور	۴۶
رکوع ۶ ۴۲	بنی اسرائیل کی امامت اور فضیلت	۴۷
۴۳	بنی اسرائیل کی سرگزشت اور مصائب	۴۹
۴۳	فرعون کی غرقابی اور اس سے نجات	۵۰
۴۴	بچھڑے کی پوجا اور معافی	۵۱
۴۴	توبہ قبول ہوئی	۵۲
۴۴	کتاب اور فرقان کا عطیہ	۵۳
۴۶	ہلاکت کے بعد دوبارہ زندگی	۵۶
۴۶	من و سلویٰ	۵۷
۴۷	بنی اسرائیل کا کفران نعمت	۵۷
۴۷	شہری زندگی اختیار کرنے کا حکم	۵۸
۴۸	اللہ کی آیات میں تحریف	۵۹
رکوع ۷ ۴۸	صحرائے سینا میں ۱۲ چشموں کا معجزہ	۶۰
۵۰	بنی اسرائیل کی بے صبری، آپس میں فتنہ و فساد	۶۱
۵۰	یہود پر اللہ کے غضب کے اسباب	۶۱

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
۵۱	نجات کا دار و مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے۔	۶۲
۵۱	اللہ کا عہد اور کوہ طور کا بلند ہونا	۶۳
۵۲	عہد شکنی اور اس کی سزا۔ سرمایۂ عبرت	۶۴-۶۵
۵۳	گائے ذبح کرنے کا حکم	۶۷
۵۴	کثرت سوال اور حجت بازی	۶۸-۷۱
رکوع ۸: ۵۵	مردے کا زندہ ہونا	۷۲-۷۳
	یہود کی سنگدلی	۷۴
۵۸	یہود کا نفاق اور کلام اللہ میں تحریف	۷۵-۷۷
۵۹	یہودی عوام کی گمراہ آرزوئیں	۷۸
۶۰	یہود کے علماء حق فروش ہیں	۷۹
۶۰	جنت کی ٹھیکیداری کا زعم باطل	۸۰
۶۱	نیک اعمال سے جنت۔ اور برے اعمال سے دوزخ۔	۸۱-۸۲
رکوع ۹: ۶۲	بنی اسرائیل سے میثاق اور اس کی شرائط۔	۸۳
۶۳	خونریزی اور جلا وطنی	۸۴
۶۴	عہد شکنی اور نمائشی دینداری	۸۵
۶۵	بعض احکام کو ماننا اور بعض کا انکار — اور اس کا انجام	۸۵
۶۵	آخرت کے بدلہ دنیا کے طالب	۸۶
رکوع ۱۰ ۶۶	حضرت مسیحؑ کی آمد — اور ان کی تکذیب و عناد	۸۷

Marfat.com

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
٦٦	نفس پرستی اور انبیاء کا قتل	٨٧
٦٦	بنی اسرائیل کا انکار اور عناد	٨٨
٦٧	جانتے بوجھتے تکفیر	٨٩
٦٧	تعصب، حسد اور ضد کا نتیجہ	٩٠
٦٨	قبول حق سے انکار اور حجت بازی	٩١
٦٩	میثاق کے بعد گوسالہ پرستی	٩٢
٧٠	حق پرستی کا دعویٰ ـ موت کی تمنا	٩٤
٧١	موت کا خوف اور لمبی عمر کی تمنا و حرص	٩٥-٩٦
رکوع ١١ ٧١	وحی اور جبریلؑ سے دشمنی۔ جاہلانہ تعصب	٩٧-٩٨
٧٣	یہود کی عہد شکنی اور قومی خیانت	٩٩--١٠٠
٧٤	کتاب اللہ کی مخالفت اور حق ناشناسی	١٠١
٧٤	مردہ قوم کی علامت — جادو کے شعبدوں میں پھنسنا۔	١٠٢
٧٥	ہاروت و ماروت اور سفلی عملیات سے آزمائش۔	١٠٢
٧٦	جادوگری کا سودا نفع بخش نہیں — تخریبی ذہنیت۔	١٠٣
رکوع ١٢ ٧٧	دعوت قرآن کے پیروؤں سے خطاب	١٠٤
٧٦	راعنا کا غلط استعمال۔	١٠٤
٧٧	کفار کا تعصب و عناد	١٠٥
٧٨	نسخ و نسیاں پیغام انقلاب ہے	١٠٦
٧٩	اطاعت کے لیے شکوک و شبہات کا ازالہ۔	١٠٨
٨٠	کفار کا حسد	١٠٩

صفحہ نمبر	موضوع، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
٨٠	نماز اور زکوٰۃ آخرت کا توشہ ہے	١١٠
٨١	جنت کا مستحق کون ہے؟	١١١
رکوع ١٣	مذہبی گروہ بندیاں اور ان کی حقیقت	١١٣
٨٣	مساجد کو ویران کرنے والے۔	١١٤
٨٣	اللہ کسی جگہ مقید نہیں ہے۔	١١٥
٨٤	عیسائیوں کا حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ بنانا	١١٦
٨٤	اللہ کی صفت "کن فیکون" ہے	١١٧
٨٥	نبوت کی نشانیاں اور اس کی ذمہ داریاں	١١٩
٨٦	یہود و نصاریٰ کی اصل خواہش	١٢٠
٨٦	سابقہ کتب کی تائید اور صحیح تلاوت کا نتیجہ۔	١٢١
٨٧	آخرت کے لیے عمل۔	١٢٣
رکوع ١٤ ٨٧	حضرت ابراہیمؑ کی امامت۔	١٢٤
٨٨	وعدہ امامت اور وراثت۔	١٢٤
٨٩	کعبۃ اللہ ملت ابراہیمی کا مرکز۔	١٢٥
٨٩	خدا پرستی کی تنظیم مراسم حج کی بنیاد پر۔	١٢٥
٨٩	مکہ شہر امن ہے	١٢٦
٩٠	تعمیر کعبہ اور امت مسلمہ کے لیے دعا	١٢٧-١٢٨
٩١	حضورؐ کی دعوت کی چار خصوصیات	١٢٩
رکوع ١٥	دین ابراہیمی کا طریقہ	١٣٠
٩٢	حضرت ابراہیمؑ کی وصیت	١٣١-١٣٢
٩٢	حضرت یعقوب کی وصیت	١٣٣
٩٣	ہر ایک کو اپنے عمل کی جوابدہی کرنا ہے	١٣٤

Marfat.com

صفحہ نمبر	موضوع ، آیت کا خلاصہ	آیت نمبر
۹[illegible]	فرقہ بندیوں سے اجتناب	۱۳۵
۹[illegible]	تمام انبیاء کو ماننا - ایمان کی علامت	۱۳۶
۹[illegible]	اللہ ہی بس کافی ہے	۱۳۷
۹[illegible]	اللہ ہی کا رنگ سب سے بہتر ہے	۱۳۸
۹[illegible]	فرض شناسی اور اخلاص	۱۳۹
۹۷	کتمانِ حق ـــ ایک خیانت	۱۴۰
۹۷	ہم کسی کے اعمال کے ذمہ دار نہیں اپنے ہی عمل کام آئیں گے	۱۴۱
۹۸	پارہ اوّل کی تعلیمات کا خلاصہ	
۱۱۲	لغت پارہ اوّل	

Marfat.com

چند آسان قواعدِ عربی

کلمہ : ہر با معنی لفظ کو کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم۔ فعل۔ حرف

(۱) **اسم** : وہ ہے جو کسی چیز کا نام ظاہر کرے مثلاً رَجُلٌ (مرد) کتابٌ (کتاب) خُبْزٌ (روٹی) مَاءٌ (پانی)

(۲) **فعل** : جو کسی کام کے گزشتہ، موجودہ یا آئندہ ہونے کے معنی ظاہر کرے۔
یعنی ماضی (گزرا ہوا زمانہ) حال (موجودہ زمانہ) مستقبل (آنے والا زمانہ) پایا جائے۔
جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا) أَكَلَ (اس نے کھایا) يَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)

فعل کی چار قسمیں : ماضی، مضارع (حال و مستقبل)، امر و نہی

(۳) **حرف** : جو اسم اور فعل کے درمیان رابطہ کا کام دے۔ یا دو اسموں کو ملا کر اس کے معنیٰ پورا کرتا ہو جیسے فِيْ (میں) مِنْ (سے) كَ (مانند) عَلىٰ (پر) اِلىٰ (طرف) عَنْ (سے) حَتّٰى (تک) ب (ساتھ) لِ (لیے) وغیرہ
حرف کی مثالیں : اِلَى الْبَيْتِ (گھر تک) عَلَى الْمَلٰئِكَةِ (فرشتوں پر) فِي الْجَنَّةِ (جنت میں) وغیرہ

(۴) (۱) **رفع** - پیش (ُ) اور مرفوع وہ لفظ ہے جس کے آخری حرف پر پیش ہو۔ کتابٌ ۔ قَوْلٌ

(۲) **نصب** زبر (َ) اور منصوب وہ لفظ جس کے آخری حرف پر زبر ہو۔
كِتَابًا ۔ رَحْمَةً ۔ عِلْمًا

(۳) **جر** - زیر (ِ) اور مجرور وہ لفظ جس کے آخری حرف پر زیر ہو :
نَفْسٍ ۔ قَرْيَةٍ

(۵) **مذکّر اور مؤنّث** — ہر اسم ان دو حالتوں میں ہوتا ہے یا مذکر یا مؤنث
مذکر : رَجُلٌ (مرد) اِبْنٌ (بیٹا) اَخٌ (بھائی) عَمٌّ (چچا)
مونث : اِمْرَأَةٌ (عورت) بِنْتٌ (بیٹی) اُخْتٌ (بہن) عَمَّةٌ (چچی۔ پھوپھی)

(۶) **واحد، تثنیہ اور جمع** — ایک کو واحد۔ دو کو تثنیہ اور دو سے زائد کو جمع

کہتے ہیں۔

(۱) مذکر واحد کی مثالیں: عَبۡدٌ (بندہ) مُؤمِنٌ (ایمان والا) مُسۡلِمٌ (مسلمان)

مؤنث کی مثالیں: عَابِدٌ (عبادت گزار) اَمَۃٌ (لونڈی) مُؤمِنَۃٌ (ایمان والی)

(۲) تثنیہ بنانے کا طریقہ: کسی بھی اسم کے آخر میں "ان" یا "ین" لگانے سے تثنیہ بن جاتا ہے مثلاً عَبۡد سے عَبۡدَیۡنِ ــــ اَمَۃٌ سے اَمَتَانِ ــــ یا ــــ اَمَتَیۡنِ (دو لونڈیاں)

(۳) جمع بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں "ون" یا "ین" لگانے سے جمع مذکر بن جاتا ہے۔

مُسۡلِمٌ سے مُسۡلِمُوۡنَ ۔یا۔ مُسۡلِمِیۡنَ۔

مُؤمِنٌ سے مُؤمِنُوۡنَ ۔یا۔ مومِنِیۡنَ۔

مونث کی صورت میں واحد کے آخر میں "الف" لگتا ہے۔ جیسے:

مُسۡلِمَۃٌ سے مُسۡلِمَاتٌ

مُؤمِنَۃٌ سے مومِنَاتٌ

جمع کی ایک اور قسم بھی ہے جس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں وہ صرف سننے پر یا ان اوزان پر آتی ہے اسے جمع مکسر کہتے ہیں۔

رُسُلٌ رسول کی جمع قُبُوۡرٌ قبر کی جمع رِجَالٌ رَجُلٌ کی جمع کُتُبٌ کِتَابٌ کی جمع بَلۡدَۃٌ (شہر) بِلَادٌ کی جمع انبیاء نبی کی جمع مَسَاجِدُ مسجد کی جمع۔

جو الفاظ کسی قاعدہ کی رو سے جمع بنیں انہیں "قیاسی" کہتے ہیں اور جو بغیر کسی قاعدہ کے بلکہ اہل زبان کی گفتگو کے مطابق بولے جائیں انہیں "سماعی" کہتے ہیں۔

(۷) اسم کی دو قسمیں ہیں: **نکرہ اور معرفہ**

(۱) نکرہ جو کسی عام چیز کا نام ہو، جیسے مَاءٌ (پانی) خُبۡزٌ (روٹی) عَسَلٌ (شہد)

(۲) معرفہ جو کسی خاص چیز کا نام ہو جیسے مکّہ، مُحمّدؐ، موسیٰ، لاہور

کسی اسمِ نکرہ پر اَلۡ لگا کر اس کو معرفہ بنایا جاسکتا ہے جیسے

کتاب سے اَلۡکِتَابُ - رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ - اِمۡرَاۃٌ سے اَلۡاِمۡرَاۃُ رَسُوۡلٌ سے اَلرَّسُوۡلُ

(۸) **مرکبات**: ــــ دو، تین یا زیادہ کلمات مل کر مرکب بنتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں

مرکب تام: ایسا مرکب جس سے کوئی بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ جیسے

Marfat.com

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ (اللہ مہربان ہے) اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے)

مرکب ناقص : وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آسکے بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو مثلاً رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں —— توصیفی ، اضافی ، عددی

مرکب توصیفی : جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے مثلاً رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) اس میں لفظ صالح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت ظاہر کرتا ہے۔ اس میں پہلے لفظ کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ اردو میں عربی کے برعکس صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ جیسے لَیْلٌ طَوِیْلٌ (لمبی رات) عَذَابٌ عَظِیْمٌ (بڑا عذاب) اگر موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد ہوگی۔ یہی صورت تثنیہ اور جمع کی ہے مثلاً شِقَاقٌ بَعِیْدٌ - قَوْمٌ کَافِرُوْنَ -

(۹) ضمیریں : وہ حروف جو اسم کی جگہ آتے ہیں ضَمَائِرُ (ضمیریں) کہلاتے ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں منفصل اور متصل۔

(۱) منفصل : جو فقرے میں الگ تھلگ استعمال ہوں۔

(۲) متصل : جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ مل کر ایک کلمہ بن جائیں۔

ضمیر منفصل کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ وہ مرد	هُمَا وہ دو مرد	هُمْ وہ سب مرد
	مونث	هِيَ وہ عورت	هُمَا وہ دو عورتیں	هُنَّ وہ سب عورتیں
مخاطب حاضر	مذکر	اَنْتَ تو مرد	اَنْتُمَا تم دو مرد	اَنْتُمْ تم سب مرد
	مونث	اَنْتِ تو عورت	اَنْتُمَا تم دو عورتیں	اَنْتُنَّ تم سب عورتیں
متکلم	مذکر و مونث	اَنَا میں مرد / عورت	نَحْنُ ہم مرد / عورتیں	

ضمیر متصل کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	ه اس	هُمَا ان دو مردوں کا	هُمْ ان سب مردوں کا
	مونث	هَا اس عورت	هما ان دو عورتوں کا	هُنَّ ان سب عورتوں کا
مخاطب حاضر	مذکر	كَ تیرا	کُمَا تم دو مردوں کا	کُمْ تم سب مردوں کا
	مونث	كِ تیرا	کُمَا تم دو عورتوں کا	کُنَّ تم سب عورتوں کا
متکلم	مذکر مونث	ی مجھ یا میرا	نا ہمارا	

Marfat.com

(۱۰) **اسم موصول** : اسم موصول وہ ہے جس سے کسی خاص چیز کا پتہ چلتا ہو اور جس کا مفہوم اس کے بعد آنے والے جملہ سے مکمل ہو۔

اَلَّذِی ۔ مَنْ ۔ مَا ۔ اَلَّتِیْ حسبِ ذیل صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

حالت	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مرفوع	مذکر	اَلَّذِی	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
	مونث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اللاَّتِیْ ۔ اَللَّوَاتِیْ
منصوب	مذکر	اَلَّذِی	اَلَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مجرور	مونث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَیْنِ	اَللاَّتِیْ

(۱۱) **فعل ماضی** : فعل ماضی کے مختلف صیغوں کی تبدیلی ان حروف کی رہینِ منت ہے۔

ا، و، ت، م، ن (ا و تمن)

(۱) ماضی کی گردان — ماضی معروف و مجہول

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ اس ایک مرد نے کیا	فَعَلاَ ان دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مردوں نے کیا
	مونث	فَعَلَتْ اس عورت نے کیا	فَعَلَتَا ان دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب عورتوں نے کیا
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تو مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
مخاطب	مونث	فَعَلْتِ تو عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر مونث	فَعَلْتُ میں نے کیا (مرد یا عورت)	فَعَلْنَا ہم نے کیا۔ (مرد یا عورتوں نے)	

نوٹ : (۱) یہ ماضی فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر بھی ہوتا ہے۔

(۲) مجہول بنانے کے لیے پہلے حرف پر پیش (ضمہ) دوسرے پر زیر (کسرہ) لگائیے۔ جیسے فُعِلَ ۔ مضارع اس میں حال اور مستقبل کے دونوں معنیٰ آتے ہیں۔

فعل مضارع

(۳) ماضی سے پہلے ی ۔ ت ۔ الف یا ن لگا کر مضارع بنایا جاتا ہے۔

اگر

مضارع مجہول ہو تو علامت مضارع والے حرف پر پیش ہوتا ہے۔ دوسرا حرف ہر صورت ساکن ہوتا ہے۔

Marfat.com

گردان فعل مضارع :

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے یا کرے گا	يَفْعَلَانِ وہ دو کرتے ہیں یا کریں گے	يَفْعَلُوْنَ وہ سب کرتے ہیں یا کرینگے
	مونث	تَفْعَلُ وہ عورت کرتی ہے یا کرے گی	تَفْعَلَانِ وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گے	يَفْعَلْنَ وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی
حاضر مخاطب	مذکر	تَفْعَلُ تو مرد کرتا ہے یا کرے گا	تَفْعَلَانِ دو مرد کرتے ہو یا کروگے	تَفْعَلُوْنَ تم سب کرتے ہو یا کروگے
	مونث	تَفْعَلِيْنَ تم عورت کرتی ہے یا کرے گی	تَفْعَلَانِ تم دو عورتیں کرتی ہو یا کروگے	تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرتی ہو یا کروگی
متکلم	مذکر و مونث	اَفْعَلُ میں کرتا/کرتی ہوں میں کروں گا یا کروں گی		نَفْعَلُ ہم سب کرتے ہیں یا کریں گے ۔

فعل امر و نہی : امر کے معنی حکم کے ہیں فعل امر وہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دینا ظاہر ہو۔
فعل نہی، جس میں کسی کام سے روکا جائے ۔

بنانے کا طریقہ : فعل مضارع کی علامت مٹا کر اس کی جگہ "ا" لگا دیا جاتا ہے اور آخری حرف پر جزم آجاتا ہے ۔ مثلاً

تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ــــ تَشْرَبُ سے اِشْرَبْ ــــ تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ

امر حاضر کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
حاضر مخاطب	مذکر	اِفْعَلْ تو مرد کر	اِفْعَلَا تم دو مرد کرو	اِفْعَلُوْا تم سب مرد کرو
	مونث	اِفْعَلِيْ تو ایک عورت کر	اِفْعَلَا تم دو عورتیں کرو	اِفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرو

نہی ـــ مضارع واحد حاضر پر لا نہی لگا کر آخر میں جزم دو

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لَا تَفْعَلْ تو ایک مرد نہ کر	لَا تَفْعَلَا تم دو نہ کرو	لَا تَفْعَلُوْا تم سب نہ کرو
مونث	لَا تَفْعَلِيْ تو ایک عورت نہ کر	لَا تَفْعَلَا تم دو عورتیں نہ کرو	لَا تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں نہ کرو

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۱) ۷ ۱ ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

بِ	اِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
ساتھ۔ سے	نام	اللہ کے	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰہِ	رَبِّ	اَلْعٰلَمِیْنَ	الرَّحْمٰنِ
تمام تعریف	اللہ کے لیے	پروردگار ہے	تمام جہانوں کا	بے حد مہربان

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴﴾

الرَّحِیْمِ	مٰلِكِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ
نہایت رحم کرنے والا	مالک ہے	دن	جزا کا

نہایت رحم والا۔ انصاف کے دن کا حاکم

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾

اِیَّا	كَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّا	كَ	نَسْتَعِیْنُ
صرف	تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	صرف	تیری ہی	مدد چاہتے ہیں

(اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

○ سورۃ فاتحہ قرآنی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نماز میں اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

○ نظامِ ربوبیت کے عناصرِ اربعہ

۱۔ تخلیق۔ عدم سے وجود میں لانا۔

۲۔ التسویہ۔ کسی چیز کو اس کی حقیقی صورت میں آراستہ کرنا۔

۳۔ تقدیر۔ اندازہ کرنا اور تکمیلِ حیات کی راہ ہموار کرنا۔

۴۔ ہدایت۔ ہر وجود کے لیے زندگی و معیشت میں ظاہری اور باطنی طور پر صحیح راہیں دکھانا۔

○ اللہ تعالیٰ نے تکوینی لحاظ سے پوری کائنات کا نظام تین اصولوں پر قائم فرمایا ہے۔ اور انسانی زندگی کے اختیاری پہلوؤں میں بھی ایسا ہی نظام ان کی فلاح کا ضامن ہو سکتا ہے۔

۱۔ نظامِ ربوبیت (۲) نظامِ رحمت (۳) نظامِ عدل۔

○ عملی زندگی کا استحکام ان تین عناصر کے صحیح ادراک پر ہے۔

۱۔ توحید (۲) رسالت (۳) آخرت یہی مفہوم سورۃ فاتحہ کی پہلی آیات کا ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

افعال: ۔ نَعْبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں۔ عَبَدَ یَعْبُدُ۔ جمع متکلم، نَسْتَعِیْنُ: ہم مدد چاہتے ہیں۔

اسماء: ۔ اسم: نام۔ الرَّحْمٰن: نہایت مہربان۔ الرَّحِیْم: ہمیشہ رحم کرنیوالا۔ العٰلَمِیْنَ: تمام جہان۔ عالَم کی جمع ہے۔ الدِّیْنِ: روزِ جزا۔

حروف: ۔ بِ: ساتھ۔ مِنْ: سے۔ اَلْ: سب حرف تعریف کے لیے داخل ہوتا ہے۔

Marfat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ (٦) صِرَاطَ

اِهْدِ	نَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ	صِرَاطَ
دکھا	ہم کو	راستہ	سیدھا	راستہ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلٰى	هِمْ	غَيْرِ
ان (لوگوں) کا	انعام فرمایا تونے	اوپر	ان کے	نہیں

ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا ۔ نہ ان کے

ع ۱ / ۷ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (٧)

الْمَغْضُوْبِ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	الضَّآلِّيْنَ
غضب کیا گیا	اوپر	ان کے	اور	نہ	گمراہ

جن پر غضب ہوتا رہا ۔ اور نہ گمراہوں کے

ہ مغضوب قوم کی صفات جن کا تذکرہ قرآن نے جگہ جگہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کے کردار کے تاریخی حقائق:
۱۔ دعوت الی اللہ کے نظام عدل سے انحراف، کبر و غرور اور افراط و تفریط میں مبتلا ہونا۔
۲۔ استبدالِ نعمت ۔ ۳۔ تحریف آیاتِ الٰہی ۔ ۴۔ اشترائِ آیاتِ الٰہی (اللہ کی آیات کے بدلے حقیر نفع کمانا ۔ ۵ ۔ کتمانِ حق و تلبیسِ حق (حق کو چھپانا) ۔ ۶۔ تعمق فی الدین یعنی بال کی کھال اتارنا
۷۔ حیلہ سازی ۔ ۸ ۔ منافقت ۔ ۹ ۔ آرزوئے باطلہ اور شفاعت کا غلط تصور ۔ ۱۰۔ انبیاءِ کرام پر اتہام بازی اور قتل ۔ ۱۱۔ سود خواری ۔ ۱۲۔ تقلیدِ جامد ۔ ۱۳ ۔ منکرات محافل و مجالس ۔
۱۴۔ ترکِ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ۔ ۱۵ ۔ اللہ اور رسول کے علاوہ دوسروں کا حکم ماننا اور ان کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا ـــ بنی اسرائیل کی تاریخ کے یہ المناک ابواب ہیں ۔ جس کی وجہ سے ان سے امامت کا منصب چھن گیا۔

اب امتِ مسلمہ کے ہر طبقے کو ان باتوں کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا محاسبہ کرنا چاہیے ۔ اللہ ہمیں "مغضوب" گروہوں کی پیروی سے بچائے ۔ آمین ۔

ہ تخلیقِ آدمؑ کا حقیقی مقصد اللہ کی بندگی و عبادت ہے ۔ اور اسی سے استعانت یعنی مدد حاصل کی جائے کیونکہ جس کی عبادت ہوگی وہی تمام زندگی کی حاجات کا مرکز ہوگا ۔ دنیا میں کسی اور کا یہ مقام نہیں ہے

ہ اللہ کی ذات اور اس کی جملہ صفات کے صحیح ادراک سے ہی بندگی کا مقام حاصل ہوتا ہے ۔

ہ ایمان باللہ کے بعد انسان کے مدارج اربعہ جن کا قرآن نے جگہ جگہ ذکر کیا ہے، مسلم ۔ مومن ۔ متقی محسن ۔

ہ قرآن کی رو سے اللہ کے انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟
۱۔ نبی ۔ ۲ ۔ صدیق
۳۔ شہداء ۔ ۴ ۔ صالحین
(النساء : ٦٩)

افعال :۔ اِهْدِ : دکھا (امر حاضر واحد)، اَنْعَمْتَ : انعام کیا تونے ۔ اَنْعَمَ يُنْعِمُ (ماضی واحد حاضر)
اسماء :۔ صِرَاطَ : راستہ ۔ مُسْتَقِيْمَ : سیدھا ۔ غَيْرِ : نہ
حروف :۔ وَ : اور ۔ عَلٰى : پر، اوپر ۔ لَا : نہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ فاتحہ کی تعلیمات کا خلاصہ

سورۃ فاتحہ پورے قرآن مجید کی دعوت کا خلاصہ ہے اسی لیے اس کو دیباچہ یا اُمُّ الکتاب بھی کہتے ہیں۔ قرآن اور اس سورۃ کا تعلق بندوں کی طرف سے دعا اور جواب دعا کا ہے کیونکہ ہر سلیم الفطرت انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر سیدھی سلامتی اور سچائی کی راہ پر چل کر کامیاب ہو۔ بندہ دعا کرتا ہے "اے رب العلمین میری رہنمائی فرما" تو اللہ اس کے جواب میں پورا قرآن، ہدایت و رہنمائی کے لیے پیش کرتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی پہلی تین آیات میں توحید، رسالت اور آخرت کا تصور دیا گیا ہے جس پر قرآنی تعلیمات کی پوری عمارت استوار ہے اور یہی "اسلام" کی بنیاد ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تکوینی اعتبار سے پوری کائنات کا نظام بھی "نظام ربوبیت"، "نظام رحمت" اور "نظام عدل" پر قائم ہے دنیا میں جو کچھ بھی انفس و آفاق میں نظر آتا ہے وہ اللہ کی انہی صفات کے مظاہر ہیں۔ ان صفات کا حاصل بھی توحید، رسالت اور آخرت کا نظام ہے۔

(۱) توحید یہ ہے کہ اللہ ایک ہے وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور کوئی ہستی ایسی نہیں کہ اس کے کسی کام میں شریک ہو۔ اسی نے اس پوری کائنات کو تخلیق کیا اور ان سب چیزوں کو عدم سے وجود میں لانے، زندگی کے جملہ مراحل میں نشو و نما دینے اور پھر فنا ہونے تک سب معاملات میں وہ یکتا پروردگار حاکم اور فرماں روا ہے۔ وہی ان سب کی تقدیر بنانے والا ہے۔ اسی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور ایک پورا نظام اس کے تابع کر دیا۔ اس کو علم و ارادہ اور اختیار کی قوتیں بخشیں تاکہ وہ خیر و شر نیکی و بدی میں تمیز کرتا، آزادی سے جس راہ پر چاہے گامزن ہو۔ اسی نے زمین بنائی اور اس میں انسان کو اپنا خلیفہ بنایا۔

(۲) اسی نے بنی آدم کو اپنا خلیفہ بنانے کے بعد اس کو یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہر دور میں ہر زمانہ میں اس کی راہنمائی کے لیے اپنے برگزیدہ رسول بھیجے جو پہلے خود اللہ پر ایمان لائے پھر گمراہ انسانوں کو سیدھے اور سچے راستے کی طرف دعوت دی تاکہ وہ دنیا میں اپنے حقیقی منصب خلافت پر فائز ہو کر اللہ کی رضا اور اس کی مرضی کو پورا کریں۔ سب سے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے چُنا گیا۔ ان کی یہ سیدھی راہ ہر زمانہ کی طرح کسی خاص نسل یا قوم یا کسی

Marfat.com

خاص مذہبی گروہ کی پابند نہیں ہے بلکہ تمام موجود یا آنے والی نسلوں کے لیے یکساں نظام ربوبیت اور نظام رحمت و عدل کے عالمگیر تصور پر خدا پرستی کی سیدھی راہ ہے جس کی ہر انسان میں فطری طلب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور آپ کی مکی اور مدنی زندگی کی جدوجہد خلافت ارضی کا مکمل نمونہ موجود ہے جس کا قرآن نے جگہ جگہ تذکرہ فرمایا:

(۳) یہ زندگی دراصل ہر انسان کے لیے ایک امتحان ہے جو کہ وہ بطور خلیفہ گزارتا ہے۔ اس زندگی کی ایک مہلت اور مدت ہے۔ سب کو مر کر اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور ہر ایک کو اپنے اچھے یا بُرے اعمال کا حساب دینا ہوگا جو اس زندگی کو اس نقطۂ نظر سے ذمہ دارانہ طریقے سے گزاریں گے اور اپنے لیے ان نیک لوگوں کا طریقہ اختیار کریں گے جن پر اللہ نے انعام کیا تھا۔ اور ہر وقت یہ دعا بھی کرتے رہیں گے کہ اے مولا! ہمیں سیدھی راہ پر چلا اور اس پر آخر دم تک قائم رکھ۔ اس میں ہماری مدد فرما اور ہماری حفاظت فرما تاکہ ہم ان لوگوں کی راہ اختیار نہ کریں جن پر تو نے اپنا غضب نازل فرمایا اور جو سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے۔ اس طرح آخرت میں ابدی تکلیف و عذاب دوزخ سے بچ جائیں — اس سورۃ کو ہر روز پانچ نمازوں میں پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ ہم اس کی تعلیمات اور دعوت قرآن کی اصل کو پیش نظر رکھیں اور خود بھی صراط مستقیم پر چلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پروگرام اپنی زندگی میں جاری کیا تھا اس کو لے کر چلیں۔ پہلے اپنی ذات پر، پھر اپنے گھر میں پھر محلہ اور شہر میں — پھر پوری دنیا میں اس پروگرام کے لیے مسلسل اور منظم جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ اپنا حصہ ادا کریں، تاکہ دنیا میں عملی طور پر نظام ربوبیت اور نظام رحمت اور نظام عدل قائم ہو سکے۔

گمراہ لوگوں کی صفات اور ان کے زوال کے اسباب

(۱) توحید سے انحراف کے بعد بدعت، شرک اور نفس پرستی کی راہوں میں مبتلا ہونا
(۲) شرک کے نتائج — خود غرضی اور اخلاقی پستی۔
(۳) اختلافات اور فرقہ بندی — گروہی اور نسلی انتشار
(۴) معاشی اور اقتصادی بدحالی — ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ کرنا۔
(۵) مہنگائی اور قحط سالی، اور روزی کی تنگی
(۶) خواہشات کی بندگی سے عام وبائیں اور امراض میں مبتلا ہونا۔
(۷) عام فلاکت، خانہ ویرانی۔
(۸) عام محکومی اور غلامی۔
(۹) دوسری قوموں کا تسلط اور اس کے بعد اس قوم کی ہلاکت۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رکوعاتہا ۴۰ ایاتہا ۲۸۶

بِ	اِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
ساتھ	نام	اللہ	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ

الٓمّٓ	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا	رَیْبَ	فِیْ	ہِ
حروف مقطعات[1]	وہ	کتاب	نہیں	شک	ہیں	اس

الم یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں کہ کلام خدا ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ② الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

هُدًى	لِ	الْمُتَّقِیْنَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
راہنمائی ہے	کے لیے	متقین (اللہ سے ڈرنے والوں)	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

خدا سے ڈرنے والوں کی راہنما ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں

بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا

بِ	الْغَیْبِ	وَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوۃَ	وَ	مِنْ	مَا
ساتھ	غیب	اور	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے	اس چیز

غیب پر اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو کچھ

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

رَزَقْنَا	هُمْ	یُنْفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
رزق دیا ہم نے	ان کو	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جو کہ	ایمان لاتے ہیں

ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمد ﷺ!)

شہنشاہ کائنات نے اس [ ] تخلیق کیا جو اس کی تمام [ ] حقیقتوں کا سرچشمہ ہے ۔ یہ کتاب اسی نے نازل کی ہے۔

٥ عظیم کتاب قرآن کی تعلیمات کو ماننے کے لحاظ سے انسانوں کی تین قسمیں ہیں۔ مادی اور روحانی تقسیم اور انسانوں کی [ ] حالتیں۔

زندگی ۔ بیماری ۔ موت

مُسلم (متقی)، منافق ۔ کافر

اس کتاب سے وہی فائدہ [ ] سکتے ہیں جو نیکی، بدی خیر و شر میں تمیز کر کے بھلائی کے طالب ہوں۔ ایسے لوگ متقی یعنی پرہیزگار ہیں۔ ان کی صفات یہ ہیں :-

۱۔ ایمان بالغیب ۔ ان دیکھی حقیقتوں کو ماننا ۔ اللہ پر ایمان ۔ اس کی ذات و صفات کا صحیح ادراک، ملائکہ، وحی، جنت و دوزخ کو تسلیم کرنا ۔ ۲ ۔ اقامت الصلوٰۃ دعوئ ایمان کا تقاضا ۔ یہ وقت تمام شرائط کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرتے ہیں ۳ ۔ انفاق کرتے ہیں ۔ اللہ کی راہ میں [ ] ادا جو کچھ اللہ نے دیا وہ خرچ کرتے ہیں ۴ ۔ اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ ۵ ۔ اس کے رسولوں پر ایمان [ ] ہیں ۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

افعال :- یُؤْمِنُوْنَ : ایمان لاتے ہیں۔ یہ لفظ ایمان سے نکلا ہے ۔ مراد زبان و دل سے یقین کرنا اور کسی قسم کا شک پیدا نہ ہونا ۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ

یُقِیْمُوْنَ : قائم کرتے ہیں۔ یہ اقامت سے بنا ہے یعنی پوری شرائط کے ساتھ پابندی نماز کرنا ۔ اَقَامَ یُقِیْمُ ۔ رَزَقْنَا : رزق دیا ہم نے ۔ یہ رزق سے نکلا ہے مراد ہر قسم کی نعمتیں رَزَقَ یَرْزُقُ ۔ یُنْفِقُوْنَ : وہ خرچ کرتے ہیں ۔ یہ انفاق سے نکلا ہے ۔

اسماء :- ذٰلِكَ : وہ ۔ اسم اشارہ بعید ہے ۔ فِیْهِ : فی + ہ = اس میں ۔ الْغَیْبِ : غیب ۔ مِمَّا : مِنْ + مَا = اس چیز میں سے جو ۔

حروف :- ل : ہیں ۔ ل : لیے ۔ ب : ساتھ ۔ پر ۔

[1] یہ حروف اسرار الٰہی میں سے ہیں ۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں یہ قرآن کی بہت سی سورتوں کے شروع میں آتے ہیں ۔ ان پر بھی ایمان لانا ضر

Marfat.com

بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ

ب	مَا	أُنْزِلَ	اِلٰی	كَ	وَ	مَا	أُنْزِلَ	مِنْ
ساتھ، پر	اس چیز	اتارا گیا	طرف	تیرے	اور	اس چیز	اتارا گیا	سے

تم پر نازل ہوئی اور کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر)

قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

قبل	كَ	وَ	بِ	الْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ
پہلے	تجھ (سے)	اور	ساتھ	آخرت	وہ	یقین رکھتے ہیں۔

نازل ہوئیں۔ سب پر ایمان لائے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ

اُولٰٓئِكَ	عَلٰی	هُدًی	مِنْ	رَبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
وہی (لوگ ہیں)	پر	راہ راست	سے	پروردگار اپنے	اور	وہی لوگ ہیں	وہ سب

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی نجات پانے

الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

الْمُفْلِحُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلٰی	هِمْ
کامیاب	بے شک	وہ لوگ	انہوں نے کفر کیا	برابر	اوپر	ان سب کو

والے ہیں۔ جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو

ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

ءَ	اَنْذَرْتَ	هُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْ	هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ
خواہ	ڈرائے تو	ان سب کو	یا	نہ	ڈرائے تو	ان کو	نہیں	ایمان لائیں گے

یا نہ کرو۔ ان کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

...۔ آخرت پر یقین رکھتے ہیں
... ایمانیات کی جڑ ہے کیونکہ
...سان دنیا میں غیر ذمہ دارانہ
...دگی بسر نہیں کر سکتا۔ اسے
...ے تمام اعمال کا ایک روز اللہ
...ہاں حساب دینا ہے۔
...ے لوگ نیک قرار پائیں گے یہی
...یاب ہو کر جنت میں جائینگے۔
...کافر
جو لوگ اوپر کی مذکورہ
...قیقتوں کا انکار کرتے ہیں
...نے لیے اپنی مرضی کا راستہ
...یار کرتے ہیں مسلسل حق
...راہ کی مخالفت کرتے
...تے ہیں جس کی وجہ سے
...کے اندر حق کو قبول کرنے
...صلاحیت ہی سلب ہو
...ی ہے تو اللہ ان کے دلوں
...کانوں پر مہر لگا دیتا ہے
...کہ وہ کبر و غرور میں مبتلا
...)۔

الْ:۔ كَفَرُوْا: جنہوں نے انکار کیا۔ یہ لفظ کفر سے نکلا ہے یعنی چھپانے کے ہیں۔ مراد حق سے انکار کرنے والا جو اللہ اور رسول کا
...منکر ہو۔ اَنْذَرْتَ: تو نے ڈرایا۔ واحد حاضر (اَنْذَرَ، يُنْذِرُ)
...:۔ الْمُفْلِحُوْنَ: فلاح پانے والے۔ یہ لفظ فلاح سے نکلا ہے۔ اسم فاعل۔ لفظی ترجمہ چیرنا، پھاڑنا ہے۔
...ولٰٓئِكَ: اسم اشارہ۔ سَوَآءٌ: یکساں ہے، مساوی ہے، برابر ہے۔
...ف:۔ ل، بِ ہیں۔ ل: لیے۔ اِلٰی: طرف۔ عَلٰی: اوپر۔ اِنَّ: بے شک۔

~~68530~~ 86030

Marfat.com

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰٓى

خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْب	هِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْع	هِمْ	وَ	عَلٰى
مہر لگادی	اللہ نے	اوپر/پر	دلوں	ان کے	اور	اوپر/پر	کانوں	انکے	اور	اوپر

خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے۔ اور ان کی

۱۸ اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۷ ع ۱ ۷ ۱

اَبْصَارِ	هِمْ	غِشَاوَةٌ	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
آنکھوں	ان کے	پردہ ہے	اور	کے لیے	ان	عذاب	بڑا/زبردست

آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ

وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِ	اللّٰه	وَ	بِ	الْيَوْم
اور	سے	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	ساتھ	اللہ	اور	ساتھ	دن

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور آخرت پر

الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۸ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ

الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِ	مُؤْمِنِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ
آخرت	اور	نہیں	وہ سب	ساتھ	ایمان لانے والے	دھوکا دیتے ہیں وہ	اللہ کو

ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔ یہ (اپنے پندار میں) خدا کو

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ	اِلَّا	اَنْفُسَهُمْ
اور	ان لوگوں کو	جو ایمان لائے	اور	نہیں	دھوکہ دیتے ہیں	مگر	اپنے آپ کو

اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں۔ مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے۔

۳۔ منافق: تیسری قسم کے لوگ۔
۱۔ یہ بظاہر خدا پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت میں اس سے محروم ہیں۔
۲۔ یہ مفسد ہیں لیکن اپنے آپ کو مصلح کے طور پر پیش کرتے ہیں۔
۳۔ یہ حق پرستی پہ قائم رہنے کو بے وقوفی اور نفاق کو دانش مندی قرار دیتے ہیں
۴۔ حق پرستوں کی تحقیر کرنا اور مسلمانوں کا تمسخر اڑانا ان کا شیوہ ہے۔ حالانکہ یہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔

افعال:۔ خَتَمَ: مہر لگادی۔ مراد مسلسل حق کی مخالفت سے یہ کیفیت پیدا ہوئی۔ یَخْدَعُوْنَ: وہ فریب دیتے ہیں۔ یہ لفظ خَدْعٌ سے نکلا ہے مراد دل میں بری بات چھپانا اور بظاہر اچھا بننا دھوکہ دینے کے لیے۔
اسماء:۔ قُلُوْبٌ: جمع قلب کی یعنی دل۔ سَمْعٌ: کان۔ اَبْصَار: جمع بصر کی یعنی آنکھ۔ غِشَاوَةٌ: پردہ
اَلَّذِيْنَ: وہ لوگ (اسم موصول)۔ اَنْفُسِهِمْ: الفنس سے بنا ہے۔ ان کی جانیں۔ مراد ان کی اپنی ذات ہے۔
حروف:۔ مَا: نہیں۔ فِيْ: میں۔

Marfat.com

وَمَا يَشْعُرُونَ ⑨ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

وَ	مَا	يَشْعُرُونَ	فِيْ	قُلُوْبِ	هِمْ	مَرَضٌ	فَ	زَادَ	هُمُ
اور	نہیں	وہ سمجھتے ہیں	میں	دلوں	ان کے	بیماری	پس	زیادہ کیا	ان کو

اور اس سے بے خبر ہیں۔ ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ خدا نے مرض

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا

اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	أَلِيْمٌ	بِ	مَا	كَانُوْا
اللہ	بیماری	اور	کے لیے	ان	عذاب	دردناک	ساتھ	اس کے	تھے

اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا ہے۔

يَكْذِبُونَ ⑩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

يَكْذِبُوْنَ	وَ	إِذَا	قِيْلَ	لَ	هُمْ	لَا	تُفْسِدُوْا
جھوٹ بولتے ہیں	اور	جب	کہا گیا	لیے	ان کے	مت	فساد کرو تم سب

عذاب ہوگا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو

فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ⑪

فِيْ	الْأَرْضِ	قَالُوْا	إِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ
میں	زمین	کہا انہوں نے	بلاشبہ	ہم سب	اصلاح کرنے والے

تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا

أَلَا	إِنَّ	هُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَ لٰكِنْ	لَا
خبردار	بے شک	وہ سب	وُہ / وہی	فساد کرنے والے	اور لیکن	نہیں

دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن

افعال: مَا يَشْعُرُوْنَ: وہ نہیں سمجھتے۔ یہ لفظ شعور سے بنا ہے یعنی بوجھنا۔ مراد اندرونی احساس ہے۔ خود فریبی میں مبتلا ہیں جس کا احساس نہیں۔ زَادَ: بڑھا دی یعنی زیادہ کی (ماضی واحد غائب)۔ قِيْلَ: کہا گیا۔ ماضی مجہول قال سے۔ إِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے۔ لَا تُفْسِدُوْا: فساد نہ کرو (نہی جمع حاضر) اَفْسَدَ، يُفْسِدُ۔

اسماء: نَحْنُ: ہم۔ أَنَا: میں (واحد)۔ مُفْسِدُوْنَ: فساد کرنے والے۔ مُصْلِحُوْنَ: اصلاح کرنے والے (اسم فاعل)۔ إِذَا: جب

حروف: كَمَا: جیسا۔ لٰكِنْ: لیکن۔ إِنَّ: بے شک۔ أَلَا: خبردار (یاد رکھو)

Marfat.com

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ

يَشْعُرُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَا
سمجھتے	اور	جب بعض وقت	کہا گیا	ان کے لیے	ایمان لاؤ	جیساکہ

خبر نہیں رکھتے ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے

اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط

اٰمَنَ	النَّاسُ	قَالُوْا	اَ	نُؤْمِنُ	كَمَا	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ
ایمان لائے ہیں	لوگ	ان سب نے کہا	کیا	ہم ایمان لائیں	جیسا	ایمان لائے	بے وقوف

تم بھی ایمان لے آؤ ۔ تو کہتے ہیں جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں ، اسی طرح

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَا	اِنَّ	هُمْ	هُمْ	السُّفَهَآءُ	وَ	لٰكِنْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ
خبردار	بے شک	وہ سب	وہی	بے وقوف	اور	لیکن	نہیں	جانتے

ہم بھی ایمان لے آئیں ؟ سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج وَاِذَا

وَ	اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا
اور	جب	ملتے ہیں ملے وہ سب	وہ سب لوگ وہ جو کہ	ایمان لائے	کہا انہوں نے	ایمان لائے ہم سب	اور	جب

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ۔ اور جب

خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ صلے اِنَّمَا

خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِ	هُمْ	قَالُوْا	اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا
وہ سب الگ ہوئے	طرف	شیطانوں	اپنے	ان سب نے کہا	بلاشبہ ہم سب	ساتھ تمہارے	بلاشبہ صرف

اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (پیروانِ محمد ﷺ سے

٥ شیطان سرکش اور شریر کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد بڑے بڑے سردار ہیں جو حضور ﷺ کی مخالفت کر رہے تھے ۔
(مزید تشریح کے لیے لغ... دیکھیں)

افعال: لَقُوْا : ملاقات کریں ۔ ماضی جمع غائب (لَقِيَ ، يَلْقٰى) ۔ اِذَا خَلَوْا : جب علیحدہ ہوتے ہیں ۔ اکیلے ہوتے (خَلَا ، يَخْلُوْ

اسماء: مَرَضٌ : بیماری ۔ اَلِيْمٌ : دردناک ۔ بِمَا : اس لیے ۔ اس کے سبب سے ۔ كَمَا : (كَ ۔ مَا) جیساکہ ۔

السُّفَهَآءُ : بے وقوف لوگ ۔ یہ سفیہ کی جمع ہے جو سفہ سے نکلا ہے معنیٰ ہلکا پن ۔ چونکہ بے وقوف عقل کے ہلکے
ہیں ۔ اس لیے اس سے مراد احمق ہیں ۔

حروف: اِنَّ : بے شک ۔ مَا : نہیں ۔ فِيْ : میں ۔ فَ : پس ۔ لِ : لیے

Marfat.com

نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ	اَللّٰهُ	يَسْتَهْزِئُ	بِهِمْ
ہم سب	مذاق کرتے ہیں	اللہ	وہ مذاق کرتا ہے	ان کے ساتھ

تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ

وَ	يَمُدُّ هُمْ	فِيْ	طُغْيَانِ	هِمْ	يَعْمَهُوْنَ	اُولٰٓئِكَ
اور	ڈھیل دیتا ہے انکو	میں	سرکشی	ان سب کی	سب اندھے بنے ہوئے ہیں	وہ سب لوگ

انہیں مہلت دیے جاتا ہے کہ شرارت وسرکشی میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ

اَلَّذِيْنَ	اِشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِ	الْهُدٰى	فَ	مَا	رَبِحَتْ
وہ لوگ جو کہ	انہوں نے خرید لیا	گمراہی	ساتھ	ہدایت	پس	نہیں	نفع دیا

جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا

تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ

تِجَارَةُ	هُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ	مَثَلُ	هُمْ
تجارت	ان کی	اور	نہیں	تھے وہ سب	ہدایت پانیوالے	مثال	ان کی

اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَاءَتْ

كَ	مَثَلِ	الَّذِيْ	اِسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَ	لَمَّآ	اَضَآءَتْ
جیسے	مثال	وہ جو کہ	جلائی / روشن کی	آگ	پس	جب کہ	روشن ہوا

جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی۔ جب آگ نے اس کے ارد گرد کی

○ منافقوں کی محرومی کی دو مثالیں:
۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق کی روشنی پھیلائی تو جو لوگ دیدۂ بینا رکھتے تھے ان کے لیے گرد وپیش کی حقیقتیں روشن ہو گئیں۔ لیکن یہ منافق جو خود غرضی اور نفس پرستی میں مبتلاء تھے ان کو اس روشنی میں کچھ نظر نہ آسکا۔ اور حق کی راہ سے آنکھیں بند کر کے ظلمت باطل میں بھٹکتے رہے۔ اور حق کی راہ کو خود دیکھنا نہیں چاہتے۔ جس کی وجہ سے اللہ نے ان کا نور بصیرت سلب کر لیا۔
گویا یہ حق بات سننے سے بہرے ہیں۔ حق گوئی کے لیے گونگے اور حق بینی کے لیے اندھے ہیں۔

افعال:۔ يَمُدُّ: مہلت دیتا ہے۔ مضارع واحد غائب (مَدٌّ۔ يَمُدُّ) يَعْمَهُوْنَ: اندھے ہو رہے ہیں۔ یہ عَمَهٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی اندھاپن۔ اس سے ایسی کیفیت مراد ہے کہ انسان کو راستہ سجھائی نہ دے اور اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا پھرے۔ اِشْتَرَوْا: انہوں نے خرید لی۔ یہ لفظ خریدنے اور بیچنے دونوں کے لیے آتا ہے۔ مراد ایمان کی بجائے کفر اور نفاق کی روش اختیار کی۔ رَبِحَتْ: نفع لائی۔ یہ ربح سے بنا ہے۔ جس کا مطلب نفع ہے۔ اِسْتَوْقَدَ: اس نے روشن کی (ماضی واحد غائب)۔ **اسماء**:۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ: مذاق کرتے ہیں۔ یہ لفظ استہزاء سے بنا ہے جس سے مراد تمسخر کرنے ہنسی اڑانے کے ہیں۔ طغیان: سرکشی۔ **حرف**:۔ لَمَّا: جب۔ كَ: مانند۔

Marfat.com

۲۔ دوسری مثال

اس مثال میں بارش سے مراد اسلام ہے جو انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ اندھیری گھٹا، کڑک اور چمک سے مراد حق کی راہ میں مشکلات و مصائب ہیں۔ مثال کے آخری حصہ میں منافقین کی اس کیفیت کا تذکرہ ہے کہ جب کسی مرحلہ میں اسلام کی راہ میں آسانیاں ہوتی ہیں تو چل پڑتے ہیں۔ اور جب مشکلات زندگی کا تو ان کا سامنا ہوتا ہے یا ایسے احکام دیے جاتے ہیں جن سے ان کی ذاتی خواہشات یا جاہلیت کے تعصبات پر کاری ضرب پڑتی ہے تو یہ ٹھٹھک کر کھڑے ہو جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں آزمائشوں میں بھی خیر و برکت ہے۔ لیکن محروموں کے حصہ میں خوف و سراسیمگی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ

مَا حَوْلَهٗ	ذَهَبَ	اللّٰه	بِ	نُوْر	هِمْ	وَ	تَرَكَ	هُمْ
ارد گرد اس کا	لے گیا	اللہ	ساتھ	نور/روشنی	ان کی	اور	چھوڑ دیا	ان کو

زیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی۔ اور ان کو

فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ

فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَا	يُبْصِرُوْنَ	صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْيٌ
میں	تاریکیوں/اندھیروں	نہیں	دیکھ سکتے	بہرے	گونگے	اندھے

اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ

فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

فَ	هُمْ	لَا	يَرْجِعُوْنَ	اَوْ	كَ	صَيِّبٍ	مِنَ	السَّمَآءِ
پس	وہ سب	نہیں	وہ لوٹیں گے	یا	جیسے	زوردار بارش	سے	آسمان

کسی طرح سیدھے رستے کی طرف، لوٹ ہی نہیں سکتے یا ان کی مثال مینہہ کی سی ہے کہ آسمان سے

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

فِيْ	هِ	ظُلُمٰتٌ	وَ	رَعْدٌ	وَ	بَرْقٌ	يَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَ	هُمْ
میں	اس	تاریکیاں	اور	کڑک	اور	چمک	دے لیتے ہیں	انگلیاں	اپنی

رہا ہو اور) اسمیں اندھیرا چھا رہا ہے، اور (بادل) گرج رہا ہو، اور بجلی (کوند رہی ہو)، تو یہ

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ

فِيْ	اٰذَانِ	هِمْ	مِنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ	الْمَوْتِ
میں	کانوں	اپنے	سے	بجلی کے کڑاکے کی آواز	ڈر	موت کے

کڑک سے (ڈر کر)، موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اور

افعال:۔ ذَهَبَ بِنُوْرِهِمْ: لے گیا۔ تَرَكَ: ترک کیا (تَرَكَ۔ يَتْرُكُ)۔ لَا يُبْصِرُوْنَ: نہیں دیکھتے ہیں۔ (اَبْصَرَ۔ يُبْصِرُ)۔ لَا يَرْجِعُوْنَ: نہیں لوٹیں گے۔ (رَجَعَ۔ يَرْجِعُ)

اسماء:۔ صُمٌّ: بہرے: اس کا واحد اصم ہے جس کے معنی بہرے کے ہیں۔ بُكْمٌ: گونگے۔ یہ ابکم کی جمع ہے۔ عُمْيٌ: اندھے یہ اعمٰی کی جمع ہے۔ كَصَيِّبٍ: جیسے مینہہ۔ یہ لفظ صوب سے نکلا ہے جس کے معنی بادل یا بارش کا نازل ہونا۔ اَصَابِعَ: انگلیاں اِذَا: جب۔ الْمَوْتِ: موت۔ ظُلُمٰتٍ: تاریکیاں۔ اندھیری گھٹا۔

حرف:۔ لَوْ: اگر۔

Marfat.com

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ

وَ	اللّٰهُ	مُحِيْطٌ	بِ	الْكَافِرِيْنَ	يَكَادُ	الْبَرْقُ
اور	اللہ	گھیرنے والا ہے	ساتھ	کافروں/انکار کرنے والوں	قریب ہے	چمک

خدا کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے ۔ قریب ہے کہ بجلی (کی چمک)

يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

يَخْطَفُ	اَلْبَصَرُ	هُمْ	كُلَّمَا	اَضَآءَ	لَ	هُمْ	مَشَوْا
اچک لے	بصارت/بینائی	ان سب کی	جب کبھی	روشنی	واسطے	ان کے	چلتے ہیں

ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے ۔ جب بجلی (چمکتی ہے اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے۔

فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

فِیْ	ہٖ	وَ	اِذَا	اَظْلَمَ	عَلٰی	هِمْ	قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ
میں	اس	اور	جب	اندھیرا ہو گیا	پر	ان	وہ سب کھڑے رہ گئے	اور	اگر	چاہے	اللہ

تو اس میں چل پڑتے ہیں ۔ اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

لَ	ذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ	اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰی
ضرور	لے جائے	ان کی سماعت	اور	ان کی بصارت/دیکھنے کی قوت	بے شک	اللہ	اوپر

اور اگر خدا چاہتا تو ان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ

كُلِّ	شَیْءٍ	قَدِيْرٌ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا	رَبَّ	كُمْ
ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اے	لوگو	تم بندگی کرو	رب کی	اپنے

بلاشبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ۔ لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو

افعال :- يَكَادُ : قریب ہے ۔ كَادَ ، يَكَادُ - يَخْطَفُ : اچک لے ۔ مراد آنکھوں کا چندھیانا ۔ مَشَوْا : چلتے (ماضی جمع غائب) مَشٰی ، يَمْشِیْ) قَامُوْا : کھڑے ہو گئے ۔ (ماضی جمع غائب) قَامَ ، يَقُوْمُ) ۔ لَذَهَبَ : لے جاتے (ماضی) ذَهَبَ ، يَذْهَبُ) ۔ اُعْبُدُوْا : عبادت کرو ۔ (امر جمع حاضر)

اَسْمَاء :- بَرْقٌ : بجلی ۔ چمک ۔ حَذَرَ : خوف ۔ ڈر ۔ اندیشہ ۔ صَوَاعِق : کڑک ۔ مُحِيْطٌ : گھیرنے یا احاطہ کرنے والا ۔ یہ لفظ احاطہ سے بنا ہے ۔ جس کے معنی چاروں طرف سے گھیر لینا ۔ شَیْءٍ : شئے ۔ چیز ۔ النَّاسُ : لوگ ۔ قَدِيْرٌ : قادر ہے

حروف :- فَ : پس ۔ عَلٰی : اوپر ۔ مِنْ : سے ۔

Marfat.com

ٱلَّذِي خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اَلَّذِیْ	خَلَقَ	کُمْ	وَ	اَلَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِ	کُمْ	لَعَلَّ	کُمْ
جس نے	پیدا کیا	تم کو	اور	ان کو جو	سے	پہلے	تمہارے	تاکہ	تم

(لوگو اپنے رب کی عبادت کرو) جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔ جس نے تمہارے

تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا

تَتَّقُوْنَ	اَلَّذِیْ	جَعَلَ	لَ	کُمْ	اَلْاَرْضَ	فِرَاشًا
متقی/پرہیزگار بنو	جس نے	بنایا	لیے	تمہارے	زمین کو	بچھونا / فرش

لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ

وَ	اَلسَّمَآءَ	بِنَآءً	وَ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَ	اَخْرَجَ
اور	آسمان	چھت	اور	اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر	نکالے/پیدا کیے

اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے

بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ

بِ	ہٖ	مِنَ	اَلثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَ	کُمْ	فَ	لَا	تَجْعَلُوْا	لِلّٰہِ
سے	اس	کچھ	پھل	روزی	لیے	تمہارے	پس	نہ	ٹھیراؤ	اللہ کیلیے

انواع واقسام کے میوے پیدا کیے۔ پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ۔

أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِن كُنتُمْ فِي

اَنْدَادًا	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِنْ	کُنْتُمْ	فِیْ
شریک	اور	تم	جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	میں

اور تم جانتے تو ہو ۔ اور اگر تم کو اس (کتاب) میں

رکوع ٣

تمام انسانوں کو توحید کی تلقین اور بندگیٔ رب کی طرف دعوت!

١۔ نظامِ ربوبیت سے توحید کے لیے استدلال ۔ کیوں کہ اس کا یقین انسان کی فطرت میں ہے۔

٢۔ وحی و رسالت کی صداقت پر مستحکم دلیل۔

٣۔ سنت اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا کلام انسانی بول چال کے مطابق ہوتا ہے۔ اور حقیر سے حقیر چیزوں کی مثالیں اس کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ یہی حق شناسوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ اور انکار کرنے والوں کے لیے کج فہمی کا ذریعہ۔

آیت ٢١ سے ٢٦۔

افعال :۔ تَتَّقُوْنَ : تم بچو۔ (مضارع جمع حاضر) جَعَلَ : بنادیا۔ یَجْعَلُ مضارع ۔ اَخْرَجَ : نکالا۔ خارج کیا۔
لَاتَجْعَلُوْا: نہ بناؤ (نہی جمع حاضر) تَعْلَمُوْنَ : علم رکھتے ہو (مضارع جمع حاضر) ۔ کُنْتُمْ : ہو تم۔

اسماء :۔ فِرَاشًا : فرش۔ السَّمَآءَ : آسمان ۔ اَلَّذِیْنَ : جو لوگ۔ اَلَّذِیْ کی جمع ۔ بِنَآءً : چھت۔ عمارت۔
اَنْدَادًا: شریک، جوڑ۔ نِدٌّ کی جمع۔

حروف :۔ فَ : پس، پھر، تو ۔ اِنْ : اگر۔

Marfat.com

رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

رَيْبٍ	مِنْ	مَا	نَزَّلْنَا	عَلٰى	عَبْدِنَا	فَ	اْتُوْا	بِ	سُوْرَةٍ
شک	سے	اس	اتارا ہم نے	پر	اپنے بندے	پس	لے آؤ	ساتھ	کوئی سورۃ

جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی

مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِثْلِهٖ	وَ	اُدْعُوْا	شُهَدَآءَ	كُمْ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ
مانند اسکی	اور	بلالو	مددگار، شاہد	تمہارے	سے	سوائے چھوڑ کر	اللہ کو

ایک سورت تم بھی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں سے

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	فَ	اِنْ	لَمْ	تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ
اگر	ہو تم	سچے	پھر	اگر	نہ	کر سکو	اور	ہرگز نہیں

ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے

تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

تَفْعَلُوْا	فَ	اتَّقُوْا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُوْدُ	هَا	النَّاسُ
کر سکو گے	پس	ڈرو	آگ سے	جس جو	ایندھن	اس کا	آدمی

تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

وَالْحِجَارَةُ ۚۖ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

وَ	الْحِجَارَةُ	اُعِدَّتْ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ	بَشِّرْ	الَّذِيْنَ
اور	پتھر ہیں	تیار رکھی ہوئی	لیے	کافروں کے	اور	تو بشارت دے	ان کو

اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور جو لوگ

افعال:۔ نَزَّلْنَا : نازل کیا ہم نے (ماضی جمع متکلم)۔ اُدْعُوْا : بلاؤ۔ (امر جمع حاضر) دعا۔ یَدْعُوْ۔ اُوْتُوْا : لاؤ (امر جمع حاضر)۔ لَمْ تَفْعَلُوْا : تم نے نہ کیا۔ اُعِدَّتْ : وہ تیار کی گئی۔

اسماء:۔ رَیْبٌ : شک۔ مِثْلِهٖ : اس کی مانند۔ صٰدِقِیْنَ : سچے : راست گو (اسم فاعل)
وَقُوْدُ : ایندھن۔ اَلْحِجَارَةُ : پتھر۔

حروف:۔ فَ : پس۔ پھر۔ تو۔ اِنْ : اگر۔ وَ : اور

Marfat.com

أٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
سچائی کو، مان لیا	اور	عمل کیے	نیک کام	یہ کہ	ان کے لیے	گھنے باغ ہیں	چلتی ہیں بہتی ہیں

ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں جنکے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

مِنْ	تَحْتِ	هَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْ	هَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ
سے	نیچے	ان کے	نہریں	جب کبھی	ان کو ملے گا	سے	اس	سے/کچھ	پھل

نہریں بہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا۔

رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

رِزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا	الَّذِیْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ
رزق	کہیں گے	یہ	وہی ہے جو	ہم کو ملا تھا	سے	پہلے (اس سے)

تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔

وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ

وَ	اُتُوْا	بِ	هٖ	مُتَشَابِهًا	وَ	لَ	هُمْ	فِیْ	هَا	اَزْوَاجٌ	مُطَهَّرَةٌ
اور	انہیں دیا جائے گا	ساتھ	وہ	ملتے جلتے	اور	لیے	انکے	میں	ان	بیویاں	پاکیزہ

اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ

وَ	هُمْ	فِیْ	هَا	خٰلِدُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	یَسْتَحْیٖ
اور	وہ	میں	ان	رہا کریں گے	بے شک	اللہ	نہیں	شرماتا

اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ

افعال:۔ اٰمَنُوْا: ایمان لائے (اٰمَنَ۔ یُؤْمِنُ) عَمِلُوْا: عمل کیے۔ (ماضی جمع غائب) تَجْرِیْ: بہتی ہے (واحد غائب مؤنث) جَرٰی۔ رُزِقُوْا: انہیں رزق دیا گیا (ماضی مجہول جمع غائب) رَزَقَ، یَرْزُقُ۔ قَالُوْا: کہیں گے/کہنا (ماضی جمع غائب) اُتُوْا: لایا گیا/دیا جائے گا۔ (ماضی مجہول غائب) اَتٰی، یَاْتِیْ۔ لَا یَسْتَحْیٖ: نہیں حجاب کرتا/جھینپتا (مضارع منفی)

اسماء:۔ هَا: اس کا مؤنث ضمیر۔ لَهُمْ: (لَ۔ هُمْ) ان کے لیے۔ هُمْ: وہ/ان کا۔ تَحْتِ: نیچے۔ هَا: ان کے۔ (مؤنث کے لیے) هٰذَا: یہ۔ اسم اشارہ قریب۔ مُتَشَابِهًا: مشابہ۔ مانند۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے۔ اسم فاعل۔ مُطَهَّرَةٌ: پاک۔ مَا: کسی۔

Marfat.com

أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

أَنْ	يَضْرِبَ	مَثَلًا	مَّا	بَعُوْضَةً	فَ	مَا	فَوْقَ	هَا
اس سے کہ	وہ بیان کرے	کوئی مثال	کوئی سی ہو	(خواہ) مچھر (کی)	خواہ	اس چیز کی ہو	اوپر بڑھ کر	اس سے

مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی، مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔

فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

فَ	أَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَ	يَعْلَمُوْنَ	أَنَّ	هٗ	الْحَقُّ	مِنْ
پھر	جو/تو	جو لوگ	حقیقت کو پائے ہوئے ہیں/ایمان لائے	پس	وہ جانتے ہیں	کہ	وہ	حق ہے	سے

جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں وہ ان کے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ

رَبِّ	هِمْ	وَ	أَمَّا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَ	يَقُوْلُوْنَ	مَاذَا
رب کی	ان کے	اور	جو/رہے	وہ جنہوں نے	کفر کیا/حق پوشی کی	سو	کہتے ہیں	کیا

سچ ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال

أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا

أَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	مَثَلًا	يُضِلُّ	بِهٖ	كَثِيْرًا
ارادہ کیا	اللہ	اس سے	مثال	وہ گمراہ کرتا ہے	اس سے	بہتوں کو

سے خدا کی مراد کیا ہے؟ اس سے (خدا) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے۔

وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ إِلَّا

وَ	يَهْدِيْ	بِهٖ	كَثِيْرًا	وَ	مَا	يُضِلُّ	بِهٖ	إِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	اس سے	بہتوں کو	اور	نہیں	گمراہ کرتا	اس سے	مگر

اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے۔

افعال:- يَضْرِبُ: بیان کرے (مضارع واحد غائب) يَعْلَمُوْنَ: جانتے ہیں (مضارع جمع غائب) عَلِمَ، يَعْلَمُ۔
كَفَرُوْا: کفر کیا۔ (ماضی جمع غائب) كَفَرَ، يَكْفُرُ۔ يَقُوْلُوْنَ: کہتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَالَ، يَقُوْلُ
أَرَادَ: ارادہ کیا (ماضی واحد غائب) أَرَادَ، يُرِيْدُ۔ يُضِلُّ: گمراہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب) أَضَلَّ، يُضِلُّ۔
يَهْدِيْ: ہدایت دیتا ہے (مضارع واحد غائب) هَدٰى، يَهْدِيْ۔ مَا يُضِلُّ: گمراہ نہیں کرتا (مضارع منفی بہ مَا)
اعر:- بَعُوْضَةً: مچھر۔ مَا: کسی بھی چیز۔ أَمَّا: تفصیل مجمل کے لیے آتا ہے۔ مَثَلًا: مثال۔
ح:- إِلَّا: مگر۔ فَ: پس۔ فِيْ: میں۔

Marfat.com

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ

الفٰسِقِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْ
بدکار/جو فطرت کو چھوڑ نکلے	جو	توڑتے ہیں	عہد	اللہ	سے

تو نافرمانوں ہی کو۔ جو خدا کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ

بَعْدِ	مِیْثَاقِ	ہٖ	وَ	یَقْطَعُوْنَ	مَا	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِ	ہٖ
بعد	استواری کے	اس	اور	کاٹتے ہیں	جس کا	حکم دیا	اللہ نے	سے	اس

توڑ دیتے ہیں۔ اور جس چیز (یعنی رشتہ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اَنْ	یُّوْصَلَ	وَ	یُفْسِدُوْنَ	فِیْ	الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ
یہ کہ	جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	میں	زمین	وہ/یہی لوگ

حکم دیا ہے اس کو قطع کیے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی ڈالتے ہیں۔ یہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

هُمْ	الْخٰسِرُوْنَ	كَیْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	اللّٰهِ
وہ	نقصان اٹھانے والے ہیں	کس طرح	تم کفر کرتے ہو/حق نہیں پہچانتے	ساتھ	اللہ

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (کافرو) تم خدا سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو۔

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَ	اَحْیَا	كُمْ	ثُمَّ	یُمِیْتُ	كُمْ	ثُمَّ
اور	تم تھے	مردہ/بے جان	پس	اس نے زندہ کیا	تم کو	پھر	وہ مارے گا	تم کو	پھر

جس حال میں کہ تم بے جان تھے کہ اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے۔ پھر

○ فاسقین کون ہیں؟
۱۔ جو احکامِ الٰہی کی اطاعت کا عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں۔
۲۔ جن رشتوں کے توڑنے کو اللہ نے حکم دیا ہے ان کو کاٹنے میں بے باک ہیں۔
۳۔ اپنی بد اعمالیوں اور سرکشی سے ملک میں فساد برپا کرتے ہیں اور ہمیشہ گمراہی کی چال ہی چلیں گے۔ ایسے ہی لوگ حقیقت میں دنیا و آخرت میں خسارے میں ہوں گے۔ آیت ۲۷

○ آخرت کی زندگی کے لیے پہلی پیدائش سے دوسری پیدائش پر ایک مستحکم دلیل۔
آیت ۲۸۔

افعال:۔ یَنْقُضُوْنَ: توڑتے ہیں (مضارع جمع غائب) نَقَضَ۔ یَنْقُضُ۔ یَقْطَعُوْنَ: کاٹتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَطَعَ۔ یَقْطَعُ۔ یُوْصَلُ: جوڑا جانا (مضارع مجہول واحد غائب) وَصَلَ۔ یَصِلُ۔ یُمِیْتُ: وہ مردہ کرے گا (مضارع واحد غائب) اَمَاتَ، یُمِیْتُ)

اَسماء:۔ الفٰسِقِیْنَ: بدکار۔ فاسق لوگ۔ نافرمان۔ اطاعت کی حد سے نکلنے والے۔ عَهْدَ اللّٰهِ: اللہ کا عہد (مرکب اضافی) مِیْثَاق: استواری۔ مضبوطی۔ اُولٰٓئِكَ: وہی۔ وہ (اسم اشارہ بعید) الْخٰسِرُوْنَ: نقصان میں پڑنے والے۔ (اسم فا[illegible]) اَمْوَاتًا: مردے۔ كَیْفَ: کیسا۔ کس طرح۔ کیسے۔

حروف:۔ ثُمَّ: پھر۔ اِلٰی: طرف۔ ل: لیے۔

Marfat.com

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ

يُحْيِيْ	كُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	هُوَ	اَلَّذِيْ
وہ زندگی عطا کرے گا	تم کو	پھر	اسی کی طرف	لوٹائے جاؤ گے	وہی ہے	جس نے

وہی تم کو زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ وہی تو ہے۔

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى

خَلَقَ	لَ	كُمْ	مَا	فِيْ	الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اِسْتَوٰى
پیدا کیا	لیے	تمہارے	جو	میں	زمین	سب (کا سب)	پھر	متوجہ ہوا

جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔ پھر آسمانوں

اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ

اِلٰى	السَّمَآءِ	فَ	سَوّٰهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ
طرف	آسمان	پس	انکو ٹھیک کرکے بنا دیا	سات	آسمان	اور	وہ

کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا۔ اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

بِ	كُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ	وَ	اِذْ	قَالَ	رَبُّ	كَ	لِ	الْمَلٰٓئِكَةِ
ساتھ/کو	ہر	چیز	جانتا ہے	اور	جب	کہا	رب نے	تیرے	سے	فرشتوں

ہر چیز سے خبردار ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ

اِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِيْ	الْاَرْضِ	خَلِيْفَةً	قَالُوْا	اَ	تَجْعَلُ
کہ میں	بنا رہا ہوں	میں	زمین	ایک خلیفہ	کہا انہوں نے	کیا	بناتا ہے/آپ مقرر کریں گے

فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو

○ زمین میں انسانوں کا اشرف المخلوقات ہونا اور دوسری چیزوں کو اس لیے بنایا گیا تاکہ انسان انہیں اپنے کام میں لا سکے۔
آیت ٢٩۔

افعال:۔ تُرْجَعُوْنَ: لوٹائے جاؤ گے۔ اس کا مادہ رَجْعٌ ہے۔ (مضارع مجہول جمع غائب) رَجَعَ۔ يَرْجِعُ۔ اَحْيَا: زندہ کیا۔ (ماضی واحد غائب)۔ خَلَقَ: پیدا کیا۔ (ماضی واحد غائب) مضارع يَخْلُقُ۔ اِسْتَوٰى: اس نے قصد کیا (ماضی واحد غائب) سَوّٰى: اس نے درست کیا (ماضی واحد غائب)، قَالُوْا: انہوں نے کہا۔ (قَالَ، يَقُوْلُ)، تَجْعَلُ: تو بنائے گا۔ (مضارع واحد حاضر) جَعَلَ، يَجْعَلُ۔

اسماء:۔ هُوَ: وہ، هُمْ جمع۔ جَمِيْعًا: سب۔ السَّمَآءِ: آسمان۔ سَبْعَ: سات۔ عَلِيْمٌ: علم رکھنے والا۔ جَاعِلٌ: بنانے والا ہوں (اسم فاعل)

حروف:۔ اَ: کیا۔ استفہام۔ بِ: ساتھ

Marfat.com

فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ج

فِیْ	هَا	مَنْ	یُفْسِدُ	فِیْ	هَا	وَ	یَسْفِكُ	الدِّمَآءَ
میں	اس	جو	فساد کرے	میں	اس	اور	بہائے گا	خون

اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ

وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِ	حَمْدِ	كَ	وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ
اور	ہم ہیں	تسبیح کرتے ہیں	ساتھ	تعریف کے	تیری	اور	پاکیزگی بیان کرتے ہیں	تیرے لیے	فرمایا

اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں (خدا نے) فرمایا

إِنِّيْٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۳۰) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْأَسْمَآءَ

اِنِّیْ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ
یقیناً میں	جانتا ہوں	جو کچھ	تم نہیں جانتے	اور	اس نے سکھائے	آدم کو	نام

میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اس نے آدم کو سب (چیزوں) کے نام سکھائے

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ لا فَقَالَ أَنْۢبِـُٔوْنِيْ

كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَ	هُمْ	عَلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	فَ	قَالَ	اَنْبِئُوْ	نِیْ
سب/کل کے کل	پھر	سامنے کیا	ان کو	پر	فرشتوں	اور	کہا	بتاؤ	مجھ کو

پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو

بِأَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۳۱) قَالُوْا

بِ	اَسْمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	قَالُوْا
ساتھ	نام	ان (اشیاء) کے	اگر	تم ہو	سچے	وہ بولے

مجھے ان کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا

○ انسان کا زمین پر خلافتِ الٰہی کے منصب پر فائز کیا جانا اور انسانوں کی معنوی تکمیل۔
○ ظہورِ آدم اور قوموں کی ہدایت و گمراہی کی ابتداء
○ خلیفہ کی تعریف؟
وہ جو کسی کی ملک میں اُس کے تفویض کردہ اختیارات کو اس کے نائب ہونے کی حیثیت سے استعمال کرے اور اس کے منشاء کو حسن و خوبی کے ساتھ پورا کرے۔
○ تمام اشیاء کا علم حضرت آدم علیہ السلام کو دیا گیا۔
آیت ۳۰ تا ۳۳

افعال: - یُفْسِدُ: فساد کرے گا۔ (مضارع واحد غائب)۔ یَسْفِكُ: خون بہائے گا (مضارع واحد غائب)۔ نُقَدِّسُ: ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ (مضارع جمع متکلم)، قَدَّسَ، یُقَدِّسُ ۔ اَعْلَمُ: میں جانتا ہوں (مضارع واحد متکلم)، عَلِمَ، یَعْلَمُ۔ عَلَّمَ: سکھلایا۔ (ماضی واحد غائب)۔ عَرَضَ: پیش کیا (ماضی واحد غائب، مضارع یَعْرِضُ)۔ اَنْبِئُوْا: بتاؤ (امر جمع حاضر) اَنْبَاَ، یُنْبِئُ۔

اسمار: - الدِّمَآءَ: خون۔ نَحْنُ: ہم ضمیر منفصل جمع متکلم۔ حَمْدٌ: تعریف۔ هُمْ: ان کو۔ كُلَّهَا: سب کے سب۔ هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ قریب: ان کے۔ صَادِقِیْنَ: سچے

حروف: - ثُمَّ: پھر۔ ل: لیے۔ اِلٰی: طرف

Marfat.com

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

سُبْحَانَ	كَ	لَا	عِلْمَ	لَنَا	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ
پاک ہے	تو/آپ	نہیں	کوئی علم	ہم کو	مگر	جو کچھ	تونے سکھایا ہم کو	بے شک تو/آپ	آپ ہی

تو پاک ہے جتنا علم تونے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ بے شک

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ

اَلْ عَلِيْمُ	اَلْ حَكِيْمُ	قَالَ	يٰاٰدَمُ	اَنْبِئْ	هُمْ	بِ	اَسْمَآءِ	هِمْ
اصل جاننے والا	حکمت والا/پختہ کار	کہا	اے آدم	تو بتا دے	ان کو	ساتھ	نام	ان کے

تو دانا اور حکمت والا ہے (تب) خدا نے (آدم کو) حکم دیا کہ اے آدم! تم ان کو

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

فَ	لَمَّا	اَنْبَاَ	هُمْ	بِ	اَسْمَآءِ	هِمْ	قَالَ	اَ	لَمْ	اَقُلْ	لَكُمْ
پس	جب	اس نے بتائے	ان کو	ساتھ	نام	ان کے	کہا	کیا	نہ	میں نے کہا تھا	تم سے

ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا، کیوں

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ

اِنِّیْ	اَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
بے شک میں	جانتا ہوں	مخفی باتیں	آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور	جانتا ہوں

میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں۔ اور جو تم

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم ہو	چھپاتے	اور	جب	ہم نے کہا

ظاہر کرتے ہو اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے۔ اور جب ہم نے

افعال:۔ عَلَّمْتَنَا: تم نے سکھایا (ماضی واحد حاضر) عَلَّمَ، يُعَلِّمُ۔ اَنْبَاَ: اس نے بتا دیا۔ (ماضی) لَمْ اَقُلْ: نہ کہا میں نے (مضارع منفی)

اسماء:۔ سُبْحَانَ: پاک ہے۔ عِلْمَ: علم۔ لَنَا: (ل + نا) ہم کو۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ حَكِيْمٌ: حکمت والا۔

حروف:۔ لَا: نہیں۔ اِلَّا: سوائے۔ لَمَّا: جب۔

Marfat.com

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

اِبْلِيْسَ	اِلَّآ	سَجَدُوْا	فَ	لِاٰدَمَ	اسْجُدُوْا	الْمَلٰٓئِكَةِ	لِ
شیطان	مگر	انہوں نے سجدہ کیا	پس	آدم کو	سجدہ کرو	فرشتوں	کو

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے۔ مگر شیطان

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۬ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا

قُلْنَا	وَ	الْكَافِرِيْنَ	مِنْ	كَانَ	وَ	اسْتَكْبَرَ	وَ	اَبٰى
ہم نے کہا	اور	کافروں	سے	ہوگیا	اور	تکبر کیا	اور	اس نے نہ مانا

نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔ اور ہم نے کہا

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

كُلَا	وَ	الْجَنَّةَ	زَوْجُكَ	وَ	اَنْتَ	اُسْكُنْ	يَا اٰدَمُ
کھاؤ	اور	جنت میں	بیوی تمہاری	اور	تم	رہو / ساکن ہو	اے آدم

اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو۔ اور جہاں سے چاہو

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

هٰذِهِ	تَقْرَبَا	لَا	وَ	شِئْتُمَا	حَيْثُ	رَغَدًا	هَا	مِنْ
اس	پاس جاؤ	نہ	اور	چاہو	جہاں سے	جتنا چاہو	اس	میں سے

بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا

هُمَا	اَزَلَّ	فَ	الظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	تَكُوْنَا	فَ	الشَّجَرَةَ
ان کو	پھسلا دیا	پھر	ظالموں	سے	ہو جاؤ تم	کہ	درخت کے

نہیں تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے

ο فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا اور ابلیس کا انکار کرنا — انکار کی وجہ تکبر و غرور میں مبتلا ہونا۔
ο حضرت آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوعہ سے آزمائش۔
ο حضرت آدم کی لغزش۔
— اعتراف قصور
— قبولیت توبہ
— زمین پر نئی زندگی کا آغاز
— وحی الٰہی کی ہدایت اور انسانوں کی سعادت و شقاوت کا قانون۔
آیت ۳۴ تا ۳۹

افعال:۔ تُبْدُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَبْدٰى، يُبْدِىْ۔ تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر) كَتَمَ، يَكْتُمُ۔ اُسْجُدُوْا: سجدہ کرو۔ (امر حاضر جمع) سَجَدَ، يَسْجُدُ۔ اَبٰى: انکار کیا (ماضی واحد غائب)۔ اِسْتَكْبَرَ: تکبر کیا (ماضی واحد غائب)۔ كَانَ: تھا۔ كَانَ، يَكُوْنُ۔ اُسْكُنْ: رہو (امر واحد حاضر) سَكَنَ، يَسْكُنُ۔ كُلَا: کھاؤ (امر حاضر تثنیہ) اَكَلَ، يَاْكُلُ۔ شِئْتُمَا: تم دونوں نے چاہا (ماضی حاضر) شَآءَ، يَشَآءُ۔ لَا تَقْرَبَا: نہ قریب جاؤ (قرب۔ يقرب۔ اَزَلَّ: لغزش دی (ماضی)

اسماء:۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ: فرشتوں کے لیے۔ اَنْتَ: تیری (ضمیر واحد حاضر) مِنْهَا (مِنْ + هَا) اس سے۔ رَغَدًا: بافراغت۔ حَيْثُ: جہاں سے۔ اَلظّٰلِمِيْنَ: ظالم کی جمع۔ حروف:۔ لِ: لیے۔ مِنْ: سے۔ اِلَّا: سوائے۔

Marfat.com

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪

اَلشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَ	اَخْرَجَ	هُمَا	مِنْ	مَا	كَانَا	فِيْ	هِ
شیطان نے	وہاں سے	پس	نکال باہر کیا	ان کو	سے	اس	تھے وہ دونوں	میں	اس

دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش ونشاط) میں تھے وہاں سے نکلوا دیا۔

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ

وَ	قُلْنَا	اِهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ
اور	ہم نے کہا	اترو	بعض تم میں سے	دوسرے کا	دشمن	اور	تم کو

تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہارے

فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

فِيْ	الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى	حِيْنٍ
میں	زمین	ٹھہرنا	اور	برتنا ہے/نفع اٹھانا	تک	ایک وقت خاص

لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے۔

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ

فَ	تَلَقّٰى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ	فَ	تَابَ	عَلَيْهِ
پس	سیکھ لیا	آدم نے	سے	رب اپنے	کچھ باتیں	پس (تو)	متوجہ ہو گیا/مہربانی فرمائی	اس پر

پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

اِنَّهٗ	هُوَ	اَلتَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	قُلْنَا	اِهْبِطُوْا	مِنْ	هَا
بے شک وہ	وہ	توبہ قبول کرنے والا	رحم والا/مہربان	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	سے	اس

قصور معاف کر دیا۔ بیشک وہ معاف کرنے والا اور صاحب رحم ہے۔ ہم نے فرمایا تم سب

فعال:۔ اِهْبِطُوْا : نیچے اترو۔ (امر جمع حاضر) هَبَطَ، يَهْبِطُ۔ تَلَقّٰى : سیکھ لیا۔ (ماضی واحد غائب) تَلَقّٰى، يَتَلَقّٰى
تَابَ : معاف کرنا۔ تَابَ، يَتُوْبُ۔

سماء:۔ بَعْضُكُمْ : تم میں سے بعض۔ عَدُوٌّ : دشمن۔ مُسْتَقَرٌّ : ٹھکانا۔ ٹھہرنا۔

روف:۔ اِلٰى : تک۔ لَا : نہیں۔ يَا : اے۔ عَلٰى : اوپر۔

Marfat.com

جَمِيۡعًا ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى فَمَنۡ تَبِعَ

جَمِيۡعًا	فَ	اِمَّا	يَاۡتِيَنَّكُمۡ	مِنِّىۡ	هُدًى	فَمَنۡ	تَبِعَ
سب کے سب	پس	اگر کبھی	آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	پس جو	پیروی کریگا (اتباع کریگا)

یہاں سے اتر جاؤ۔ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی

هُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿٣٨﴾

هُدَایَ	فَلَا	خَوۡفٌ	عَلَیۡهِمۡ	وَلَا	هُمۡ	یَحۡزَنُوۡنَ
ہدایت میری	پس نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمناک ہوں گے

پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ

وَ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا	وَ	کَذَّبُوۡا	بِ	اٰیٰتِ	نَا	اُولٰٓئِکَ	اَصۡحٰبُ
اور	جو لوگ کہ	کافر ہوئے	اور	جھٹلائیں	کو	آیتوں	ہماری	وہ	اہل/صحبتی

اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں

ع ٤ ١٠ ٤

النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٣٩﴾ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

النَّارِ	هُمۡ	فِیۡ هَا	خٰلِدُوۡنَ	یَا	بَنِیۡ	اِسۡرَآئِیۡلَ ١
آگ کے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے	اے	بیٹو	یعقوبؑ کے

(اور) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اے آل یعقوب!

اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا

اُذۡکُرُوۡا	نِعۡمَتِیۡ	الَّتِیۡ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَیۡکُمۡ	وَ	اَوۡفُوۡا
تم یاد کرو	نعمت میری	وہ جو	میں نے انعام کی	تم پر	اور	پورا کرو

میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو۔

○ وحی الٰہی کا دنیا میں جاری ہونا اور بنی اسرائیل سے خطاب کہ اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے حامل تھے اور دنیا میں مدت تک منصب امامت پر فائز رہے۔

○ ہدایت و ضلالت کی اصول کی مزید توضیح کے لیے بنی اسرائیل کی تاریخ سے چند اہم واقعات اور ان انعامات کا تذکرہ جو ان پر کیے گئے

١ اسرائیل: اس کا معنیٰ اللہ کا بندہ (یعنی عبداللہ) یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا۔ انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

افعال: یَاۡتِیَنَّ: آئے گی۔ (مضارع واحد غائب) تَبِعَ: پیروی کرے (ماضی) مضارع یَتۡبَعُ۔ یَحۡزَنُوۡنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع غائب) حَزَنَ، یَحۡزَنُ۔ کَذَّبُوۡا: جھٹلایا۔ اُذۡکُرُوۡا: یاد کرو (امر جمع حاضر) ذَکَرَ، یَذۡکُرُ، اُذۡکُرۡ۔
اَنۡعَمۡتُ: میں نے انعام کیا (ماضی واحد متکلم) اَوۡفُوۡا: پورا کرو۔ (امر حاضر جمع)

اسماء:۔ جَمِیۡعًا: سب کے سب۔ اِمَّا: اگر۔ مِنِّیۡ: (مِنۡ + نِیۡ) میری طرف سے۔ عَلَیۡهِمۡ (عَلٰی + هُمۡ) ان پر۔ الَّذِیۡنَ: جو لوگ۔ الَّذِیۡ کی جمع ہے۔ الَّتِیۡ: جو۔ الَّذِیۡ کا مونث۔

حروف: ۔ اِلٰی: تک۔ عَلٰی: اوپر۔

Marfat.com

بِعَهْدِيٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّٰىَ فَٱرْهَبُونِ ﴿٤٠﴾

بِعَهْدِیْ	اُوْفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِیَّایَ	فَ	اِرْهَبُوْنِ
عہد میرا	میں پورا کرونگا	عہد تمہارا	اور	مجھ ہی سے	پس	ڈرو مجھ سے

جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھ سے ڈرتے رہو۔

وَءَامِنُوا۟ بِمَآ أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا

وَ	٢ اٰمِنُوْا	بِمَا	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِمَا	مَعَكُمْ	وَ	لَا
اور	ایمان لاؤ	اُس پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرتا ہے	اسکی	تمہارے پاس	اور	نہ

اور جو کتاب میں (اپنے رسول محمدؐ پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (تورات) کو سچا کہتی ہے۔

تَكُونُوٓا۟ أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهِۦ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى

تَكُوْنُوْا	اَوَّلَ	كَافِرٍ	بِهٖ	وَ	لَا تَشْتَرُوْا	بِ	٣ اٰیٰتِیْ
ہو جاؤ	پہلے	کافر	اسکے	اور	نہ خریدو/لو	بدلے	میری آیتوں کے عوض

اس پر ایمان لاؤ۔ اس سے منکر اوّل نہ ہو۔ اور میری آیتوں میں (تحریف کر کے) انکے بدلے تھوڑی سی قیمت

ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّٰىَ فَٱتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا۟

ثَمَنًا	قَلِیْلًا	وَ	اِیَّایَ	فَ	اتَّقُوْنِ	وَ	لَا	٤ تَلْبِسُوْا
قیمت	تھوڑی	اور	مجھ ہی سے	پس	ڈرو	اور	نہ	ملاؤ

(یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو اور مجھ سے خوف رکھو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ

ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُوا۟ ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾

اَلْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَ	تَكْتُمُوْا	اَلْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
حق کو	باطل سے	اور	چھپاؤ	حق کو	اور	تم	جانتے ہو۔

نہ ملاؤ۔ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔

١۔ اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرو۔

٢۔ اس کلام پر ایمان لاؤ جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔

اِستہزاءِ آیاتِ الٰہی

٣۔ اللہ کی آیات کے بدلے دنیا کی حقیر منفعت حاصل نہ کرو۔

٤۔ تلبیسِ حق اور کتمانِ حق نہ کرو۔ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ نہ کرو۔ اور حق نہ چھپاؤ۔ حالانکہ حقیقتِ حال تم جانتے ہو۔

افعال:۔ اُوْفِ: میں پورا کروں گا (مضارع واحد متکلم) اَوْفٰی، یُوْفِیْ۔ اِرْهَبُوْنِ: مجھ سے ڈرو (امر جمع حاضر) اَنْزَلْتُ: میں نے نازل کی (ماضی واحد متکلم) اَنْزَلَ، یُنْزِلُ۔ لَا تَكُوْنُوْا: نہ ہو جاؤ۔ (نہی جمع حاضر) كَانَ، یَكُوْنُ۔ لَا تَشْتَرُوْا: مت خریدو۔ (نہی جمع حاضر) اِشْتَرٰی، یَشْتَرِیْ۔ لَا تَلْبِسُوْا: مت ملاؤ۔ (نہی جمع حاضر) لَبَسَ، یَلْبِسُ۔

اسماء:۔ عَهْدِیْ: میرے عہد۔ مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والی۔ ثَمَنًا: معاوضہ/قیمت۔ مَعَكُمْ (مَعَ + كُمْ) تمہارے ساتھ۔

حروف:۔ بِ: ساتھ۔ فَ: پس۔ اَ: کیا۔

Marfat.com

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ

وَ	اَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ
اور	قائم کرو	نماز	اور	دو	زکوٰۃ	اور	جھکتے رہو	ساتھ

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ

الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرّٰكِعِيْنَ	اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِ	الْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ
جھکنے والوں کے	کیا	تم حکم کرتے ہو	لوگوں کو	کی	نیکی	اور	بھول جاتے ہو

جھکا کرو۔ یہ کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہیں اور اپنے

أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾

اَنْفُسَ	كُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَ	فَ	لَا	تَعْقِلُوْنَ
اپنے آپ	اپنی	اور	تم	تلاوت کرتے ہو	کتاب	کیا	بس	نہیں	عقل سے کام لیتے / تم سوچتے

تئیں فراموش کیے دیتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ

وَ	اسْتَعِيْنُوْا	بِ	الصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ	وَ	اِنَّهَا	لَ	كَبِيْرَةٌ
اور	مدد لو	ساتھ	صبر	اور	نماز	اور	ہے وہ	ضرور	بڑی مشکل بھاری

اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں

إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ

اِلَّا	عَلٰى	الْخٰشِعِيْنَ	الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّ	هُمْ
مگر / اگر نہیں تو	پر	خشوع کرنیوالوں / اطاعت گزاروں	جو	سمجھتے ہیں / خیال کرتے ہیں	بیشک	وہ

پر (گراں نہیں)، جو عجز کرنے والے ہیں۔ جو یقین کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کے

○ تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم سب کچھ جانتے ہو۔
○ صبر و نماز دو بڑی روحانی قوتیں ہیں۔ جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جا سکتی ہے۔ وہ چار باتیں جن کا پہلے تذکرہ ہوا ہے۔
یہ یہودی علماء کو خطاب ہے۔
○ امت کو بھی ان باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے

افعال:۔ اِرْكَعُوْا : رکوع کرو۔ (امر جمع حاضر) رَكَعَ، يَرْكَعُ ۔ تَاْمُرُوْنَ : تم حکم کرتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر) اَمَرَ، يَاْمُرُ
تَنْسَوْنَ : بھول جاتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَسِيَ، يَنْسٰى ۔ تَتْلُوْنَ : تلاوت کرتے ہو تم (مضارع جمع حاضر) تَلَا، يَتْلُوْ
اِسْتَعِيْنُوْا : مدد چاہو (امر جمع حاضر) اِسْتَعَانَ، يَسْتَعِيْنُ ۔ يَظُنُّوْنَ : سمجھتے ہیں (مضارع جمع غائب) ظَنَّ، يَظُنُّ
اسماء:۔ اَلْبِرُّ : نیکی ۔ اَنْفُسَ : جان جمع نفس ۔ الْخٰشِعِيْنَ : خشوع کرنیوالے۔ عاجزی کرنیوالے (اسم فاعل
حروف:۔ اِلٰى : طرف۔

Marfat.com

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ

مُلٰقُوْا	رَبّ	هُمْ	وَ	اَنَّ	هُمْ	اِلٰى	هٖ	رٰجِعُوْنَ	يَا	بَنِىْ
(تمازیں)، ملنے والے	رب کی	اپنے	اور	یہ کہ	وہ	طرف	اسی کی	رجوع کرنے والے ہیں	اے	اولاد

سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے یعقوبؑ کی اولاد!

إِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اِسْرَائِيْل	اُذْكُرُوْا	نِعْمَتِىْ	اَلَّتِىْ	اَنْعَمْتُ	عَلٰى	كُمْ
اسرائیل	تم یاد کرو	میری نعمت	وہ جو	میں نے عطا کی	پر	تم

میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے۔

وَأَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا

وَ	اَنِّىْ	فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلٰى	اَلْعٰلَمِيْنَ	وَ	اِتَّقُوْا	يَوْمًا
اور	بے شک میں نے	بڑائی دی	تم کو	پر	تمام عالم	اور	ڈرو	اس دن سے

اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی اور اس دن سے ڈرو

لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ

لَا	تَجْزِىْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْئًا	وَ	لَا	يُقْبَلُ
نہیں	کام آئے گا	کوئی	سے	کسی	کچھ	اور	نہ	مانی جائے/قبول کی جائے

جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

مِنْ	هَا	شَفَاعَةٌ	وَ	لَا	يُؤْخَذُ	مِنْ	هَا	عَدْلٌ	وَ	لَا	هُمْ
سے	اس	کوئی سفارش	اور	نہ	لیا جائے	سے	اس	بدلہ	اور	نہ	ان

منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے۔ اور نہ

○ بنی اسرائیل کے تاریخی حقائق کا تذکرہ اور قوموں کی ہدایت وضلالت کا راز۔
○ وہ انعامات جو بنی اسرائیل پر اللہ نے کیے۔ لیکن انہوں نے استبدالِ نعمت کی راہ اختیار کی۔
(آیت ۴۷ - ۴۸)

افعال: فَضَّلْتُ: میں نے فضیلت دی (ماضی)، فَضَّلَ، يُفَضِّلُ۔ تَجْزِىْ: کام آئے گا۔ جَزٰى، يَجْزِىْ (مضارع واحد مؤنث)، لَا يُقْبَلُ: نہ قبول کی جائے گی (مضارع منفی)، قَبِلَ، يَقْبَلُ۔ يُؤْخَذُ: لیا جائے گا (مضارع مجہول)، اَخَذَ، يَاْخُذُ۔

اسماء: مُلٰقُوْا: ملنے والے۔ رٰجِعُوْنَ: لوٹنے والے (اسم فاعل)۔ نَفْسٌ: شخص/کسی۔ شَيْئًا: کچھ۔ عَدْلٌ: بدلہ۔

Marfat.com

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	نَجَّيْنٰكُمْ	مِنْ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ
مدد پہنچے گی	اور	جب	نجات دی تم کو	سے	آل	فرعون

لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں (اور) (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَ	كُمْ
مبتلا رکھتے تھے تم کو	برا	عذاب	ذبح کرتے تھے	بیٹوں کو	تمہارے

سے مخلصی بخشی۔ وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ

وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَ	كُمْ	وَ	فِيْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ	مِنْ
اور	زندہ رکھتے تھے	عورتوں	تمہاری کو	اور	میں	اس تمہارے لیے	ایک آزمائش	سے

اور بیٹوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

رَبِّ	كُمْ	عَظِيْمٌ	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ
پروردگار	تمہارے	بڑی	اور	جب	پھاڑا ہم نے	تمہارے لیے	سمندر/دریا

سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا۔

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

فَ	اَنْجَيْنَا	كُمْ	وَ	اَغْرَقْنَا	اٰلَ	فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ
پھر/پس	ہم نے بچالیا	تم کو	اور	ہم نے غرق کیا	آل	فرعون	اور	تم

تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو

١- مصر کے فرعونوں کی غلامی سے نجات۔
٢- کتاب و فرقان کا عطیہ لیکن بنی اسرائیل نے مصری بت پرستی اختیار کی۔ اور گوسالہ پرستی کر کے اللہ کے انعامات کی خلاف ورزی کی روش اختیار کی۔
(آیت ٥٠)

افعال:- نَجَّيْنَا: نجات دی ہم نے (ماضی جمع متکلم) يَسُوْمُوْنَ: مبتلا کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) سَامَ، يَسُوْمُ
يُذَبِّحُوْنَ: ذبح کرتے ہیں۔ ذَبَّحَ، يُذَبِّحُ۔ يَسْتَحْيُوْنَ: زندہ رکھتے ہیں (مضارع جمع غائب
فَرَقْنَا: پھاڑا ہم نے (ماضی جمع متکلم) فَرَقَ، يَفْرِقُ۔ اَغْرَقْنَا: ہم نے غرق کیا (ماضی جمع متکلم ... يُغْرِقُ۔
اسماء:- اَبْنَآءَكُمْ: تمہارے بیٹے۔

Marfat.com

تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ إِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

تَنْظُرُوْنَ	وَ	إِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً
دیکھ رہے تھے	اور	جب	ہم نے وعدہ دیا	موسیٰ کو	چالیس	راتیں

رہے تھے۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ أَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾

ثُمَّ	اِتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِ	ہٖ	وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
پھر	تم نے بنالیا	بچھڑے کو	سے	بعد	اس کے	اور	تم	ظالم تھے حد سے گزرنے والے

تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کر لیا۔ اور تم ظلم کر رہے تھے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْ	كُمْ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	لَعَلَّ	كُمْ
پھر	ہم نے معاف کیا	سے	تم کو	سے	بعد	اس کے	تاکہ شاید	تم

پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا۔ تاکہ تم شکر کرو۔

تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ إِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

تَشْكُرُوْنَ	وَ	إِذْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	الْكِتٰبَ
شکر گزار بنو	اور	جب	دی ہم نے	موسیٰ	کتاب

اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے۔

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَ إِذْ قَالَ

وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّ	كُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَ	إِذْ	قَالَ
اور	سچ اور جھوٹ میں فرق کرنیوالی	شاید کہ	تم	سیدھی راہ پالو	اور	جب	کہا

تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی

افعال:۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے تھے۔ نَظَرَ، یَنْظُرُ (مضارع جمع حاضر)، وٰعَدْنَا: ہم نے وعدہ کیا (جمع متکلم ماضی)، وَاعَدَ، یُوَاعِدُ۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے بنالیا (ماضی جمع حاضر) اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ۔ عَفَوْنَا: ہم نے معاف کیا (ماضی جمع متکلم) عَفَا، یَعْفُوْ۔ تَشْكُرُوْنَ: تم شکر کرتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر) شَكَرَ، يَشْكُرُ

اسماء:۔ لَيْلَةً: رات۔ الْعِجْلَ: بچھڑا۔ لِقَوْمِهٖ: اپنی قوم سے

Marfat.com

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	يٰا	قَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
موسیٰ	قوم اپنی سے	اے	میری قوم	بے شک تم نے	ظلم کیا تم نے	اپنے آپ پر

قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو (تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں بڑا) ظلم کیا ہے۔

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا

ب	اِتِّخَاذِ	كُمُ	الْعِجْلَ	فَ	تُوْبُوْا	اِلٰى	بَارِئِ	كُمْ	فَ	اقْتُلُوْا
سے	بنالیا	تم نے	بچھڑے کو	پس	توبہ کرو	طرف	خالق/پیدا کرنے والا	تمہارا	پس	قتل کرو (شریک کے بدلے)

تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو۔ اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔

اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ

اَنْفُسَ	كُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَكُمْ	عِنْدَ	بَارِئِ	كُمْ
نفسوں کو	اپنے	اس میں	بہتری	تمہارے لیے	نزدیک	خالق/پیدا کرنے والا	تمہارے

تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔

فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

فَ	تَابَ	عَلَيْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
پھر	توبہ قبول کی	تمہاری	بے شک وہ	وہ	توبہ قبول کرنے والا	رحم کرنے والا/مہربان

پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنیوالا (اور) صاحب رحم ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى

وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يٰا	مُوْسٰى	لَنْ	نُّؤْمِنَ	لَكَ	حَتّٰى	نَرٰى
اور	جب	تم نے کہا تھا	اے	موسیٰ	ہرگز نہیں	ایمان لائینگے	تجھ پر	یہاں تک	دیکھ لیں

اور جب تم نے (موسیٰ ؑ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں۔

افعال:- اُقْتُلُوْا: قتل کرو۔ (امر جمع حاضر، قَتَلَ، يَقْتُلُ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے (مضارع جمع متکلم،
نَرٰى: ہم دیکھیں۔ (مضارع جمع متکلم، رَاٰى، يَرٰى۔

اَسْماء:- اَلتَّوَّابُ: بخشنے والا۔

Marfat.com

اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَأَنْتُمْ

اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَ	اَخَذَتْ	كُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ	اَنْتُمْ
اللہ کو	علانیہ	پس	آلیا	تم کو	بجلی کی کڑک / دھماکہ	اور	تم

گئے۔ تم پہ ایمان نہیں لائیں گے۔ تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

تَنْظُرُوْنَ	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِنْ	بَعْدِ	مَوْتِ	كُمْ
دیکھتے تھے	پھر	زندہ کیا تمہیں	سے	بعد	موت کے	تمہاری

پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سر نو زندہ کر دیا۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

لَعَلَّ	كُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْغَمَامَ
شاید کہ	تم	شکر کرو	اور	سایہ کیا ہم نے	تم پر	بادلوں کا

تاکہ احسان مانو۔ اور بادل کا تم پر سایہ کیے رکھا اور (تمہارے لیے)

وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ
اور	اتارا ہم نے	اوپر تمہارے	من	اور	سلویٰ	کھاؤ	سے

من اور سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا

طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَمَا	ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْا
پاکیزہ چیزیں	جو	روزی دی ہم نے تمہیں	اور نہ	ظلم کیا انہوں نے ہم پر	اور	لیکن	وہ تھے

عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ (پیو) (مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی (اور

○ صحرائے سینا کے بے آب و گیاہ ویرانے میں زندگی کی تمام ضروریات کا مہیا ہونا۔ من و سلویٰ کی فراہمی لیکن بنی اسرائیل نے کفرانِ نعمت کا ارتکاب کیا۔ (آیت ۵۷)

افعال: - اَخَذَتْ: پکڑا (ماضی واحد غائب) اَخَذَ، یَاْخُذُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَظَرَ، یَنْظُرُ
بَعَثْنَا: ہم نے زندہ کیا (ماضی جمع متکلم) بَعَثَ، یَبْعَثُ۔

اسماء: - جَهْرَةً، علانیہ / برملا۔ الصّٰعِقَةُ: بجلی۔ الْغَمَامَ: بادل۔ مَنّ: ترنجبین (میٹھی۔ مرطوب چیز)
سلویٰ: بٹیر۔

Marfat.com

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ

اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا	اُدْخُلُوْا	هٰذِهِ
اپنا ہی/نفسوں پر	ظلم کرتے	اور	جب	کہا ہم نے	داخل ہو	اس

(وہ) ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ اور جب ہم نے (ان سے) کہا اس گاؤں

الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا

الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	رَغَدًا
بستی میں	پس کھاؤ	اس میں سے	جہاں	چاہو	بافراغت/مزے سے

میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا)

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ

وَ	اُدْخُلُوْا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَغْفِرْ لَكُمْ
اور	داخل ہو	دروازے میں	سجدہ کرتے ہوئے/فروتنی سے	اور	کہتے جانا	بخش دے	ہم بخش دینگے تمہیں

دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّۃٌ کہنا ۔ ہم تمہارے گناہ معاف

خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ

خَطَايَا	كُمْ	وَ	سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ	فَبَدَّلَ	الَّذِيْنَ
خطائیں	تمہاری	اور	عنقریب زیادہ دینگے	نیکی کرنیوالوں کو	پھر بدل دیا	ان لوگوں نے

کر دیں گے۔ اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ

ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى

ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِىْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَ	اَنْزَلْنَا	عَلٰى
ظلم کیا جنہوں نے	ایک بات	سوا/کچھ اور	اس کے جو	کہی گئی	ان سے	پھر	ہم نے اتارا	پر

کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا۔ پس ہم نے

۵ بنی اسرائیل کو ایک فاتح قوم کی حیثیت سے ایک شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا لیکن جب انہیں فتح و کامرانی سے نوازا گیا تو عبودیت و انکساری کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان سے یہ کہا گیا کہ "حطۃ" کہہ کر داخل ہو یعنی معافی مانگتے ہوئے خدا ترسوں کی طرح منکسرانہ شان سے داخل ہونا، جابر و ظالم فاتحوں کی طرح اکڑتے ہوئے نہ گھسنا۔ لیکن انہوں نے شرارت سے "حِنْطَۃٌ" کہنا شروع کیا۔ جس کے معنی گیہوں کے ہیں۔
آیت ۵۸

افعال: - كُلُوْا: کھاؤ (امر جمع حاضر) اَكَلَ، يَأْكُلُ - شِئْتُمْ: تم نے چاہا (ماضی جمع حاضر) شَاءَ، يَشَاءُ -
سَنَزِيْدُ: ہم زیادہ دیں گے۔ (مضارع جمع متکلم) زَادَ، يَزِيْدُ - بَدَّلَ: بدل ڈالا (ماضی واحد غائب) بَدَّلَ، يُبَدِّلُ -
اسماء: - الْقَرْيَةُ: بستی - رَغَدًا: بافراغت - حِطَّةٌ: دور کرنا، ساقط کرنا (کلمہ استغفار) یعنی اے ہمارے رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما - الْمُحْسِنِيْنَ: احسان کرنے والے - قَوْلًا: قول یعنی بات -

Marfat.com

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِنَ	السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا
ان لوگوں	جنہوں نے ظلم کیا	ایک سخت عذاب	سے	آسمان	اس لیے کہ	وہ تھے

(ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیوں کہ نافرمانیاں کیے

يَفْسُقُوْنَ ۝۵۹ وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

يَفْسُقُوْنَ	وَ	اِذْ	اِسْتَسْقٰى	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	فَقُلْنَا
نافرمانی کرتے	اور	جب	پانی مانگا	موسیٰ نے	اپنی قوم کے لیے	پس کہا ہم نے

جاتے تھے۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

اِضْرِبْ	بِعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَ	انْفَجَرَتْ	مِنْ	ہ	اثْنَتَا
مارو	اپنی لاٹھی سے	پتھر پر	پس	پھوٹ بہے	سے	اس	دو

کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (انہوں نے لاٹھی ماری)، تو پھر اس میں سے بارہ چشمے

عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَشْرَبَ	هُمْ
دس (بارہ)	چشمے	تحقیق	جان لیا	تمام/ہر	لوگوں نے	پانی لینے کی جگہ/گھاٹ	اپنی

پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (پانی پی) لیا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي

كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	مِنْ	رِزْقِ	اللّٰهِ	وَ	لَا	تَعْثَوْا	فِي
کھاؤ	اور	پیو	میں سے	روزی	اللہ کی	اور	نہ	تباہی کرو/پھرو	میں

(ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو۔ مگر زمین میں

٭ صحرائے سینا میں پانی کے چشموں کا پھوٹ نکلنا۔ لیکن بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا اور فتنہ فساد برپا کرنا۔ (آیت ۶۰)

افعال:۔ كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ: وہ فسق کرتے تھے۔ اسکا مادہ فسق ہے۔ حکم نہ ماننا۔ نافرمانی کرنا۔ فَسَقَ، يَفْسُقُ۔
اِسْتَسْقٰى: اس نے پانی مانگا (ماضی واحد غائب) مضارع يَسْتَسْقِيْ۔ اِنْفَجَرَتْ: پھوٹ بہنا (ماضی واحد غائب)
اِنْفَجَرَ، يَنْفَجِرُ۔ قَدْ عَلِمَ: جان لیا (ماضی قریب)۔ لَا تَعْثَوْا: مت تباہی کرو۔ (نہی جمع حاضر)
اسماء:۔ رِجْزًا: عذاب سخت۔ عَصَا: لاٹھی۔ اَلْحَجَرُ: پتھر۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ: بارہ۔ عَيْنًا: چشمے۔

Marfat.com

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يا	مُوْسٰى	لَنْ
زمین	مفسد بن کر	اور	جب	تم نے کہا	اے	موسیٰ	نہ / ہرگز نہیں

فساد نہ کرتے پھرنا - اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک (ہی)

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ

نَصْبِرَ	عَلٰى	طَعَامٍ	وَاحِدٍ	فَ	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُخْرِجْ
کبھی صبر کرینگے	اوپر	کھانے	ایک	پس	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب سے	نکالے

کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا - تو اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ ترکاری

لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا

لَنَا	مِنْ	مَا	تُنْبِتُ	الْاَرْضُ	مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآءِ هَا
ہمارے لیے	سے	اس	اگاتی ہے	زمین	میں سے	ساگ اسکے	اور	ککڑی / ترکاری اسکی

اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین

وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِ	هَا	وَ	بَصَلِ	هَا	قَالَ	اَ	تَسْتَبْدِلُوْنَ
اور	گیہوں	اور	مسور	اس کے	اور	پیاز	اسکے	کہا	کیا	تم بدلے میں لیتے ہو

سے اگتی ہیں - ہمارے لیے پیدا کر دے - انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں

الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا

الَّذِىْ	هُوَ	اَدْنٰى	بِ	الَّذِىْ	هُوَ	خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا
اس کو / وہ چیز جو	وہ	ادنیٰ ہے	بدلے	اسکے کہ	وہ	بہتر ہے	اترو / جا رہو	کسی شہر میں

چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں تو) کسی

۵ بنی اسرائیل عرصہ تک غلامی و محکومی کی زندگی بسر کرتے رہے جس سے ان کی اخلاقی حالت بہت پست ہو گئی - اور زندگی کے بلند مقاصد اور نصب العین کے لیے ان میں جوش، اور اپنے عظیم مقام کو حاصل کرنے کا عزم باقی نہ رہا - غلامی سے آزاد ہونے کے باوجود وہ قوم عظمت کے مستقبل کو فراموش کر بیٹھے اور حقیر راحتوں کے خوگر بن گئے - اور آزادی کی پر خطر راہوں میں چھوٹی چھوٹی تکالیف بھی ان کو شاق گزرتی تھیں -
(آیت ۶۰-۶۱)

افعال: - لَنْ نَّصْبِرَ : ہرگز صبر نہ کریں گے (مضارع منفی) ، قُلْتُمْ : تم نے کہا (ماضی جمع حاضر) ، قَالَ ، يَقُوْلُ -
تُنْبِتُ : اگاتی ہے - (مضارع واحد مونث) ، اَنْبَتَ ، يُنْبِتُ - تَسْتَبْدِلُوْنَ : تم بدلتے ہو (مضارع جمع حاضر)
اِهْبِطُوْا : اترو (جمع امر حاضر) ، هَبَطَ ، يَهْبِطُ -

اسماء: - بَقْلِهَا : ساگ اس کا - قِثَّآء : ککڑی ، سبزی - فُوْم : گندم - عَدَسِ : مسور - بَصَلِ : پیاز - الَّذِىْ
وہ چیز - مِصْرًا : شہر -

Marfat.com

فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

فَ	اِنَّ	لَكُمْ	مَا	سَأَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلٰى	هُمُ	الذِّلَّةُ
پس	بیشک	تمہارے لیے	وہ جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کر دی گئی	پر	ان	ذلت / خواری

شہر میں جا اترو۔ وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا۔ اور (آخرکار) ذلت (و رسوائی) اور محتاجی

وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ	بَاءُوْا	بِغَضَبٍ	مِنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	هُمْ
اور	پستی / محتاجی	اور	وہ پھرے / گھر گئے	غضب لے کر	کے	اللہ	یہ	اسلیے کہ	وہ

(و بے نوائی) ان سے چمٹا دی گئی۔ اور وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔

كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ

كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِ	اٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ
تھے	کفر کرتے	سے	آیتوں	اللہ کی	اور	قتل کرتے تھے	نبیوں کو

یہ اس لیے کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق قتل

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ ع

بِغَيْرِ	الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَ	كَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
ناحق / بغیر	حق	یہ	اس لیے کہ	انھوں نے نافرمانی کی	اور	تھے	وہ حد سے نکلتے

کر دیتے تھے (یعنی) یہ اس لیے کہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى
یقیناً / بیشک	جو لوگ	مسلمان ہوئے	اور	جو	یہودی ہوئے	اور	نصاریٰ

جو لوگ مسلمان ہیں، یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص

کفر بآیت اللہ کیا ہے؟

۱۔ اللہ کے وہ احکام جو اپنی خواہشات کے خلاف ہوں ان کے ماننے سے انکار کیا جائے۔

۲۔ یہ بات معلوم ہو کہ یہ باتیں اللہ نے فرمائی ہیں پھر بھی سرکشی اور ڈھٹائی کے ساتھ ان کی خلاف ورزی کی جائے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں جانتے ہوئے بھی تحریف کی جائے یا بدل دیا جائے یہ آیات سے کفر کرنے کے مترادف ہے۔

آیت ۶۱۔

افعال:۔ سَاَلْتُمْ: مانگا تم نے (ماضی جمع حاضر) سَاَلَ، یَسْاَلُ — ضُرِبَتْ: مسلط کی گئی (ماضی مجہول) بَآءُوْا: وہ پلٹ میں آگئے (ماضی جمع مذکر غائب) بَاءَ یَبُوْءُ — عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی (ماضی جمع غائب) کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ: زیادتی کرتے تھے / حد سے گزرتے تھے (ماضی استمراری)

اسماء:۔ اَلذِّلَّةُ: ذلت / خواری — اَلْمَسْكَنَةُ: محتاجی / مسکنت — بِغَيْرِ الْحَقِّ: ناحق۔

حروف:۔ اَوْ: کیا — اِنَّ: بے شک — لَا: نہ —

Marfat.com

وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	الصّٰبِئِيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ
اور	صابی ہیں	جو کوئی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن	آخرت پر

کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا

وَعَمِلَ صٰلِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

وَ	عَمِلَ	صٰلِحًا	فَ	لَهُمْ	اَجْرُ	هُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا
اور	عمل کیے	اچھے نیک	بس	ان کے لیے	بدلہ، ثواب، مزدوری	ان	پاس	رب ان کے پروردگار	اور	نہ

اور نیک عمل کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

خَوْفٌ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا
خوف	پر	ان	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا

ملے گا۔ اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے اور جب

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَا

مِيْثَاقَ	كُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَ	كُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا
پختہ قول عہد	تم سے	اور	اونچا کیا اٹھایا	اوپر	تمہارے	پہاڑ طور کو	پکڑو	جو

ہم نے تم سے عہد (کر) لیا۔ اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا)

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

اٰتَيْنٰكُمْ	بِ	قُوَّةٍ	وَ	اذْكُرُوْا	مَا	فِيْ	هِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
دیا ہم نے تم کو	سے	زور قوت	اور	یاد کرتے رہو یاد رکھو	جو	میں	اس	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ

کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسکو زور سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں (لکھا) ہے اسے یاد رکھو

دینِ حق کا مدار ایمان اور عملِ صالح پر ہے۔ نسل خاندان یا مذہبی گروہ بندی یا کسی فرقہ کا اس میں دخل نہیں ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کہ وہ کون ہے، کس فرقہ سے اس کا تعلق ہے۔ بلکہ اللہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کا ایمان و عمل کیسا ہے۔ جب یہ عمل و آزمائش میں پورے نہیں اترے تو مغضوب و نامراد ہو گئے۔

بنی اسرائیل کی مزید گمراہیاں یہ تھیں۔

۱۔ استواری عہد کے بعد اس سے تولّی یعنی پھر گئے۔

۲۔ سبت کے دن کے احکام کی حدیں توڑ ڈالی تھیں اور اللہ کے حکم سے بچنے کے لیے حیلہ سازی سے کام لیا۔

۳۔ تعمق فی الدین اور کثرتِ سوال کی گمراہی۔ یعنی احکامِ شریعت کی سیدھی تعلیمات کی اطاعت کرنے کی جگہ اسمیں طرح طرح کے سوالات گھڑنا اور بلا ضرورت دقیقہ سنجیاں کرنا تاکہ سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دیا جائے جسکی مثال بیل کے ذبح کرنے کے سوالات ہیں۔

آیت ۶۲ سے ۷۱

افعال:۔ يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہونگے (مضارع جمع غائب) حَزِنَ، يَحْزَنُ۔ اَخَذْنَا: لیا ہم نے (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ، يَاْخُذُ۔
رَفَعْنَا: اٹھایا ہم نے (ماضی جمع متکلم) رَفَعَ، يَرْفَعُ۔ خُذُوْا: پکڑو (جمع امر حاضر) اَخَذَ، يَاْخُذُ۔

اسماء:۔ صَابِئٌ: ستارہ پرست۔ عِنْدَ: نزدیک۔ مِيْثَاقَ: پکا عہد۔ فَوْقَ: اوپر۔ مِنْ بَعْدِ: بعد

حروف:۔ لَعَلَّ: تاکہ۔ ثُمَّ: پھر۔

Marfat.com

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ

ثُمَّ	تَوَلَّيۡتُمۡ	مِنۡ	بَعۡدِ	ذٰلِكَ	فَ	لَوۡ	لَا	فَضۡلُ	اللّٰهِ
پھر	تم پھر گئے	سے	بعد	اسکے	پس	اگر	(نہ ہوتا)	فضل	اللہ کا

تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو۔ تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر گئے۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی

عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٤﴾

عَلٰى	كُمۡ	وَ	رَحۡمَتُهٗ	لَ	كُنۡتُمۡ	مِنۡ	الۡخٰسِرِيۡنَ
پر	تم	اور	رحمت اسکی	البتہ / تو	تم ہوتے	میں / سے	تباہ ہونیوالوں / خسارہ پانیوالوں

مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ

وَ	لَقَدۡ	عَلِمۡتُمُ	الَّذِيۡنَ	اعۡتَدَوۡا	مِنۡ	كُمۡ	فِى	السَّبۡتِ
اور	یقیناً / البتہ	تم جانتے ہو	جنہوں نے	تعدی کی	میں سے	تم	میں	ہفتے کا دن

اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں

فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـئِيۡنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلۡنٰهَا

فَ	قُلۡنَا	لَ	هُمۡ	كُوۡنُوۡا	قِرَدَةً	خٰسِـئِيۡنَ	فَ	جَعَلۡنَا	هَا
پس	ہم نے کہا	لیے	انکے	ہو جاؤ	بندر	ذلیل و خوار	پس	ہم نے بنایا	ان کو

حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔ اور اس قصے کو

نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةً

نَكَالًا	لِ	مَا	بَيۡنَ	يَدَىۡ	هَا	وَ	مَا	خَلۡفَهَا	وَ	مَوۡعِظَةً
عبرت	واسطے	جو	اس زمانے درمیان	(سامنے والوں) ہاتھوں میں	انکے	اور	جو	پیچھے آنیوالے انکے	اور	نصیحت

اس وقت کے لوگوں کے لیے اور جو ان کے بعد آنیوالے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے

افعال:۔ تَوَلَّيۡتُمۡ: تم پھر گئے (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰى، يَتَوَلّٰى۔ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ: علم ہو چکا۔ جانتے ہو تم (ماضی قریب) عَلِمَ، يَعۡلَمُ۔ اِعۡتَدَوۡا: زیادتی کی (ماضی جمع غائب) اِعۡتَدٰى، يَعۡتَدِىۡ۔ كُوۡنُوۡا: ہو جاؤ (جمع امر حاضر) كَانَ، يَكُوۡنُ۔

اسماء:۔ الۡخٰسِرِيۡنَ: خسارہ پانے والے۔ مِنۡكُمۡ: تم میں سے۔ السَّبۡتَ: ہفتہ کا دن۔ قِرَدَةً: بندر۔ خٰسِـئِيۡنَ: ذلیل و خوار نَكَالًا: عبرت۔ بَيۡنَ يَدَيۡهَا: ہاتھوں ان کے میں یعنی ان کے سامنے والے۔ مَوۡعِظَةً: نصیحت

حروف۔ فِىۡ: میں۔ فَ: پس۔ تو۔ اِنۡ: اگر۔ اَنۡ: یہ کہ۔ کہ۔

Marfat.com

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ

لِلْمُتَّقِينَ	وَ	إِذْ	قَالَ	مُوسَىٰ	لِقَوْمِهٖ	إِنَّ	اللّٰهَ
پرہیزگاروں کے لیے	اور	جب	کہا	موسیٰؑ نے	اپنی قوم سے	بے شک	اللہ

نصیحت بنا دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوٓا أَتَتَّخِذُنَا

يَأْمُرُكُمْ	أَنْ	تَذْبَحُوا	بَقَرَةً	قَالُوٓا	أَتَتَّخِذُنَا
حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	ذبح کرو	ایک گائے/بیل	بولے	کیا بنانا/اڑانا چاہتا ہے۔

کہ ایک بیل ذبح کرو۔ وہ بولے کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو؟

هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ

هُزُوًا	قَالَ	أَعُوذُ	بِ	اللّٰهِ	أَنْ	أَكُونَ	مِنَ
مذاق/ہنسی	کہا	میں پناہ مانگتا ہوں	ساتھ	اللہ کے	کہ	میں ہو جاؤں	میں/سے

(موسیٰؑ نے) کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں۔

الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا

الْجٰهِلِينَ	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّ	كَ	يُبَيِّنْ	لَنَا
جاہلوں سے	انہوں نے کہا	دعا کرو	ہمارے لیے	پروردگار	اپنے	وہ بیان کرے	ہمارے لیے

انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے التجا کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے

مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ

مَا	هِيَ	قَالَ	إِنَّ	هٗ	يَقُولُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا	فَارِضٌ
کیا ہے	وہ	کہا	تو بے شک	وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	بیل/گائے ہے	نہ	بوڑھی ہے

کہ وہ بیل کس طرح کا ہو۔ (موسیٰؑ نے) کہا پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو

افعال:۔ تَذْبَحُوا: ذبح کرو گے (مضارع جمع حاضر) ذَبَحَ، يَذْبَحُ۔ يَأْمُرُ: حکم دیتا ہے (مضارع)
اُدْعُ: دعا کرو۔ (امر واحد حاضر) دَعَا يَدْعُو۔ يُبَيِّنْ: بیان کرے (مضارع) ماضی بَيَّنَ
اسماء:۔ مَا هِيَ: کیسی ہے وہ ۔ فَارِضٌ: بوڑھی/بوڑھا۔
حروف:۔ أَنْ: یہ کہ ۔ لَا: نہیں۔ فِيْ: میں۔

Marfat.com

وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَ	لَا	بِكْرٌ	عَوَانٌ	بَيْنَ	ذٰلِكَ	فَ	افْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ
اور	نہ	جوان بچھڑے	درمیانہ جوانے	درمیان/بیچ بیچ	اسکے	پس	کرو	جو	تمہیں حکم دیا جاتا ہے

اور نہ بچھڑا، بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان)، ہو۔ سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ

قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	لَوْنُهَا
کہا انہوں نے/بولے	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے پروردگار سے	بیان کر دے	ہمارے لیے	کیا ہے	رنگ اسکا

انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجیے کہ ہم کو یہ بھی بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ

قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ
کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	بیشک وہ	بیل/گائے	زرد	خوب گہرا زرد

موسیٰؑ نے کہا پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں

لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

لَوْنُهَا	تَسُرُّ	النّٰظِرِيْنَ	قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اس کا رنگ	خوش کرتا ہے	دیکھنے والوں کو	کہا انہوں نے	دعا کرو	ہمارے لیے	پروردگار اپنے سے

(کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔ انہوں نے کہا اب کے پروردگار سے پھر درخواست کیجیے

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ

يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشَابَهَ	عَلَيْنَا
بیان کر دے	ہمارے لیے	کیا/کیسی ہے	وہ	بیشک	وہ گائے/بیل	مشتبہ ہو گئی	ہم پر

کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ

افعال: افْعَلُوْا: تم کرو (جمع امر حاضر) فَعَلَ، يَفْعَلُ۔ تُؤْمَرُوْنَ: تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (مضارع مجہول)
تَسُرُّ: خوش کرتی ہے (مضارع واحد مؤنث غائب) سَرَّ، يَسُرُّ۔ تَشَابَهَ: شبہ پڑا۔ (ماضی)
اسماء: بِكْرٌ: جوان۔ عَوَانٌ: میانہ سال۔ بَيْنَ: درمیان۔ مَا: جو، جس کا۔ لَوْنٌ: رنگ۔
صَفْرَآءُ: زرد۔ فَاقِعٌ: گہرا زرد۔

Marfat.com

وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ إِنَّهٗ

وَ	إِنَّا	إِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَمُهْتَدُوْنَ	قَالَ	إِنَّهٗ
اور	بلاشبہ	اگر	چاہا	اللہ نے	ضرور پتہ پائیں گے	(موسیٰؑ نے) کہا	کہ وہ

معلوم ہوتے ہیں (پھر) خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی موسیٰؑ نے کہا کہ خدا فرماتا

يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا

يَقُوْلُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا	ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْأَرْضَ	وَ	لَا
فرماتا ہے	کہ وہ	بیل (گائے) ہے	نہ (تو)	جوتی ہوئی ہو محنت کرنے والی	ہل جوتتی	زمین میں	اور	نہ

ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو۔ نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو۔

تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا

تَسْقِيْ	الْحَرْثَ	مُسَلَّمَةٌ	لَا	شِيَةَ	فِيْهَا	قَالُوْا
سیراب کرتی ہے	کھیتی	صحیح سالم (بے عیب)	نہ	کوئی داغ	اس میں	کہنے لگے

اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو۔ کہنے لگے

الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا

الْئٰنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ	فَذَبَحُوْ	هَا	وَ	مَا	كَادُوْا
اب	تو لایا	ٹھیک بات	پھر ذبح کیا انھوں نے	اسے	اور	نہ	لگتے تھے

اب تم نے سب باتیں درست بنا دیں۔ غرض (بڑی) مشکل سے (انھوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا

يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا

يَفْعَلُوْنَ	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ	نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيْهَا
وہ ایسا کرتے	اور	جب	تم نے مار ڈالا	ایک شخص کو	پس اختلاف کیا تم نے (ایک دوسرے پر الزام لگاتے)	اس میں

کرنے والے تھے نہیں۔ اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے لگے۔

افعال:۔ تَسْقِيْ: پانی دیتی ہے سیراب کرتی ہے (مضارع واحد مونث غائب) سَقٰی، یَسْقِیْ۔
جِئْتَ: تو لایا (ماضی واحد حاضر) جَآءَ، یَجِیْءُ۔ کَادُوْا: نزدیک تھے۔ کَادَ، یَکَادُ۔
قَتَلْتُمْ: تم نے قتل کیا (ماضی حاضر جمع) قَتَلَ، یَقْتُلُ۔

اسماء:۔ مُهْتَدُوْنَ: ہدایت پانیوالے (اسم فاعل)، ذَلُوْلٌ: جوتی ہوئی۔ اَلْحَرْثَ: کھیتی۔
اَلْئٰنَ: اب۔ نَفْسًا: ایک آدمی۔

Marfat.com

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا

وَ	اللّٰهُ	مُخْرِجٌ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	فَ	قُلْنَا
اور	اللہ	ظاہر کرنیوالا تھا	جو	تم تھے	چھپاتے	پس/پھر	کہا ہم نے

لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا ۔ تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا

اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى

اِضْرِبُوْهُ	بِ	بَعْض	هَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى
مارو اس کو	سے	ایک ٹکڑے	اس سے	اسی طرح	زندہ کرتا ہے	اللہ	مردوں کو

کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو ۔ اسی طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے ۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ

وَ	يُرِي	كُمْ	اٰيٰت	هٖ	لَعَلَّ	كُمْ	تَعْقِلُوْنَ	ثُمَّ	قَسَتْ
اور	دکھاتا ہے	تمہیں	نشانیاں	اپنی	تاکہ	تم	عقل سے کام لو	پھر	سخت ہوگئے

اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے ۔ تاکہ تم سمجھو ۔ پھر اس کے بعد

قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

قُلُوْب	كُمْ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَ	هِيَ	كَالْحِجَارَةِ
دل	تمہارے	سے	بعد	اس کے	پس	وہ	جیسے پتھر ہوں

تمہارے دل سخت ہوگئے ۔ گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے

اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا

اَوْ	اَشَدُّ	قَسْوَةً	وَ	اِنَّ	مِنَ	الْحِجَارَةِ	لَمَا
یا	اس سے بھی زیادہ	سخت	اور	بیشک	سے	پتھروں ہیں	وہ (بھی) ہے

بھی زیادہ سخت ۔ اور پتھر تو بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے

۵ بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ہونا جو احکام الٰہی میں سب سے بڑا جرم ہے ۔

۵ یہودیوں کی قلبی اور اخلاقی حالت کا اس حد تک گر جانا جہاں عبرت پذیری اور توبہ کی استعداد بالکل معدوم ہو جاتی ہے ۔ اور آدمی اس کیفیت پر قانع اور مطمئن ہو کر رہ جاتا ہے ۔ اور اس کے اصلاح احوال کے بہتر ہونے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی ۔

آیت ۷۲ تا ۷۴

افعال : تَكْتُمُوْنَ : چھپاتے تھے (مضارع جمع حاضر) كُنْتُمْ يَكْتُمُ ۔ اِضْرِبُوْا : مارو (امر حاضر) ضَرَبَ، يَضْرِبُ ۔ يُحْيِ : زندہ کرتا ہے (مضارع) يُرِيْكُمْ : دکھاتا ہے تم کو ۔ اَرٰى يُرِيْ ۔ تَعْقِلُوْنَ : تم عقل رکھتے (مضارع جمع حاضر) عَقَلَ، يَعْقِلُ ۔ قَسَتْ : سخت ہو گئی (ماضی واحد مونث) قَسَا، يَقْسُوْ

اسماء : مُخْرِجٌ : خارج / ظاہر کرنے والا ۔ بِبَعْضِهَا : اس کا ایک حصہ ۔ الْمَوْتٰى : مردے ۔ اٰيٰتِ : نشانیاں
قُلُوْبُ : جمع قلب : دل ۔ اَشَدُّ قَسْوَةً : سختی میں بہت شدید ۔

Marfat.com

يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ ۭ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ

يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْأَنْهٰرُ	وَ	إِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَشَّقَّقُ
پھوٹ نکلتے ہیں	ان سے	نہریں / دریا	اور	بیشک	ان میں سے	وہ بھی ہے / البتہ جو	پھٹ جاتا ہے

پھوٹ نکلتے ہیں ۔ اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں

فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۭ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ

فَ	يَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	إِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَهْبِطُ
پس	نکلتا ہے	اسمیں سے	پانی	اور	بیشک	اسمیں سے	البتہ جو / وہ بھی ہے	گر پڑتا ہے

سے پانی نکلنے لگتا ہے ۔ اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے

مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا

مِنْ	خَشْيَةِ	اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغٰفِلٍ	عَمَّا
سے	خوف	اللہ کے	اور	نہیں	اللہ	بے خبر / غافل	اس سے جو

گر پڑتے ہیں ۔ اور خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں ہے ۔

تَعْمَلُوْنَ ۝۷۴ أَفَتَطْمَعُوْنَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ

تَعْمَلُوْنَ	أَفَتَطْمَعُوْنَ	أَنْ	يُّؤْمِنُوْ	لَكُمْ
تم عمل کرتے ہو	کیا پھر طمع رکھتے ہو	یہ کہ	ایمان لائیں گے	تم پر

(مومنو!) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے (دین کے)

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ

وَ	قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ
اور	یقیناً	تھا / وہ گزرا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	کہ سنتے تھے	کلام

قائل ہو جائیں گے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے

۵ بنی اسرائیل کے گزشتہ ایام کے حالات و وقائع کے بعد ان کی موجودہ عملی اور اعتقادی گمراہیوں کی تفصیل ۔

۱ ۔ پہلی گمراہی تو یہ ہے کہ ان میں کتاب اللہ کا نہ تو سچا علم باقی رہا اور نہ سچا عمل ۔ اگر علم تھا بھی تو اسمیں تحریف کرتے ہیں ۔

۲ ۔ ان میں منافقت پیدا ہوگئی ہے ۔ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں اور جب دوسروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ اللہ نے علم دیا ہے وہ مسلمانوں پر ظاہر نہ ہونے دیں ۔

۳ ۔ ان کے علماء حق فروش ہیں اور عوام کے پاس "ضعیف الاعتقادی" کی آرزوؤں اور جہالت کے نظریات کے سوا کچھ نہیں ۔

۵۹

(باقی آئندہ صفحہ پر)

افعال: يَتَفَجَّرُ : پھوٹ نکلتا ہے ۔ (مضارع) ماضی تَفَجَّرَ ۔ يَشَّقَّقُ : پھٹ جاتا ہے ۔ ماضی اِشَّقَّقَ ۔
يَخْرُجُ : خارج ہوتا ہے ۔ يَهْبِطُ : وہ گرتا ہے ۔ (مضارع) تَطْمَعُوْنَ : طمع کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) طَمِعَ ، يَطْمَعُ ۔ قَدْ كَانَ : بے شک تھا ۔ (كَانَ ۔ يَكُوْنُ)

اسماء: مِمَّا (مِنْ + مَا) اس سے ۔ لَمَا : ایسے بھی ہیں ۔ خَشْيَةِ : ڈر ۔ عَمَّا (عَنْ + مَا) اس سے ۔

Marfat.com

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ

اللّٰهِ	ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَ	هٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ
اللہ کا	پھر	بدل دیتے/تحریف کرتے	اسکو	سے	بعد	اسکے کہ	وہ سمجھ لینے اس کو

سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَ	لَقُوْا	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	وہ	جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے	جو ایمان لائے

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ
کہتے ہیں	ہم بھی ایمان لائے	اور	جب	تنہا/تخلیے میں ہوتے ہیں	کوئی انکا	پاس	کسی کے/بعض کے

اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

قَالُوْا	اَتُحَدِّثُوْنَ	هُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
کہتے ہیں	کیا تم کہتے ہو	ان سے	ساتھ اسکے جو	کھولا	اللہ نے	تم پر

جو بات خدا نے تم پر ظاہر فرمائی ہے۔ وہ تم ان کو اس لیے بتائے

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

لِ	يُحَاجُّوْ	كُمْ	بِهٖ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	اَ	فَلَا	تَعْقِلُوْنَ
تاکہ	وہ حجت لائیں	تم پر	اس سے	نزدیک/پاس	تمہارے رب کی	کیا	پس نہیں	تم عقل رکھتے

دیتے ہو کہ (قیامت کے دن) اسی کے حوالے سے تمہارے پروردگار کے سامنے تمکو الزام دیں۔ کیا تم سمجھتے نہیں

افعال:۔ عَقَلُوْا: انہوں نے سمجھ لیا۔ (ماضی جمع غائب) عَقَلَ يَعْقِلُ۔ خَلَا: اکیلا تنہا (ماضی)
تُحَدِّثُوْنَ: تم باتیں کرتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر) حَدَّثَ يُحَدِّثُ۔ يُحَاجُّوْا: بحث کریں (جمع امر حاضر)
حَاجَّ، يُحَاجُّ
اَسماء:۔ كَلَامَ اللّٰهِ: اللہ کا کلام (مرکب اضافی)

Marfat.com

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

أ	وَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	أَنَّ	اللهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
کیا	اور	نہیں	جانتے	بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو کچھ

کیا لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں خدا اسکو

يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ

يُعْلِنُوْنَ	وَ	مِنْ	هُمْ	اُمِّيُّوْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ
علان/ظاہر کرتے ہیں	اور	سے	انہیں	ان پڑھ ہیں	نہیں	جانتے	کتاب کو

(سب) معلوم ہے۔ اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا (خدا کی) کتاب

إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ

اِلَّا	اَمَانِيَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ	فَ	وَيْلٌ
سوائے/بجز	آرزوئیں	اور	بیشک/نہیں	وہ	مگر	جھوٹے خیال رکھنے/گمان کرنے	سو	افسوس ہے/تباہی

سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ تو ان لوگوں پر افسوس ہے۔

لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ

لِلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِ	اَيْدِيْ	هِمْ	ثُمَّ
ان لوگوں کی	لکھتے ہیں	کتاب	ساتھ	ہاتھوں	اپنے	پھر

جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں

يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ

يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ	عِنْدِ	اللهِ	لِ	يَشْتَرُوْا	بِهٖ
کہتے ہیں	یہ	سے	طرف/پاس	اللہ کے	تاکہ	خریدیں	اس سے

کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے۔ تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت

(صفحہ ۵۸ سے آگے)

۴۔ یہودی علماء کی یہ گمراہی کہ اللہ کے احکام پر اپنی آراء اور خواہشوں کو ترجیح دیتے اور اپنی دانست میں گھڑے ہوئے مسائل کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل قرار دیتے ہیں۔

۵۔ یہودیوں کی یہ گمراہی تھی کہ وہ اپنے آپ کو نجات یافتہ امت سمجھتے تھے۔ یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں۔ ہم ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے۔ جنت اور دوزخ کا دارومدار ایمان اور عملِ صالح پر ہے۔ جس انسان نے اچھے عمل کیے اس کے لیے نجات ہے۔ اور جس نے برے عمل کیے اس کے لیے سزا ہے۔

(آیت ۸۲ تا رکوع ۸)

افعال:۔ يُسِرُّوْنَ : وہ چھپاتے ہیں (مضارع جمع غائب) اَسَرَّ يُسِرُّ۔ يَظُنُّوْنَ : وہ ظن کرتے ہیں/گمان کرتے ہیں۔ (مضارع جمع غائب) ظَنَّ يَظُنُّ۔ يَكْتُبُوْنَ : وہ لکھتے ہیں (مضارع جمع غائب) كَتَبَ يَكْتُبُ۔
يَشْتَرُوْا : وہ خریدیں (امر جمع غائب) اِشْتَرٰى يَشْتَرِيْ

اسماء:۔ اَمَانِيُّ : آرزوئیں۔ وَيْلٌ : افسوس۔ تباہی۔ اَيْدِيْ : ہاتھوں۔

Marfat.com

ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ

ثَمَنًا	قَلِيلًا	فَ	وَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	كَتَبَتْ	أَيْدِيهِمْ
مول/قیمت	قلیل	پس	تباہی/افسوس	ان کیلیے	اس سے	لکھا	ان کے ہاتھوں نے

(یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں۔ ان پہ افسوس ہے اس لیے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ

وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن

وَ	وَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	يَكْسِبُونَ	وَ	قَالُوا	لَنْ
اور	افسوس ہے	ان پہ	اس سے	کمایا انہوں نے	اور	کہا انہوں نے	ہرگز نہیں

سے لکھتے ہیں اور پھر، ان پہ افسوس ہے اس لیے کہ ایسے کام کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ

تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ

تَمَسَّنَا	النَّارُ	إِلَّا	أَيَّامًا	مَعْدُودَةً	قُلْ
مس/چھوئے گی ہمیں	آگ	سوائے	ایام/دنوں کے	چند / گنے ہوئے	فرما دیجیے۔

(دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو کیا

أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ

أَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ	اللَّهِ	عَهْدًا	فَ	لَنْ	يُخْلِفَ	اللَّهُ
کیا تم لے چکے ہو	نزدیک سے	اللہ	عہد	کہ	نہیں/ہرگز	خلاف کرے گا	اللہ

تم نے خدا سے اقرار لے رکھا ہے کہ خدا اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔

عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾

عَهْدَهُ	أَمْ	تَقُولُونَ	عَلَى	اللَّهِ	مَا	لَا	تَعْلَمُونَ
اپنے عہد کو	یا	کہتے ہو تم	پر	اللہ	وہ جو	نہیں	جانتے / علم رکھتے تم

(نہیں) بلکہ تم خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں۔

افعال:۔ یَکْسِبُوْنَ: کماتے ہیں (مضارع جمع غائب) کَسَبَ یَکْسِبُ۔ لَنْ تَمَسَّنَا: ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں۔ (واحد مؤنث مضارع نفی) مَسَّ یَمَسُّ۔ اَتَّخَذْتُمْ: کیا تم نے اختیار کیا (ماضی)، یَتَّخِذُ۔ لَنْ یُّخْلِفَ: ہرگز خلاف نہ کرے گا۔ (واحد غائب مضارع نفی)، اَخْلَفَ یُخْلِفُ

اسماء:۔ ثَمَنًا: قیمت۔ قَلِیْلٌ: تھوڑی۔ مَعْدُوْدَۃً: گنے ہوئے۔ عَہْدَہٗ: اسکا عہد۔ عِنْدَ: نزدیک۔

حروف:۔ اِلَّا: سوائے۔ ثُمَّ: پھر۔ اَمْ: یا۔

Marfat.com

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ

بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ	سَيِّئَةً	وَ	اَحَاطَتْ	بِهٖ
کیوں نہیں/ہاں	جس نے/جو	کمایا	بدی/کوئی برائی	اور	گھیرے رکھا/احاطہ کیا	اس کا

ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اس کو گھیر لیں تو ایسے

خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

خَطِيْٓئَتُهٗ	فَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا
اسکے گناہ/اسکی خطاؤں نے	سو	یہی/وہی لوگ	رہنے والے اصحاب	دوزخ	وہ/وہی	اسی ہیں

لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس ہیں

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خٰلِدُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
ہمیشہ رہیں گے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک/اچھے کام

رہیں گے۔ اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
یہی/وہی لوگ	اہل/اصحاب/رہنے والے	جنت ہیں	وہ	اسی ہیں	ہمیشہ رہنے والے

وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمیشہ اس ہیں (عیش کرتے) رہیں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	بَنِيْ	اِسْرَآءِيْلَ	لَا	تَعْبُدُوْنَ
اور	جب	لیا ہم نے	پکا عہد	بیٹے/اولاد	اسرائیل	نہ	عبادت کرو

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت

افعال:- كَسَبَ: کمائی کی۔ مضارع يَكْسِبُ۔ اَحَاطَتْ: احاطہ کر لیا (ماضی واحد مونث غائب)، اَحَاطَ يُحِيْطُ
اَخَذْنَا: ہم نے پکڑ لیا (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ يَاْخُذُ۔ لَا تَعْبُدُوْنَ: تم نہ عبادت کرو (منفی مضارع جمع حاضر)
اسماء:- سَيِّئَةٌ: بدی۔ خَطِيْٓئَتُهٗ: جمع خطایا: قصور۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے۔
الصّٰلِحٰتِ: نیک۔ مِيْثَاقٌ: پختہ عہد۔
حروف:- بَلٰى: ہاں۔ اِلَّا: مگر۔

Marfat.com

إِلَّا اللّٰهَ ۚ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى

إِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِ	الْوَالِدَيْنِ	إِحْسَانًا	وَ	ذِي الْقُرْبٰى
مگر	اللہ	اور	ساتھ	والدین کے	احسان کرو	اور	قرابت داروں کے

نہ کرنا۔ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	قُوْلُوْا	لِلنَّاسِ	حُسْنًا
اور	یتیموں	اور	مساکین سے بھی	اور	بات کرو	لوگوں سے	نیکی کی

یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔

وَّأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

وَ	أَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ
اور	قائم کرو	نماز کو	اور	دو	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے (عہد سے)

اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ تو چند شخصوں کے

إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَإِذْ

إِلَّا	قَلِيْلًا	مِنْكُمْ	وَ	أَنْتُمْ	مُعْرِضُوْنَ	وَ	إِذْ
مگر/سوائے	قلیل/تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	پھرنے والے/روگردان	اور	جب

سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر پھر بیٹھے۔ اور جب

أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

أَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا	تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَ	كُمْ
لیا ہم نے	پختہ عہد تم سے	نہ	بہاؤ گے	خون	آپس میں اپنے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا۔

بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا گیا تاکہ نسلِ انسانی کی نجات کا ذریعہ بنے۔ وہ عہد کیا تھا
١- اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔
٢- والدین سے حسن سلوک کیا جائے۔
٣- اپنے قریبی عزیزوں سے حسنِ سلوک کرنا۔
٤- یتیموں کی نگہبانی کرنا۔
٥- مساکین سے نیکی اور ہمدردی کرنا۔
٦- عام انسانوں سے (اچھی بات، شیریں گفتگو کرنا جس میں امیر و غریب بلا امتیاز رنگ و نسل مذہب و قوم ہر ایک سے اخلاق سے پیش آنا۔
٧- نماز قائم کرنا۔
٨- زکوٰۃ دینا۔
لیکن انہوں نے اس عہد کی پاسداری نہ کی۔ چند کے سوا باقی نے عہد شکنی کی۔ (آیت ٨٣)

افعال:- قُوْلُوْا: بات کرو، کہو۔ (امر حاضر جمع) قَالَ، يَقُوْلُ۔ تَوَلَّيْتُمْ: پھر گئے تم۔ (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى
لَا تَسْفِكُوْنَ: تم نہ بہاؤ گے (مضارع) سَفَكَ يَسْفِكُ۔
اسماء:- ذِي الْقُرْبٰى: رشتہ دار۔ حُسْنًا: نیکی۔ مِنْكُمْ: تم میں سے۔ دِمَآءَ: خون۔
مُعْرِضُوْنَ: پھرنے والے (اسم فاعل)

Marfat.com

وَلَا تُخْرِجُوْنَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ ثُمَّ

ثُمَّ	دِيٰرِكُمْ	مِنْ	اَنْفُسَكُمْ	تُخْرِجُوْنَ	لَا	وَ
پھر	گھروں اپنے	سے	اپنوں کو (اہم قوم کو)	نکالو گے	نہ	اور

اور اپنے کو ان کے وطن سے نہ نکالنا۔ تم نے

أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ

اَنْتُمْ	ثُمَّ	تَشْهَدُوْنَ	اَنْتُمْ	وَ	اَقْرَرْتُمْ
تم (ہی)	پھر	شاہد ہو/گواہی دیتے ہو	تم ہی	اور	اقرار کیا تم نے

اقرار کر لیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو

هٰؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

فَرِيْقًا	تُخْرِجُوْنَ	وَ	اَنْفُسَكُمْ	تَقْتُلُوْنَ	هٰؤُلَآءِ
ایک فریق کو	نکالتے ہو تم	اور	اپنوں کو	قتل کرتے ہو	وہی/ایسے لوگ ہو

کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر گناہ

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيٰرِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ

الْاِثْمِ	بِ	عَلَيْهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	دِيٰرِهِمْ	مِنْ	مِنْكُمْ
گناہ	ساتھ	ان پر	مظاہرہ کرتے ہو/جتھے بندیاں کرنا	گھروں ان کے	سے	اپنے میں سے

اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو۔

وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَّأْتُوْكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

تُفٰدُوْهُمْ	اُسٰرٰى	يَاْتُوْكُمْ	اِنْ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ
فدیہ دے کر چھڑاتے ہو ان کو	اسیر/قیدی ہو کر	وہ آئیں تمہارے پاس	اگر	اور	تعدی/زیادتی کیساتھ	اور

اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو بدلہ دے کر انہیں چھڑا بھی

۞ عہد شکنی کی ایک اور مثال۔
١۔ اللہ نے پھر یہ بھی عہد لیا۔ کہ ایک دوسرے کا خون نہ بہاؤ گے۔
٢۔ اپنے لوگوں کو جلاوطن نہ کرو گے لیکن بنی اسرائیل نے اس کی بھی خلاف ورزی کی۔
جب دینداری کی روح مفقود ہو جاتی ہے تو دینداری کی نمائش رہ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام پر تو کوئی توجہ نہیں رہتی، بلکہ دینداری کی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو نمائش اور ریاکاری کا ذریعہ ہیں جن کے کرنے میں کچھ چھوڑنا یا کھونا نہیں پڑتا بہت توجہ دی جاتی ہے۔
علماء یہود انہی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ اور عام لوگ بھی حق پرستی کی جگہ نفسانی خواہشات کے تابع ہو کر رہ گئے۔

افعال:۔ تُخْرِجُوْنَ: نکالو گے (مضارع جمع حاضر)، اَخْرَجَ يُخْرِجُ۔ تَقْتُلُوْنَ: تم قتل کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) قَتَلَ، يَقْتُلُ۔ تَظٰهَرُوْنَ: تم مدد دیتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر، تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ۔
يَاْتُوْا: وہ آتے ہیں (مضارع جمع غائب)، اَتٰى يَاْتِىْ۔ تُفٰدُوْنَ: تم فدیہ دیتے ہو۔ (مضارع جمع حاضر)

اسماء:۔ هٰؤُلَآءِ: اسم اشارہ۔ الْاِثْمُ: گناہ۔ اُسٰرٰى: قیدی۔ الْعُدْوَانِ: ظلم۔ تعدی۔

Marfat.com

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ

وَ	هُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَ	فَتُؤْمِنُوْنَ
اور	وہ	حرام ہے	تم پر	نکالنا ان کا	کیا	پس ایمان لاتے ہو تم

لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام تھا (یہ) کیا (بات ہے کہ) تم کتاب

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

بِ	بَعْضِ	الْكِتٰبِ	وَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	بَعْضٍ	فَ	مَا	جَزَآءُ
ساتھ	ایک حصہ	کتاب کے	اور	انکار کرتے ہو	ساتھ	ایک حصے کے	پس	کیا	سزا ہے

(خدا) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو۔ تو جو تم میں سے

٥ کتاب اللہ کے بعض حصوں پر ایمان اور بعض سے انکار۔
٥ ہوائے نفس کی خاطر انبیاء کی تکذیب کرتے اور قتلِ انبیاء کے مرتکب ہوتے۔

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ

مَنْ	يَفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ	فِي	الْحَيٰوةِ
جو (لوگ)	وہ کریں	یہ	تم سے	مگر، سوائے	رسوائی ہے	میں	زندگی

سے ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا

الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ

الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰى	اَشَدِّ	الْعَذَابِ
دنیا کی	اور	دن	قیامت کے	پھیر دیے جائیں گے	طرف	سخت ترین	عذاب کے

کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیے جائیں

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَنْ	مَا	تَعْمَلُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
اور	نہیں	اللہ	بے خبر	سے	اس	تم کرتے ہو، کر رہے ہو	یہی وہ لوگ	جنہوں نے

اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے غافل نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔

افعال:۔ يَفْعَلُ: وہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب)، يُرَدُّوْنَ: وہ لوٹائے جاتے ہیں (مضارع مجہول)، رَدَّ يَرُدُّ
تَعْمَلُوْنَ: تم کرتے ہو (مضارع جمع حاضر)

اسماء:۔ مُحَرَّمٌ: حرام کیا ہوا۔ (اسمِ مفعول)، ذٰلِكَ: وہ (اسمِ اشارہ)۔ خِزْيٌ: رسوائی۔
اَشَدِّ الْعَذَابِ: سخت عذاب۔

Marfat.com

اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ

اشْتَرَوُا	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا	بِ	الْاٰخِرَةِ	فَ	لَا	يُخَفَّفُ
خرید لی	زندگی	دنیا کی	ساتھ	آخرت کے	پس	نہیں	تخفیف کیا جائیگا / ہلکا کیا جائے گا

جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی سو نہ تو ان سے

ع ٤ / ١٠ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ

عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	لَقَدْ
ان سے	عذاب	اور	نہ	وہ	مدد کی جائے گی ان کی	اور	یقیناً

عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا۔ اور نہ ان کو (اور طرح کی) مدد ملے گی۔ اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا	مِنْ	بَعْدِ	هٖ
دی ہم نے	موسیٰؑ	کتاب	اور	پے در پے بھیجے ہم نے	سے	بعد	اس کے

موسیٰؑ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے۔

بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسٰى	ابْنَ	مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ
رسول	اور	دی ہم نے	عیسیٰؑ	بیٹے	مریم کو	روشن نشانیاں / معجزے صاف

اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

وَ	اَيَّدْنَا	هُ	بِرُوْحِ	الْقُدُسِ	اَ	فَ	كُلَّمَا	جَآءَ	كُمْ
اور	مدد کی ہم نے	اس کی	ساتھ روح کے	پاکیزہ / صاف	کیا	پس	جب بھی	آیا	تمہارے پاس

روح القدس (یعنی جبرئیل) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر

افعال: ۔ اشْتَرَوْا : انہوں نے خریدا۔ (ماضی جمع غائب)، يُخَفَّفُ : ہلکا کیا جائے گا (مضارع مجہول)

قَفَّيْنَا : ہم نے پیچھے بھیجا۔ (ماضی جمع متکلم)، اَيَّدْنَا : ہم نے تائید کی (ماضی جمع متکلم)

اسماء: ۔ الْبَيِّنٰتِ : روشن نشانیاں۔

Marfat.com

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

رَسُوْلٌ	بِمَا	لَا	تَهْوٰى	اَنْفُسُكُمْ	اِسْتَكْبَرْتُمْ
رسول	اس چیز کے ساتھ	نہیں	چاہتے	دل تمہارے	تم نے تکبر کیا / سرکشی کی

تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جنکو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے۔

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا

فَ	فَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	قَالُوْا
پس	ایک گروہ	جھٹلایا تم نے	اور	ایک فریق کو	قتل کرتے رہے تم	اور	کہا انہوں نے

اور ایک گروہ (انبیاءؑ) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔ اور کہتے ہیں۔

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا

قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	لَعَنَهُمْ	اللّٰهُ	بِكُفْرِ	هِمْ	فَقَلِيْلًا
دل ہمارے	غلاف / محفوظ ہیں	(نہیں) بلکہ	لعنت کی ہے ان پر	اللہ	کفر کی وجہ سے	انکے	پس بہت کم

ہمارے دل پردے میں ہیں (نہیں) بلکہ خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے۔

مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ

مَا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَاۗءَهُمْ	كِتَابٌ	مِنْ	عِنْدِ
جو	ایمان لاتے ہیں وہ	اور	جب	آتی ہے انکے پاس	کتاب	سے	پاس

پس یہ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں۔ اور جب خدا کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِمَا	مَعَهُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ	قَبْلُ
اللہ کے	تصدیق کرنے والی	اس چیز کے لیے	ساتھ / پاس انکے	اور	یہ تھے	سے	پہلے

جو ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر

٥ بنی اسرائیل ہمیشہ کی طرح سچائی کے منکر اور معاند رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی انکار اور بغض میں سرگرم ہیں۔ قبولیت حق اور تقلید کے جمود میں واضح فرق ہے۔ علماء یہود ایسے ہی جمود میں مبتلا تھے اور اسے اعتقاد کی خوبی اور پختگی سمجھ کر اس پر فخر کرتے تھے۔

٥ خیالات کی ایسی پختگی میں کوئی خوبی نہیں کہ ہم دوسروں کی سچی بات بھی سننے کے لیے تیار نہ ہوں۔

افعال :۔ لَا تَهْوٰى : نہیں چاہتے ہیں (مضارع منفی واحد مونث) هَوِيَ يَهْوٰى ۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ : تم نے تکبر کیا (ماضی جمع حاضر) اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ ۔ كَذَّبْتُمْ : جھٹلایا تم نے (ماضی جمع حاضر)۔ لَعَنَ : لعنت کی (ماضی)۔

اسماء :۔ اَنْفُسُكُمْ : تمہارے نفس۔ غُلْفٌ : غلاف۔ مُصَدِّقٌ : تصدیق کرنے والا۔

Marfat.com

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلٰى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَمَّا	جَآءَ	هُمْ
فتح کی دعائیں مانگتے تھے	پر	ان لوگوں	منکر ہیں	پس جب	آئی	ان کے پاس

فتح مانگا کرتے تھے۔ تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے۔

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (٨٩)

مَا	عَرَفُوْا	كَفَرُوْا	بِهٖ	فَ	لَعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلٰى	اَلْكٰفِرِيْنَ
جو/جس کا	پہچان لیا	انکار کیا انہوں نے	اس سے	پس	لعنت کی	اللہ نے	پر	کافروں/انکار کرنیوالے

جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے۔ پس کافروں پر خدا کی لعنت۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ

بِئْسَمَا	اِشْتَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَآ
بری چیز ہے وہ	بیچ ڈالا انہوں نے	بدلے اسکے	جانوں اپنی کو	یہ کہ	کفر کریں	اس چیز سے جو

جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تئیں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ

اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْيًا	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِ	هٖ
نازل کی/اتاری	اللہ نے	ضد/بغاوت	یہ کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	سے	فضل	اپنے

کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ

عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ	عِبَادِهٖ	فَ	بَآءُوْا	بِغَضَبٍ
پر	جس	چاہتا ہے	سے	بندوں اپنے	پس	انہوں نے کمایا	غضب/غصہ

خدا کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ (اس کے) غضب بالائے غضب ہیں

٥ قبول حق میں سب سے بڑا مانع نسلی یا جماعتی یا شخصی حسد ہے۔

٥ بالعموم مذاہب یا گروہ بندی کی عالمگیر گمراہی یہ ہے کہ جب ان کو دین حق کی بنیادی تعلیمات پر اتفاق و اتحاد کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہمارے پاس ہمارا دین یا طریقہ موجود ہے ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ جس دین یا طریقہ کو اپنا دین کہتے ہیں کیا اس پر وہ عمل کر رہے ہیں؟

قرآن کہتا ہے کہ دین سب کے لیے ایک ہی ہے اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ وہ دین نیا نہیں بلکہ اسی دین کو جس کا ہر گروہ اقرار کرتا ہے اس کے سچے اعتقاد اور عمل پیدا کرنے کیطرف دعوت ہے۔

(آیات ٨٩ - ٩١)

افعال:- يَسْتَفْتِحُوْنَ: فتح مانگتے تھے (ماضی استمراری) اِسْتَفْتَحَ يَسْتَفْتِحُ۔ عَرَفُوْا: انہوں نے پہچان لیا۔ (ماضی جمع غائب) عَرَفَ يَعْرِفُ۔ بِئْسَ: برا ہے (افعال ذم) اَنْ يُّنَزِّلَ: کہ نازل کرتا ہے (مضارع منصوب) يَشَآءُ: چاہتا ہے (مضارع)۔ بَآءُوْا: وہ مستحق ہوئے (ماضی جمع غائب) بَآءَ، يَبُوْءُ۔

اسماء:- فَلَمَّا: (فَ + لَمَّا) پس جب۔ لَمَّا: جب۔ مَا: جو۔ بَغْيًا: بغاوت کی وجہ۔ ضد۔

Marfat.com

عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

مُهِيْنٌ	عَذَابٌ	اَلْكٰفِرِيْنَ	لِ	وَ	غَضَبٍ	عَلٰى
رسوا کرنے والا	عذاب ہے	کافروں کے	لیے	اور	غصے	پر

مبتلا ہو گئے اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

قَالُوْا	اللّٰهُ	اَنْزَلَ	بِمَا	اٰمِنُوْا	لَهُمْ	قِيْلَ	اِذَا	وَ
کہتے ہیں	اللہ نے	نازل کیا	اس پر جو	ایمان لاؤ	ان کو	کہا جائے	جب	اور

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ

وَرَآءَهٗ	بِمَا	يَكْفُرُوْنَ	وَ	عَلَيْنَا	اُنْزِلَ	بِمَا	نُؤْمِنُ
سوا اس کے	اس چیز پر	انکار کرتے ہیں	اور	ہم پر	اتارا گیا	اس چیز پر	ہم ایمان لائینگے

مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ کہ اسکے سوا

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ

فَلِمَ	قُلْ	معهم	لِمَا	مُصَدِّقًا	الْحَقُّ	هُوَ	وَ
پس کیوں	کہہ دو	پاس ہے انکے	اسکو جو	تصدیق کرنیوالی ہے	حق ہے	وہ	اور

اور (کتاب) کو نہیں مانتے۔ حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اسکی

تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	قبل	مِنْ	اللّٰهِ	اَنْبِيَاءَ	تَقْتُلُوْنَ
تھے تم	اگر	پہلے	سے	اللہ	انبیاء کو	تم قتل کرتے رہے

بھی تصدیق کرتی ہے (ان سے) کہہ دو، اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے تھے

افعال:۔ اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے (ماضی مجہول) نُؤْمِنُ: ہم ایمان لاتے ہیں (مضارع جمع متکلم)
تَقْتُلُوْنَ: تم قتل کرتے ہو (مضارع جمع حاضر)

اسماء:۔ مُهِيْنٌ: رسوا کرنے والا ۔ وَرَآءَ: سوا۔

Marfat.com

مُؤْمِنِينَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ

مُؤْمِنِيْنَ	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ	مُوْسٰى	بِالْبَيِّنَاتِ
ایمان دار/مومن	اور	البتہ تحقیق	آیا تمہارے پاس	موسیٰؑ	ساتھ روشن نشانیوں کے

اور موسیٰؑ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ

ثُمَّ	اتَّخَذْتُمْ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِهٖ	وَ	اَنْتُمْ
پھر	(معبود) بنالیا تم نے	بچھڑے کو	سے	بعد اس کے	اور	تم

(کوہِ طور جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم (اپنے ہی حق میں) ظلم

ظٰلِمُونَ ﴿۹۲﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

ظٰلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا
ظلم کرنیوالے/ظالم تھے	اور	جب	لیا ہم نے	پختہ عہد تمہارا	اور	اونچا کیا/اٹھایا ہم نے

کرتے تھے۔ اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہِ طور کو

فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا

فَوْقَكُمْ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا	اٰتَيْنَا	كُمْ	بِقُوَّةٍ	وَ	اسْمَعُوْا
اوپر تمہارے	کوہِ طور کو	پکڑو	جو	دیا ہم نے	تم کو	مضبوطی سے	اور	سنو

تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو اور جو

قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ

قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	عَصَيْنَا	وَ	اُشْرِبُوْا	فِىْ	قُلُوْبِهِمْ
وہ بولے	سنا ہم نے	اور	نافرمانی کی ہم نے	اور	پلائی گئی/رچ بس گئی	میں	دلوں انکے

تمہیں حکم ہوتا ہے اس کو سنو تو وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا

افعال:۔ اِتَّخَذْتُمْ : تم نے اختیار کیا/بنالیا۔ اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ۔ اَخَذْنَا : ہم نے لیا۔ پکڑا (ماضی جمع متکلم)، اَخَذَ يَاْخُذُ۔ رَفَعْنَا : ہم نے بلند کیا (ماضی جمع متکلم)، رَفَعَ يَرْفَعُ۔ اِسْمَعُوْا : سنو (امر جمع حاضر) سَمِعَ يَسْمَعُ۔ عَصَيْنَا : نافرمانی کی ہم نے (ماضی جمع متکلم)، عَصٰى يَعْصِىْ۔

اسماء:۔ فَوْقَكُمْ : تمہارے اوپر۔

Marfat.com

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ

الْعِجْلَ	بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	يَأْمُرُ	كُمْ	بِهٖ
بچھڑے کو	اپنے کفر کے سبب	کہہ دے	بہت بری ہے وہ بات	حکم کرتا ہے	تم کو	اس کا

لیکن مانتے نہیں۔ اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ

اِيْمَانُكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	قُلْ	اِنْ	كَانَتْ
ایمان تمہارا	اگر	تم ہو	ایمان دار/مومن	فرما دے	اگر	ہے

(اے پیغمبرؐ ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے۔ کہہ دو کہ اگر آخرت

لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ

لَكُمُ	الدَّارُ	الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِنْ
تمہارے لیے	گھر	آخرت کا	ہاں/پاس	اللہ کے	تنہا/مخصوص	سے

کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے نہیں اور خدا کے نزدیک تمہارے ہی لیے مخصوص ہے۔

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

دُوْنِ	النَّاسِ	فَ	تَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سوائے/علاوہ	لوگوں کے	پس	تمنا کرو/آرزو	موت کی	اگر	تم ہو

تو اگر سچے ہو تو موت کی آرزو تو کرو۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

صٰدِقِيْنَ	وَ	لَنْ	يَّتَمَنَّوْهُ	اَبَدًا	بِمَا	قَدَّمَتْ
سچے	اور	ہرگز نہیں	تمنا کریں گے اس کی	کبھی	بسبب اس کے	آگے بھیجا ہے

لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں۔ یہ

٥ جن کے دل میں نجات اُخروی کا سچا اعتقاد ہے وہ موت سے کبھی نہیں ڈرتے اور دنیا کی زندگی کے پجاری بھی نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل میں دنیا پرستی اور اس کی زندگی کی حرص اتنی شدید ہے کہ ان سے کہا جائے کہ اگر تمہارا دین سچا ہے۔ اور آخرت کا گھر تمہارے لیے ہے تو بے خوف ہو کر موت کی تمنا کرو۔ (آیت ۹۴)

افعال:- يَأْمُرُكُمْ: حکم کرتا ہے تم کو۔ (مضارع)، كَانَتْ: وہ ہے (ماضی واحد مونث غائب)
تَمَنَّوْا: تمنا کرو (جمع امر حاضر) تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى۔ قَدَّمَتْ: آگے بھیجا ہے (ماضی مونث غائب)
قَدَّمَ يُقَدِّمُ۔

Marfat.com

أَيْدِيهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

أَيْدِيهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيمٌ	بِالظّٰلِمِينَ	وَ	لَتَجِدَنَّهُمْ
ہاتھوں نے انکے	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ان ظالموں کو/گنہگاروں کو	اور	ضرور پاؤ گے تم انکو

کبھی اس کی آرزو نہیں کریں گے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے ۔ بلکہ ان کو تم اور لوگوں

أَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِينَ

أَحْرَصَ	النَّاسِ	عَلٰى	حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ	الَّذِينَ
زیادہ حریص	سب لوگوں سے	پر	زندگی	اور	سے	ان لوگوں

سے زندگی کے کہیں حریص دیکھو گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی

أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ ۚ

أَشْرَكُوا	يَوَدُّ	أَحَدُهُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	أَلْفَ سَنَةٍ
مشرک/شرک کیا انہوں نے	چاہتا ہے	ہر ایک انمیں کا	کاش	عمر دیجائے	ہزار سال کی

ان میں ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے ۔

وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ

وَ	مَا	هُوَ	بِمُزَحْزِحِهِ	مِنَ	الْعَذَابِ	أَنْ	يُعَمَّرَ
اور	نہیں ہے	وہ	چھڑانے والی اسکو	سے	عذاب	یہ کہ	عمر دی جائے

مگر اتنی لمبی عمر اس کو مل بھی جائے تو اسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی اور جو کام یہ کرتے

وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ

وَ	اللّٰهُ	بَصِيرٌ	بِمَا	يَعْمَلُونَ	قُلْ	مَنْ	كَانَ
اور	اللہ	دیکھتا ہے	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	کہہ دو/فرما دیجئے/کہو	جو	ہے/ہو

ہیں خدا ان کو دیکھ رہا ہے ۔ کہہ دو کہ جو شخص جبرائیل ؑ کا دشمن ہو۔

لیکن یہ لوگ موت کی تمنا کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جو ذخیرہ جمع کیا ہے وہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے کیونکہ یہ لوگ زندگی کی سب سے زیادہ حرص رکھنے والے ہیں ۔ حالانکہ یہ اگر ایک ہزار برس بھی زندہ رہیں تو عذاب آخرت سے نہیں بچ سکتے ۔ (آیت ۹۵-۹۶)

افعال :- لَتَجِدَنَّ : البتہ ضرور پاؤ گے (مضارع) وَجَدَ يَجِدُ ۔ أَشْرَكُوا : انہوں نے شرک کیا (ماضی جمع غائب) أَشْرَكَ، يُشْرِكُ ۔ يُعَمَّرُ : عمر دیا جائے (مضارع مجہول)، عَمَّرَ يُعَمِّرُ ۔

اسماء :- أَحْرَصَ : زیادہ حریص ۔ أَلْفَ : ہزار ۔ مُزَحْزِحِهِ : دور کرنے والا ۔ (اسم فاعل)

Marfat.com

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ

عَدُوًّا	لِجِبْرِيْلَ	فَ	اِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِاِذْنِ
دشمن	جبرئیل کا	پس	اس نے تو	اتارا / نازل کیا اسکو	پر	دل تیرے پر	اذن سے

اس کو غصے میں مر جانا چاہیے، اس نے تو یہ کتاب خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے

اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

اللّٰهِ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ	يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَ	بُشْرٰى
اللہ کے	تصدیق کرنیوالا ہے	اسکی جو	درمیان / پہلے ہے	ہاتھوں اسکے	اور	ہدایت	اور	بشارت ہے

جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ
ایمان لانیوالوں کے / مومنوں کے لیے	جو	ہے / ہو	دشمن	اللہ کا	اور	ملائکہ اس کے

جو شخص خدا کا اس کے فرشتوں کا اس کے پیغمبروں کا

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ

وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ	مِيْكٰلَ	فَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ
اور	رسولوں اسکے کا	اور	جبریل کا	اور	میکائیل کا	پس	بیشک	اللہ	دشمن ہے

اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَا	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍ	بَيِّنٰتٍ
ایسے کافروں کا	اور	البتہ تحقیق / یقیناً	اتارا / نازل کیا ہم نے	تیری طرف	آیتیں	روشن

اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائیں۔

٥ جو کوئی اللہ کی وحی یا جبرئیل کا مخالف ہے تو اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہو سکتا۔

٥ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ دعوت حق کا ظہور سچائی کی روشن دلیلوں سے ہوا ہے جس سے راستباز آدمی کبھی انکار نہیں کر سکتا لیکن یہودی علماء کتاب اللہ کے حامل ہونے کے باوجود انکار کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے بھی لوگوں نے انبیاء کے ساتھ ایسی ہی روش اختیار کی ہے۔ (آیات ۹۷ تا ۱۰۱)

افعال:۔ نَزَّلَ: اس نے نازل کیا (ماضی)، مضارع: يُنَزِّلُ۔

اسماء:۔ بَيْنَ يَدَيْهِ: پہلے سے موجود ہے۔ بَيْنَ اَيْدِيْ: ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے۔ كُلَّمَا: جب کبھی۔

Marfat.com

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا

كُلَّمَا	وَ	أَ	الْفٰسِقُوْنَ	إِلَّا	بِهَا	يَكْفُرُ	مَا	وَ
جب کبھی	اور	کیا	فاسق / جو حد سے نکل جانے والے	سوائے / مگر	ان کا	انکار کرتے	نہیں	اور

اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔ ان لوگوں نے جب

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ط بَلْ

بَلْ	مِنْهُمْ	فَرِيْقٌ	نَبَذَهٗ	عَهْدًا	عٰهَدُوْا
بلکہ	ان میں سے	ایک گروہ	توڑ دیا اسکو	کوئی عہد / اقرار	انہوں نے عہد کیا

(خدا سے) عہدِ واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو

أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

رَسُوْلٌ	جَآءَهُمْ	لَمَّا	وَ	يُؤْمِنُوْنَ	لَا	أَكْثَرُهُمْ
ایک رسول	آیا ان کے پاس	جب	اور	ایمان رکھتے	نہیں	اکثر ان کے

(کسی چیز کی طرح) پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں اور جب انکے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

فَرِيْقٌ	نَبَذَ	مَعَهُمْ	لِمَا	مُصَدِّقٌ	اللّٰهِ	عِنْدِ	مِنْ
ایک گروہ نے	توڑ دیا	ساتھ انکے ہے	اسکی جو	تصدیق کرنے والا	اللہ کے	پاس	سے

پاس خدا کی طرف سے پیغمبر (آخر الزماںؐ) آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی

مِّنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ ق لا كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ

وَرَآءَ	اللّٰهِ	كِتٰبَ	الْكِتٰبَ	أُوْتُوا	الَّذِيْنَ	مِنَ
پیچھے / پس پشت	اللہ کی	کتاب کو	کتاب	دی گئی (تھی)،	جن لوگوں کو	سے

تصدیق کرتے ہیں۔ تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے

افعال: ۔ عٰهَدُوْا : انہوں نے عہد کیا ۔ (ماضی جمع غائب)، عَاهَدَ، يُعَاهِدُ ۔
نَبَذَ : توڑ دیا (ماضی)، جَآءَ : آیا (ماضی)، أُوْتُوْا : وہ دیے گئے (ماضی مجہول)، اُتِیَ يُؤْتٰی ۔

Marfat.com

ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا

ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
پیٹھ ان کی/اپنی	کہ گویا وہ	نہیں	جانتے/لاعلم ہیں	اور	پیروی کی	اس چیز کی

خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔ گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ اور ان (ہزلیات)

تَتْلُوا الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا

تَتْلُوْا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا
پڑھتے تھے	شیطان	میں پر	بادشاہت/ملک	سلیمان میں	اور	نہیں

کے پیچھے لگ گئے جو سلیمانؑ کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔

كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ

كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَ	لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ
کفر کیا	سلیمانؑ نے	اور	لیکن	شیطانوں نے (ہی)	کفر کیا	وہ سکھاتے تھے

اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ

النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ
لوگوں کو	جادو	اور	جو	اتارا گیا	پر	دو فرشتوں کو

لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل

بِبَابِلَ هٰرُوتَ وَمٰرُوتَ ۗ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ

بِبَابِلَ	هٰرُوْتَ	وَ	مٰرُوْتَ	وَ	مَا	يُعَلِّمٰنِ	مِنْ
بابل میں	ہاروت	اور	ماروت (پر)	اور	نہیں	سکھاتے تھے وہ	سے (کسی کو)

میں دو فرشتوں یعنی ہاروت اور ماروت (پر) اتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو

بنی اسرائیل کی ضعف اعتقادی اور عمل کا وہ تاریخی واقعہ ہے کہ یہ لوگ جادوگروں کے شعبدوں میں پھنس گئے تھے اور اللہ کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ حالانکہ دو فرشتے انسانی شکل میں آکر یہ کہتے تھے کہ ہم تمہاری طرف آزمائش کے طور پر آئے ہیں۔ تم اپنی آخرت خراب نہ کرو اس میں سب سے زیادہ مانگ جس کی تھی وہ یہ تھی کہ کوئی ایسا عمل مل جائے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

اَفعال :- تَتْلُوْا : انہوں نے پڑھا (ماضی جمع غائب) تَلٰی يَتْلُوْ۔ يُعَلِّمٰنِ : سکھاتے ہیں (مضارع)

اَسماء :- ظَهْر : پشت - كَاَنَّهُمْ : جیسا کہ۔

حُروف :- اِنَّمَا : صرف - سوائے اسکے نہیں۔

Marfat.com

أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

أَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَا	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا	تَكْفُرْ
ایک کو	یہاں تک کہ	کہہ دیتے	تو صرف	ہم	ایک فتنہ ہیں / آزمائش	پس نہ	کفر کرو

کچھ نہیں سکھاتے تھے۔ جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں پڑو

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

فَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ	بِهٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ
پھر / پس	وہ سیکھتے تھے	ان دونوں سے	وہ جو کہ	جدائی ڈالتے	اسکے ساتھ	درمیان	مرد

غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔

وَ زَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ

وَ	زَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّيْنَ	بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ
اور	بیوی اسکی	اور	نہیں	وہ	ضرور (نقصان) ضرر پہنچانے والے	اس سے	کسی ایک کو

اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

اِلَّا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مَا	يَضُرُّهُمْ	وَ	لَا
مگر	اذن	اللہ کے	اور	وہ سیکھتے ہیں	وہ جو	ضرر دے ان کو	اور	نہیں

اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ

يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ

يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ	اشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ
نفع دے ان کو	اور	البتہ تحقیق	انہیں معلوم تھا	جس کسی نے	خریدا اس کو	نہیں	اسکے لیے

کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)
جس سے ایک آدمی دوسرے کی بیوی کو اس سے توڑ کر اپنے اوپر عاشق کر لے یہ اخلاقی زوال کا انتہائی درجہ تھا جس میں اس دور کے بنی اسرائیل مبتلا ہو چکے تھے۔
ازدواجی زندگی کا تعلق انسانی تمدن کی جڑ ہے۔ جس پر پورے انسانی معاشرہ کی خرابی کا مدار ہے۔ اور شیطان اور اس کے ایجنٹ اس کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔
(آیات ۱۰۲ تا ۱۰۳)

افعال:۔ يُعَلِّمَانِ: سکھاتے ہیں (مضارع)، عَلَّمَ يُعَلِّمُ۔ يَتَعَلَّمُوْنَ: وہ علم حاصل کرتے ہیں (مضارع جمع غائب)
يُفَرِّقُوْنَ: وہ جدائی ڈالتے ہیں (مضارع)، فَرَّقَ يُفَرِّقُ۔ يَضُرُّ: وہ نقصان پہنچاتا ہے۔
اسماء:۔ الْمَلَكَيْنِ: دو فرشتے۔ مَرْءُ: مرد۔ ضَآرِّيْنَ: ضرر پہنچانے والے۔ اِذْنٌ: اجازت، حکم۔

Marfat.com

فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ

فِی	الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا	شَرَوْا	بِهٖ
میں	آخرت	سے کچھ	حصّہ	اور	بہت بری ہے	وہ چیز کہ	بیچا	بدلے اسکے

کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔ اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں

اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا
اپنے آپ کو/جانوں اپنی کے	کاش	ہوتے	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ	ایمان لاتے

کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے

وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا
اور	تقویٰ (اختیار) کرتے	تو ثواب ملتا / تو بدلہ پاتے	سے	پاس/نزدیک	اللہ کے	بہتر ہوتا	کاش	ہوتے

اور پرہیزگاری کرتے تو خدا کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ۱۲ ع ۷ ۱۲

يَعْلَمُوْنَ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا
وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	نہ/مت	کہو	راعنا

اس سے واقف ہوتے۔ اے اہل ایمان (گفتگو کے وقت پیغمبرِ خدا سے) راعنا نہ کہا کرو۔

وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

وَ	قُوْلُوْا	انْظُرْ نَا	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ
اور	کہو	ہماری طرف نگاہ کیجیے	اور	(اسکے احکام کو) سنو!	اور	کافروں کیلئے/انکار کرنیوالوں کیلیے	عذاب ہے

انظرنا کہا کرو۔ اور خوب سن رکھو۔ اور کافروں کے لیے دکھ دینے والا

افعال: ۔ لَا تَقُوْلُوْا: نہ کہو (نہی)، اُنْظُرْ نَا: ہماری طرف نگاہ کیجیے۔ اِسْمَعُوْا: سنو (امر حاضر جمع)

اسماء: ۔ خَلَاقٍ: حصہ ۔ مَثُوْبَةٌ: ثواب ۔ رَاعِنَا: ہماری طرف توجہ فرمایئے ۔ ہماری رعایت کریں۔ (یہودیوں کی زبان میں اس کا مطلب احمق اور متکبر کے ہیں)

Marfat.com

أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

أَلِيمٌ	مَا	يَوَدُّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ	أَهْلِ
دردناک سخت دکھ دینے والا	نہ (تو)	پسند کرتے / دوست رکھتے / چاہتے	وہ لوگ جو	کفر کیا / کافر ہوئے	سے	اہل

عذاب ہے۔ جو لوگ کافر ہیں، اہل کتاب یا مشرک، وہ اس بات کو

الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ

الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِينَ	أَنْ	يُنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ
کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	یہ کہ	نازل کی جاتی ہے / اترے	تم پر

پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (و برکت)

مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مِنْ	خَيْرٍ	مِنْ	رَبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهِ
سے	کوئی خیر / نیک بات	سے	رب تمہارے	اور	اللہ	خاص کر لیتا ہے	ساتھ رحمت اپنی کے

نازل ہو۔ خدا تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر

مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾ مَا

مَنْ	يَشَاءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيمِ	مَا
جس کو	چاہتا ہے	اور	اللہ	صاحب / فضل والا	بڑا	جو کچھ

لیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ ہم جس آیت کو

نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا

نَنْسَخْ	مِنْ	آيَةٍ	أَوْ	نُنْسِ	هَا	نَأْتِ	بِخَيْرٍ مِنْهَا
ہم منسوخ کر دیتے ہیں	سے	کوئی آیت	یا	ہم بھلا دیتے ہیں	اسکو	لے آتے ہیں	بہتر اس سے

منسوخ کر دیتے یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی

۱۳ ا رکوع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں (مومنین) کو ہدایات دی جا رہی ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات سے عبرت حاصل کریں، اور ان لغزشوں اور گمراہیوں سے بچیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ نیز ان شکوک و شبہات کا جواب دیا ہے۔ جو یہودی مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

○ اللہ کی طرف سے وحی کا نزول انسانی خواہشوں کا پابند نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے۔

○ ایک شریعت کے بعد دوسری کا ظہور اس لیے ہے کہ یا تو نسخ کی حالت پیش آتی یا نسیان کی۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

افعال :- مَا يَوَدُّ : نہیں پسند کرتے (مضارع جمع متکلم)، وَدَّ۔ يَخْتَصُّ : خاص کر لیتا ہے۔ (مضارع) نَنْسَخْ : ہم منسوخ کرتے ہیں (مضارع جمع متکلم)، نَسَخَ يَنْسَخُ۔ نُنْسِ : بھلا دیتے ہیں (مضارع جمع متکلم)، اَنْسٰی يُنْسِي۔
نَأْتِ : لے آتے ہیں۔ (مضارع جمع متکلم)

اَسْمَاء :- ذُو : صاحب۔

Marfat.com

أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

أَوْ	مِثْلِهَا	أَلَمْ	تَعْلَمْ	أَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ
یا	مثل اسکے/برابر اسکے	کیا نہیں	تجھے معلوم	کہ/بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز

ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر بات پر قادر ہے۔

قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

قَدِيْرٌ	أَلَمْ	تَعْلَمْ	أَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ
قادر ہے	کیا نہیں	تجھے معلوم	بیشک	اللہ	اسی کی	سلطنت/بادشاہی	آسمانوں کی

تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔

وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

وَ	الْأَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	مِنْ
اور	زمین کی	اور	نہیں	تمہارے لیے	سے	سوائے	اللہ کے	سے/کوئی

اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْـَٔلُوْا

وَلِيٍّ	وَ	لَا	نَصِيْرٍ	أَمْ	تُرِيْدُوْنَ	أَنْ	تَسْـَٔلُوْا
کوئی دوست/حمایتی/حامی	اور	نہ	مددگار	یا	تم چاہتے ہو	کہ	سوال کرو

مددگار نہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ

رَسُوْلَ	كُمْ	كَمَا	سُئِلَ	مُوْسٰى	مِنْ	قَبْلُ
رسول	اپنے کو	جس طرح	سوال کئے گئے	موسیٰؑ	اس سے	پہلے

سے اسی طرح کے سوال کرو جس طرح کے سوال پہلے موسیٰؑ سے کیے گئے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)
نسخ یہ ہے کہ ایک بات پہلے تھی لیکن وہ موقوف ہو گئی اور اسکی جگہ دوسری نے لے لی۔
نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں کہ پہلی شریعت اگرچہ کسی حالت میں موجود تھی لیکن زمانے کے تقاضے بدل گئے یا اس کے ماننے والوں نے اس کی عملی روح کو گم کر دیا لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے۔ اور بعض صورتوں میں ایسا ہوا کہ امتداد زمانہ نے پہلی تعلیمات کو بالکل فراموش کر دیا اور اصل حقیقت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا تو لازم تھا کہ تجدید ہدایت ناگزیر ہو۔
سنت الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نئی تعلیم پہلی تعلیم سے بہتر ہو یا اس کی مانند۔ کیونکہ دعوت حق کی اصل یہ ہے کہ اس کی تکمیل و ارتقاء ہو۔
(آیات ۱۰۶ تا ۱۰۷)

افعال:۔ لَمْ تَعْلَمْ: تم علم نہیں رکھتے (مضارع منفی بہ لَمْ)، تُرِيْدُوْنَ: تم چاہتے ہو (مضارع جمع حاضر، اَرَادَ یُرِیْدُ) تَسْـَٔلُوْا: سوال کرو۔ سُئِلَ: سوال کیا گیا (ماضی مجہول)، معروف سَأَلَ يَسْأَلُ۔

اسماء:۔ مِنْ دُوْنِ: سوائے۔ وَلِيٌّ: دوست۔ نَصِيْرٌ: مددگار۔ كَمَا: (كَ + مَا) جیساکہ۔

Marfat.com

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمٰنِ فَقَدْ ضَلَّ

وَ	مَنْ	يَتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِيْمَانِ	فَ	قَدْ	ضَلَّ
اور	جو (کوئی)	بدلے میں لے	کفر	ساتھ ایمان کے	پس	البتہ تحقیق	وہ گمراہ ہوا

تھے اور جس شخص نے ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

سَوَآءَ	السَّبِيْلِ	وَدَّ	كَثِيْرٌ	مِنْ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ
سیدھے	راہ/راستے سے	چاہتے ہیں	بہت سے لوگ	سے	اہل	کتاب

بھٹک گیا۔ بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں۔

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا

لَوْ	يَرُدُّوْنَكُمْ	مِنْ	بَعْدِ	اِيْمَانِ	كُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا
کاش/کسی طرح	پھیر دیں تمہیں	سے	بعد اسکے	ایمان	تمہارے کے	کافر	حسد کے سبب

کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں۔ حالانکہ ان

مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

مِنْ	عِنْدِ	اَنْفُسِ	هِمْ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمْ
سے	پاس	دلوں	اپنے	سے	بعد	جو/اسکے	ظاہر ہو گیا	ان پر

پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

الْحَقُّ	فَ	اعْفُوْا	وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ
حق	پس	تم معاف/درگزر کرو	اور	خیال نہ کرو/دل میں نہ لاؤ	جب تک	لائے/بھیجے	اللہ	اپنا حکم/فیصلے

تو تم معاف کر دو اور درگزر کرو۔ یہاں تک کہ خدا اپنا (دوسرا

٥ کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت۔
٥ تعمق سے مراد یہ ہے کہ مسائل میں ضرورت سے زیادہ باریکیاں نکالنا ایک سیدھے سادے معاملہ کو پیچیدہ بنا دینا۔
٥ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ اگرچہ ان پر دین حق کی سچائی واضح ہو چکی ہے لیکن وہ حسد کی بنا پر یہ نہیں چاہتے کہ تم حق پر ثابت قدم رہو۔ پس ایسے لوگوں سے درگزر کا شیوہ اختیار کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے۔
(آیات ۱۰۸، ۱۰۹)

افعال: يَتَبَدَّلْ: وہ بدلے گا (مضارع)، تَبَدَّلَ يَتَبَدَّلُ۔ ضَلَّ: گمراہ ہوا (ماضی)، يَرُدُّوْنَ: وہ لوٹاتے ہیں۔ (مضارع)، رَدَّ يَرُدُّ، اِصْفَحُوْا: درگزر کرو۔ (امر حاضر) صَفَحَ يَصْفَحُ۔ اعْفُوْا: تم معاف کرو (امر حاضر) عَفَا يَعْفُوْ۔

اسماء: سَوَآءَ: برابر/سیدھا۔ السَّبِيْلِ: راستہ۔

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

إِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ
بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قادر ہے	اور	قائم رکھو	نماز

حکم بھیجے۔ بیشک خدا ہر بات پر قادر ہے۔ اور نماز ادا کرتے رہو اور

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ

وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِ	اَنْفُسِ	كُمْ	مِنْ
اور	دو/ادا کرو	زکوٰۃ	اور	جو کچھ	تم آگے بھیجو گے	واسطے لیے	جانوں نفسوں	اپنے کے	سے

زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور جو بھلائی اپنے لیے آگے بھیج رکھو گے اس کو

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿١١٠﴾

تَجِدُوْهُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ
اسے موجود پاؤ گے	ہاں/پاس	اللہ کے	بیشک	اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو	دیکھتا ہے۔

خدا کے ہاں پالو گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا

وَ	قَالُوْا	لَنْ	یَّدْخُلَ	اِلَّا	مَنْ	كَانَ	هُوْدًا
اور	انہوں نے (اہل کتاب نے) کہا	ہرگز نہیں	داخل ہوگا	مگر/بجز	جو/کوئی	ہوگا	یہودی

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں

اَوْ نَصٰرٰی ۭ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اَوْ	نَصٰرٰی	تِلْكَ	اَمَانِیُّ	هُمْ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَ	كُمْ
یا	نصرانی	یہ	آرزوئیں/تمنائیں	ان کی	کہدو	لے آؤ	دلیل/سند	اپنی

نہیں جانے کا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں۔ (اے پیغمبرؐ ان سے)

○ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ یعنی مالی عبادت کرنا ایسی حالت ہے جس سے مومنین کی روحانی استعداد نشوونما پاتی ہے۔ ان دونوں چیزوں سے اللہ کے ساتھ صحیح تعلق استوار ہوتا ہے اور اجتماعی زندگی میں کمزوری نہیں آسکتی۔

○ مذاہب عالم کے پاس دین کی سچائی ایک تھی یکساں سب کو دی گئی۔ لیکن مذہبی گروہ بندیوں نے الگ الگ حلقے بنا کر اس کو ضائع کر دیا۔ اب ہر گروہ دوسرے کو جھٹلا رہا ہے۔ صرف خود کو سچائی کا وارث سمجھ رہا ہے۔ اس کا فیصلہ کون کرے کہ سچا کون ہے،

(اگلے صفحہ پر)

افعال:۔ تُقَدِّمُوْا: تم آگے بھیجو گے (مضارع جمع حاضر) قَدَّمَ یُقَدِّمُ۔ تَجِدُوْنَ: تم پاؤ گے (مضارع حاضر) وَجَدَ یَجِدُ۔ لَنْ یَّدْخُلَ: وہ ہرگز داخل نہ ہوں گے (مضارع منفی) هَاتُوْا: تم لاؤ۔ (امر حاضر)

اسماء:۔ لِاَنْفُسِكُمْ: تمہارے نفس کے لیے (ل+انفس+کم) بَصِیْرٌ: دیکھنے والا۔ اَمَانِیُّ: آرزوئیں۔ زعم باطل۔ بُرْهَانٌ: دلیل۔

Marfat.com

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ق مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	بَلٰى	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ
اگر	ہو تم	سچے/صادق ہو	ہاں/کیوں نہیں	جو	مطیع کردے/سر تسلیم خم کردے	منہ اپنا

کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن

لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ أَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص

لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	فَ	لَهٗ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ	رَبِّهٖ
اللہ کے لیے	اور	وہ	محسن/نیکوکار بھی	پس	اسکے لیے	اجر/ثواب اسکا	پاس/نزدیک	پروردگار اسکے

جھکا دے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اسکے پروردگار کے

۱۳ ع ۹ ۱۳

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع وَقَالَتِ

وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	قَالَتْ
اور	نہ	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہونگے	اور	کہا

پاس ہے۔ اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور وہ غمناک ہونگے اور یہودی

الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ

الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ	النَّصٰرٰى	عَلٰى	شَيْءٍ	وَ	قَالَتْ
یہود نے	نہیں ہیں	نصاریٰ/عیسائی	پر	کسی چیز/بنیاد	اور	کہا

کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں ہے۔

النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ لا وَّهُمْ

النَّصٰرٰى	لَيْسَتْ	الْيَهُوْدُ	عَلٰى	شَيْءٍ	وَ	هُمْ
عیسائیوں نے	نہیں ہیں	یہود	پر	کسی شی پر/راہ پر	اور	وہ

حالانکہ وہ کتاب الٰہی

اگر سب سچے ہیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں ہے۔ کیونکہ ہر فرقہ یا گروہ دوسرے کو غلط کہتا ہے۔ اگر سب جھوٹے ہیں تو خدا کی سچائی ہے کہاں؟
قرآن کہتا ہے خدا کی سچائی سب کے لیے ہے۔ جو سب کو دی تھی لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا۔ سب اصل کے اعتبار سے سچے ہیں لیکن سب عمل کے اعتبار سے جھوٹے ہیں۔
اصل یہ ہے کہ سب اس عالمگیر اور مشترک سچائی پر جمع ہوجائیں تاکہ مذہبی نزاع کا خاتمہ ہوسکے۔ یہ عالمگیر سچائی کیا ہے؟ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون یعنی دین حق اللہ کا بنایا ہوا ضابطہ حیات ہے اور اسی کو "الاسلام" کہتے ہیں۔ یہودی کہتے تھے کہ اگر انسان یہودی گروہ میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا۔ عیسائی کہتے تھے
(باقی آئندہ صفحہ پر)

افعال:۔ اَسْلَمَ: اس نے تسلیم کیا (ماضی) مضارع يُسْلِمُ۔ يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع مذکر۔ حَزِنَ يَحْزَنُ۔ لَيْسَ: نہیں ہے۔

اسماء:۔ وَجْهَهٗ: چہرہ اس کا۔ مُحْسِنٌ: نیکوکار (اسم فاعل)

Marfat.com

يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

يَتْلُوْنَ	اَلْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ
پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے	نہیں	علم رکھتے / جاہل ہیں

پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں۔

مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

مِثْلَ	قَوْلِ	هِمْ	فَ	اللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ
مانند	بات	ان کی	پس	اللہ	فیصلہ کریگا/وہ حکم کرتا ہے	درمیان انکے	دن	قیامت کے

جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)، تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

فِيْ	مَا	كَانُوْا	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
میں	اس چیز	تھے / رہے ہیں	اسمیں	اختلاف کرتے / جھگڑا کرتے	اور	کون ہے	بڑا ظالم

ہیں۔ خدا قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا۔ اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا

مِنْ	مَنْ	مَنَعَ	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	اَنْ	يُذْكَرَ	فِيْهَا
سے	اس آدمی سے	جو روکے	مسجدوں	اللہ کی	کہ	ذکر کیا جائے	ان میں

ظالم کون جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے۔

اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ

اِسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِيْ	خَرَابِهَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ
نام اس کا	اور	کوشش کرے	میں	ویرانی / خرابی انکی	یہی لوگ ہیں	نہیں	تھے / رہے

اور ان کی ویرانی میں مساعی ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ) جب تک کوئی عیسائی نہ ہو جائے نجات نہیں پا سکتی۔ قرآن کہتا ہے کہ نجات کا دار و مدار خدا پرستی اور نیک عمل پر ہے۔ یہ نہ کسی گروہ بندی پر انحصار ہے جو خدا پرست ہوگا اور نیک عمل کرے گا وہی نجات پائے گا۔

○ مذہبی گروہ بندی کا تعصب اس حد تک بڑھ گیا ہے ہر گروہ اپنے علاوہ دوسرے گروہ کے کسی آدمی کو عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر گروہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے گروہ کی عبادت گاہ بھی ڈھا دے حالانکہ سب خدا پرستی کے مدعی ہیں۔ سب کا خدا ایک ہے، خدا کسی خاص عبادت گاہ میں مقید نہیں، جہاں بھی اسکو اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے گا وہ اس عبادت کو قبول کرے گا۔ ایسی عبادت گاہوں کے متولی تو ایسے ہونے چاہیں جو خدا پرست اور خدا ترس ہوں (باقی بر صفحہ آئندہ)

افعال:- يَتْلُوْنَ: وہ تلاوت کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) تَلَا يَتْلُوْ۔ يَحْكُمُ: وہ حکم کرتا ہے (مضارع)، ماضی حَكَمَ
يَخْتَلِفُوْنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ۔ مَنَعَ: روکا (ماضی)، يُذْكَرُ: ذکر کیا جائے (مضارع مجہول) معروف: ذَكَرَ يَذْكُرُ۔ سَعٰى: کوشش کی۔

اسماء:- كَذٰلِكَ: اسی طرح۔ بَيْنَهُمْ: ان کے درمیان۔ اَظْلَمُ: زیادہ ظالم۔ فِيْ خَرَابِهَا: اس کی تباہی میں۔

Marfat.com

لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَ ۵ لَهُمْ فِي

في	لَهُمْ	خَآئِفِيْنَ	اِلَّا	هَا	يَدْخُلُوْ	اَنْ	لَهُمْ
میں	ان کے لیے	ڈرتے ہوئے	مگر	ان میں	داخل ہوں	یہ کہ	ان کے لیے

کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ۔ ان کے لیے دنیا میں

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْأٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱۴﴾

عَظِيْمٌ	عَذَابٌ	الْاٰخِرَةِ	فِيْ	لَهُمْ	وَ	خِزْيٌ	الدُّنْيَا
بڑا	عذاب	آخرت	میں	ان کے لیے	اور	رسوائی / ذلت ہے	دنیا

رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ

ثَمَّ	فَ	تُوَلُّوْا	اَيْنَمَا	فَ	الْمَغْرِبُ	وَ	الْمَشْرِقُ	لِلّٰهِ	وَ
اسطرف	پس	تم رخ کرو	جس طرف جہاں کہیں	پس	مغرب	اور	مشرق	اللہ کے لیے	اور

اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے ۔ تو جدھر تم رخ کرو ادھر

وَجْهُ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ وٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا

قَالُوْا	وَ	عَلِيْمٌ	وٰسِعٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهِ	وَجْهُ
انہوں نے کہا	اور	سب کچھ جاننے والا ہے	وسعت والا	اللہ	بیشک	اللہ کا	چہرہ / رخ ہے / متوجہ ہے

خدا کی ذات ہے بے شک خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے اور یہ لوگ

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا لا سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ لَّهٗ مَا فِي

فِيْ	مَا	لَهٗ	بَلْ	سُبْحٰنَهٗ	وَلَدًا	اللّٰهُ	اتَّخَذَ
میں	جو	اسکے لیے	بلکہ	وہ پاک ہے	بیٹا / اولاد	اللہ نے	بنالیا / رکھتا ہے

اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے (نہیں) وہ پاک ہے ۔

(گذشتہ سے پیوستہ) شریر لوگ اگر وہاں جائیں تو انہیں خوف ہو کر ان کی شرارت پر ان کو سزا ملے گی ۔ (آیت نمبر ۱۱۴ تک)

۵ عیسائیوں کی گمراہی یہ ہے کہ وہ کتاب الٰہی سے منحرف ہوگئے کہ ابنیت مسیح کے باطل اعتقاد پر اپنی گروہ بندی قائم کر لی ۔ حالانکہ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے ۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے ۔ (آیت ۱۱۶)

افعال :۔ يَدْخُلُوْنَ : وہ داخل ہوتے ہیں (مضارع جمع غائب)، تُوَلُّوْا : تم پھرو (امر حاضر)، تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى،
اتَّخَذَ : بنالیا (ماضی)

اسماء :۔ خِزْيٌ : رسوائی ۔ مَا كَانَ : نہیں ہے ۔ خَآئِفِيْنَ : ڈرنے والے ۔ وَلَدًا : بیٹا ۔
حروف :۔ بَلْ : بلکہ ۔

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ	لَهٗ	قٰنِتُوْنَ	بَدِيْعُ
آسمانوں	اور	زمین	سب (کائنات)	اسکے لیے	تابع فرمان	موجد / پیدا کرنیوالا

بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرماں بردار ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا	قَضٰى	اَمْرًا	فَ	اِنَّمَا
آسمانوں	اور	زمین کا	اور	جب	فیصلہ کرلیتا ہے حکم کرتا ہے	کسی کام کا	پس	صرف/اتنا ہی

(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا

يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا
کہ دیتا ہے	اسکو	ہوجا	پس ہوجاتا ہے	اور	کہا	ان لوگوں نے	نہیں

اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور جو (لوگ) (کچھ)

يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ

يَعْلَمُوْنَ	لَوْ	لَا	يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِيْنَا	اٰيَةٌ	كَذٰلِكَ
جانتے/علم رکھتے	کیوں	نہیں	بات کرتا ہم سے	اللہ	یا	آتی ہمارے پاس	کوئی نشانی	اسیطرح

نہیں جانتے (یعنی مشرک)، وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔ یا ہمارے پاس

قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ

قَالَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	مِثْلَ	قَوْلِ	هِمْ	تَشَابَهَتْ
کہا	ان لوگوں نے	ان سے	پہلے ان کے	مانند/طرح	بات	ان کی	ایک جیسے ہیں/مشابہت ہے

کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی انہیں کی سی باتیں

٥ مشرکینِ عرب کے جاہلانہ اور حاسدانہ اعتراضات کا جواب جس طرح ہر زمانہ میں سچائی کا مزاج ایک جیسا رہا ہے اسی طرح انسانی گمراہی کا مزاج بھی ایک جیسا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں منکرینِ حق نے ایک ہی طریقہ پر سچائیوں کو جھٹلایا اور ایک ہی طرح مخالفت کی صدائیں بلند ہوئیں (آیت: ۱۱۸)

افعال:۔ يَكُوْنُ: ہوجاتا ہے (مضارع)، ماضی کَانَ۔ يُكَلِّمُ: وہ کلام کرتا ہے (مضارع)، ماضی كَلَّمَ۔
تَاْتِيْ: وہ آتی ہے (مضارع مؤنث غائب)، اَتٰى يَاْتِيْ۔

اسماء:۔ مِنْ قَبْلِهِمْ: ان سے پہلے۔ كَذٰلِكَ: اسی طرح۔

Marfat.com

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ

قُلُوْب	هُمْ	قَدْ	بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُوْقِنُوْنَ	اِنَّا
دل	انکے	بیشک	ہم واضح کر چکے ہیں	نشانیاں / آیتیں	ان لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں	بیشک

کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے تھے جو صاحب یقین ہیں ان کے (سمجھانے کے) لیے نشانیاں

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْــَٔلُ

اَرْسَلْنَا	كَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَ	نَذِيْرًا	وَ	لَا	تُسْئَلُ
بھیجا ہم نے	تجھے	ساتھ حق کے	خوشخبری دینے والا	اور	خبردار کرنیوالا	اور	نہیں	سوال کیا جائیگا

بیان کر دی ہیں (اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور

عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ

عَنْ	اَصْحٰب	الْجَحِيْم	وَ	لَنْ	تَرْضٰى	عَنْكَ
متعلق	اصحاب / والے	دوزخ	اور	ہرگز نہیں	راضی ہوں گے	تجھ سے

اہلِ دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ

الْيَهُوْدُ	وَ	لَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَهُمْ	قُلْ
یہودی	اور	نہ	نصاریٰ / عیسائی	حتیٰ کہ	پیروی کرو تم	طریقہ / ملت انکی	کہہ دو

ہوں گے اور نہ عیسائی۔ یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ

اِنَّ	هُدٰى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَئِنْ	اتَّبَعْتَ
بیشک	ہدایت	اللہ کی	وہ	ہدایت ہے	اور	اگر	تو نے اتباع کیا / تابعداری کی

(ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دینِ اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم

۵ دعوتِ حق کی پہچان یہ ہے کہ پیغمبر کی تعلیمات اور اس کی زندگی کو دیکھا جائے یہ بات سنتِ الٰہی کے خلاف ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیالات کے مطابق معجزے دکھائے جائیں۔

افعال:۔ قَدْ بَيَّنَّا: ہم نے بیان کر دیں (ماضی قریب) بَيَّنَ يُبَيِّنُ۔ يُوْقِنُوْنَ: وہ یقین کرتے ہیں (مضارع)
اَرْسَلْنَا: ہم نے ارسال کیا (ماضی متکلم) لَا تُسْئَلُ: تم سے سوال نہ کیا جائیگا (مضارع مجہول واحد حاضر)
لَنْ تَرْضٰى: ہرگز راضی نہ ہوں گے (مضارع منفی) تَتَّبِعَ: پیروی کرے تو (مضارع)
اسماء:۔ اَصْحٰبُ الْجَحِيْم: اہلِ دوزخ۔ عَنْكَ: (عَنْ + كَ) تجھ سے۔

Marfat.com

أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا

أَهْوَآءَ	هُمْ	بَعْدَ	الَّذِي	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	مَا
خواہشات	ان کے	بعد	اس کے کہ	آچکا تمہارے پاس	سے	علم سے	نہیں

اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پہ چلو گے تو تم کو (عذاب)

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ

لَكَ	مِنَ	اللّٰهِ	مِنْ	وَلِيٍّ	وَ	لَا	نَصِيْرٍ	اَلَّذِيْنَ
تمہارے لیے	سے	اللہ	سے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	وہ لوگ جنہیں

خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

اٰتَيْنَا	هُمُ	الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَ	هٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ	اُولٰٓئِكَ
دی ہم نے	ان کو	کتاب	پڑھتے ہیں	اسکو	حق ہے	اسکے پڑھنے کا	وہی لوگ

کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (اب) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
ایمان لاتے ہیں	ساتھ اسکے	اور	جو	انکار کرتے / کفر کرتے	اس پہ	پس وہی ہیں	وہ

یہی لوگ اس پہ ایمان رکھنے والے ہیں اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ خسارہ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ

الْخٰسِرُوْنَ	يَا	بَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتِيَ
نقصان اٹھانے والے	اے	بیٹو بنی	اسرائیل	یاد کرو	میری نعمت

پانے والے ہیں۔ اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے

٥ یہودیت یا عیسائیت نے الگ الگ گروہ بندیاں بنالیں۔ یہ سب انسانی گمراہی کی گروہ بندیاں ہیں۔ حقیقت تو بس ہدایت ہی کی راہ ہے۔ جو اس پر چلے گا وہی ہدایت یافتہ ہوگا خواہ وہ ان بناوٹی گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو۔ حق پسندی کی جگہ محض گروہ بندی نے لے لی ہے۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ ایک انسان کا اعتقاد اور عمل کیا ہے؟ یہ نہ دیکھنا چاہیے کہ اس کا تعلق کس گروہ بندی سے ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو ظاہر ہے دلائل و حقائق کچھ کام نہیں کرتے۔ کتنی ہی سچی اور معقول بات کیوں نہ کی جائے ان لوگوں کے لیے بیکار ہے۔ (آیات ۱۲۱ تک)

افعال:۔ جَآءَ: آیا (ماضی)۔ يَكْفُرُ: کفر کرتے ہیں (مضارع)

اسماء:۔ اَهْوَآءَ: خواہشیں۔ وَلِيٍّ: دوست۔ نَصِيْرٌ: مددگار

Marfat.com

الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

اَلَّتِيْ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَ	اَنِّيْ	فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلٰى
جو	انعام کی میں نے	تم پر	اور	بلاشبہ میں	فضیلت دی میں نے	تم کو	پر

تم پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر فضیلت بخشی ۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ

اَلْعٰلَمِيْنَ	وَ	اِتَّقُوْا	يَوْمًا	لَا	تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ
اہلِ عالم / دنیا والوں پر	اور	ڈرو	اس دن سے	نہیں	کام آئیگا	کوئی آدمی	سے

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے ۔

نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

نَفْسٍ	شَيْئًا	وَ	لَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَ	لَا	تَنْفَعُهَا
کسی آدمی کے	کچھ بھی	اور	نہ	قبول کیا جائیگا	اس سے	کوئی بدلہ	اور	نہ	فائدہ دیگی اسے

اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے ۔ اور نہ اس کو کسی کی سفارش

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	اِبْتَلٰى	اِبْرٰهِيْمَ
کوئی سفارش	اور	نہ	ان کی	مدد کی جائے گی	اور	جب	آزمایا	ابراہیم ؑ

کچھ فائدہ دے ۔ اور نہ لوگوں کو کسی اور طرح کی مدد مل سکے ۔ اور جب پروردگار نے

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَ	اَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّيْ	جَاعِلُ	كَ	لِلنَّاسِ
اسکے رب نے	چند باتوں میں	پس	پورا کر دیا انکو	فرمایا / کہا اس نے	بیشک میں	بنانیوالا	تجھے	لوگوں کیلیے

چند باتوں میں ابراہیم ؑ کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے ۔ خدا نے کہا میں تم کو

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ۔
○ منصب امامت کا عطیہ
○ دینِ الٰہی کی دعوت ۔
○ کعبۃ اللہ کی تعمیر ۔
○ امتِ مسلمہ کے لیے آپ ؑ کی دعا ۔
اس تذکرے سے چار باتیں نمایاں ہوتی ہیں ۔ (اگلے صفحہ پر)

افعال :۔ لَا تَجْزِيْ : نہ کام آئے گا (مضارع منفی)، لَا تَنْفَعُ : نہ نفع دے گا (مضارع منفی)، نَفَعَ ۔ يَنْفَعُ ۔
لَا يُقْبَلُ : نہ قبول کیا جائیگا (مضارع منفی مجہول)، اِبْتَلٰى : مبتلا کیا (ماضی)،
اسماء :۔ نَفْسٌ : کوئی آدمی ۔ مِنْهَا : (مِنْ + هَا) اس سے ۔ عَدْلٌ : بدلہ ۔ هُنَّ : ان کو (ضمیر)
جَاعِلٌ : بنانے والا (اسمِ فاعل)

Marfat.com

إِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ

إِمَامًا	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّةِ	ى	قَالَ	لَا	يَنَالُ
پیشوا/امام/رہنما	کہا اس نے (ابراہیم ؑ)	اور	سے	اولاد	میری	فرمایا	نہیں	پہنچتا

لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (اے پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)

عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (۱۲۴) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً

عَهْدِىْ	الظّٰلِمِيْنَ	وَ	إِذْ	جَعَلْنَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً
عہد میرا	ظالموں تک	اور	جب	بنایا ہم نے	بیت اللہ	مرکز/اکٹھا ہونے کی جگہ

خدا نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔ اور (جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے

لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ

لِلنَّاسِ	وَ	أَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَقَامِ	إِبْرٰهِيْمَ
لوگوں کیلئے	اور	امن	اور	بناؤ/مقرر کرو	سے	مقام	ابراہیم ؑ

جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم ؑ کھڑے ہوئے

مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ أَنْ

مُصَلًّى	وَ	عَهِدْنَا	إِلٰى	إِبْرٰهِيْمَ	وَ	إِسْمٰعِيْلَ	أَنْ
نماز کی جگہ	اور	حکم دیا ہم نے	طرف	ابراہیم ؑ	اور	اسماعیل ؑ کے	کہ

تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور (ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

طَهِّرَا	بَيْتِيَ	لِلطَّآئِفِيْنَ	وَ	الْعٰكِفِيْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
پاک صاف رکھو	میرا گھر	طواف کرنیوالوں کے لیے	اور	اعتکاف کرنیوالوں	اور	رکوع کرنیوالوں

اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک اور صاف رکھا کرو۔

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کے لیے ایک مسلمہ شخصیت تھی۔ اور ان کی دعوت و طریقہ سے کسی کو بھی انکار نہ تھا۔

(۲) ان تینوں گروہوں کے عقائد اور رسوم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت بعد کی پیداوار ہیں۔ جو حضرت ابراہیم ؑ کا طریقہ نہ تھا۔ جو طریقہ ان کا تھا وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہے۔

(۳) یہودیوں کا دعویٰ زیادہ تر نسلی غرور پر مبنی تھا۔ ہم ابراہیم ؑ کی نسل سے ہیں۔ تورات میں اسی نسل میں برکت کی بشارت ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ بنی اسحاق کی طرح بنی اسماعیل بھی تو اس برکت میں شریک ہیں۔ پھر جو کچھ بھی ہے وہ عہد برکت نیک کرداروں کے لیے ہے نہ کہ بد کرداروں کے لیے۔ جنہوں نے ایمان اور نیک عمل کی سعادت کھودی ان کے لیے نسلی امتیاز سے

(باقی اگلے صفحہ پر)

افعال:۔ لَا يَنَالُ : نہیں پہنچے گا (مضارع منفی)، اتَّخِذُوْا : مقرر کرو/بناؤ۔ عَهِدْنَا : ہم نے حکم دیا۔
طَهِّرَا : تم دونوں پاک صاف رکھو۔

اسماء:۔ مَثَابَةً : مرکز۔ اکٹھا ہونے کی جگہ۔ أَمْنًا : امن کی جگہ۔ ذُرِّيَّتِيْ : میری اولاد۔ مُصَلًّى : نماز کی جگہ۔
بَيْتِيَ : میرا گھر۔

Marfat.com

السُّجُودِ (١٢٥) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُودِ	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنیوالوں کے	اور	جب	کہا	ابراہیم ؑ نے	اے پروردگار	کر/بنادے

اور جب ابراہیم ؑ نے دعا کی کہ اے پروردگار۔ اس جگہ کو امن کا شہر

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ
اس کو	شہر	امن والا	اور	روزی دے	اس کے رہنے والوں کو	سے	پھلوں

بنا۔ اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر اور روزِ آخرت پر

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ

مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ
جو	ایمان لائے	ان میں سے	ساتھ اللہ کے	اور	دن	قیامت/آخرت کے	فرمایا

ایمان لائیں۔ ان کے کھانے کو میوے عطا کر۔ تو خدا نے فرمایا کہ جو کافر

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَ	اُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗ	اِلٰى
اور	جو کوئی	کفر کریگا/انکار کریگا	پس	فائدہ پہنچاؤنگا اسکو	تھوڑا سا	پھر	مجبور کردونگا اسکو	طرف

ہوگا میں اسکو بھی کسی قدر متمتع کر دوں گا (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (١٢٦) وَاِذْ يَرْفَعُ

عَذَابِ	النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ	وَ	اِذْ	يَرْفَعُ
عذاب	آگ/دوزخ	اور	وہ بری ہے	رہنے کی جگہ	اور	جب	اٹھاتا تھا

کے دھکیلنے کے، لیے ناچار کر دوں گا۔ اور وہ بری جگہ ہے۔ اور جب ابراہیم ؑ

(گذشتہ سے پیوستہ)
کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔
(۴) اب سابقہ امتوں کے زوال کے بعد منصب امامت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس نسل میں منتقل ہو گئی جس کا تعلق بنی اسماعیل سے ہے۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس دعوت اور منصب کے لیے چن لیا گیا۔ تاکہ اقوامِ عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔
چنانچہ کعبۃ اللہ کی تعمیر سے اس کی ابتداء ہوئی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر بھی اسی امت کی آمد کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔
(آیات ۱۳۰ تک)

افعال:۔ اُرْزُقْ: رزق دے (امر حاضر)، اُمَتِّعُ: میں فائدہ پہنچاؤں گا/بہرہ مند کروں گا (مضارع متکلم)، مَتَّعَ يُمَتِّعُ۔
اَضْطَرُّ: میں مجبور کرتا ہوں/کھینچوں گا۔ (مضارع واحد متکلم)، اِضْطَرَّ، يَضْطَرُّ۔
اِذْ يَرْفَعُ: جب اٹھایا (مضارع)، رَفَعَ، يَرْفَعُ۔
اسماء:۔ بَلَدًا: شہر۔ مَصِيْرٌ: ٹھکانا۔

Marfat.com

إِبْرٰهِمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ ۖ رَبَّنَا

إِبْرٰهِمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَيْتِ	وَ	إِسْمٰعِيلُ	رَبَّنَا
ابراہیمؑ	بنیادیں	سے	گھر/بیت اللہ	اور	اسماعیلؑ	اے ہمارے پروردگار

اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے۔ (تو دعا کیے جاتے تھے کہ)

تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	إِنَّكَ	أَنْتَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ	رَبَّنَا
قبول کر	ہم سے	بیشک تو	ہی/تو	سننے والا	جاننے والا	اے ہمارے پروردگار

اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً

وَ	اجْعَلْ	نَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّة	نَا	أُمَّةً
اور	کر/بنا دے	ہمیں	فرماں بردار	اپنے لیے	اور	سے	اولاد	ہماری	امت/گروہ

اے پروردگار ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ

مُسْلِمَةً لَكَ ۠ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

مُسْلِمَةً	لَكَ	وَ	أَرِنَا	مَنَاسِكَنَا	وَ	تُبْ	عَلَيْنَا
مطیع/فرمانبردار	اپنا	اور	دکھا ہمکو	حج کے قاعدے	اور	درگزر فرما/توبہ قبول کر	ہم پر

کو اپنا مطیع بنائے رہیو۔ اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریقِ عبادت بتا۔ اور

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ

إِنَّكَ	أَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ	رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ
بے شک تو	تو ہی	توبہ قبول کرنیوالا	مہربان ہے	اے پروردگار	اور	مبعوث فرما/بھیج

ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔ اے پروردگار

افعال:- تَقَبَّلْ: قبول کر (امر حاضر)، تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ۔ اَرِنَا: دکھا ہمیں (امر)، تُبْ: معاف فرما (امر حاضر)
اِبْعَثْ: بھیج

اسماء:- اَلْقَوَاعِدَ: بنیادیں۔ مِنَّا: ہم سے۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ ذُرِّيَّةٌ: اولاد۔ مَنَاسِكَ: حج کی عبادتیں۔ اَلتَّوَّابُ: توبہ قبول کرنے والا۔

Marfat.com

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

فیھم	رسولا	منھم	یتلو	علیھم	ایتک
ان میں	ایک رسول	ان میں سے	سنائے/تلاوت کرے	ان پر	آیتیں تیری

(ا)ن (لوگوں) میں ان میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ

و	یعلمھم	الکتب	و	الحکمۃ	و	یزکیھم	انک
اور	سکھلائے انکو	کتاب	اور	حکمت	اور	ان کا تزکیہ (نفس) کرے	بلاشبہ تو

سنایا کرے۔ اور کتاب اور دانائی سکھلایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے

۱۵ ۶/۸ ۱۵

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

انت	العزیز	الحکیم	و	من	یرغب	عن	ملۃ
(تو) ہی	غالب/زبردست	بڑی حکمت والا	اور	کون ہے	روگردانی کرے	سے	ملت

بے شک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔ اور ابراہیمؑ کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

ابرھم	الا	من	سفہ	نفسہ	و	لقد	اصطفینہ
ابراہیمؑ	سوائے/مگر	اسکے جو	جاہل ہو	اپنے نفس سے	اور	تحقیق/یقیناً	منتخب کیا/ہم نے چن لیا اس کو

بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

فی	الدنیا	و	انہ	فی	الاخرۃ	لمن	الصلحین
میں	دنیا	اور	بیشک وہ	میں	آخرت	البتہ میں سے	صالحین/نیک لوگوں

اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں سے ہوں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دین کی جو راہ اختیار کی تھی وہ وہی تھی جس کا حضرت یعقوبؑ نے بستر مرگ پر اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ وہ یہودیت یا مسیحیت نہ تھی وہ صرف اللہ پر ایمان لانے اور اس کے قانون سعادت کی اطاعت کرنے کی عالمگیر سچائی تھی جس کی طرف قرآن دعوت دے رہا ہے۔ اسی لیے اس کو "الاسلام" سے تعبیر کیا گیا ہے، جس کا مفہوم "اطاعت کرنے کے ہیں" ہر قسم کی نسلی و گروہ بندیوں سے الگ ہو کر صرف اور صرف اللہ کی اطاعت کی طرف انسانوں کو بلایا جائے۔

(آگے صفحہ پر)

افعال:- یرغب: روگردانی کرتا ہے (مضارع)، سفہ: جاہل ہوا - نادان بنایا (ماضی)، اصطفینہ: ہم نے انتخاب کیا۔ (ماضی جمع متکلم، اصطفی)۔

اسماء:- بنی: بیٹے - ملۃ: مذہب - الصلحین: نیک لوگ۔

Marfat.com

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ

إِذْ	قَالَ	لَهُ	رَبُّهُ	أَسْلِمْ	قَالَ	أَسْلَمْتُ	لِرَبِّ
جب	کہا	اس کو	پروردگار اسکے نے	اسلام لے آؤ	کہا اس نے	میں فرمانبردار ہوا	رب کا

جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ، تو انہوں نے عرض کی کہ

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ إِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ

الْعٰلَمِيْنَ	وَ	وَصّٰى	بِهَا	إِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَ	يَعْقُوْبُ
سب جہانوں کے	اور	ہدایت/وصیت کی	اس کی	ابراہیمؑ نے	اپنے بیٹوں کو	اور	یعقوبؑ نے

میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی بات

يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

يٰبَنِيَّ	إِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَ	لَا	تَمُوْتُنَّ
اے میرے بیٹو!	بیشک	اللہ نے	منتخب کیا/چن لیا	تمہارے لیے	اس دین کو	پس	نہ	مرنا تم

کی وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا)، کہ بیٹا خدا نے تمہارے لیے یہی دین

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ

إِلَّا	وَ	أَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ	أَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	إِذْ	حَضَرَ
مگر	اور	تم	مسلمان ہو	یا کیا	تم تھے	حاضر/موجود	جب	آئی

پسند فرمایا۔ تو مرنا ہے تو مسلمان ہی مرنا۔ بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے

يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	إِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ
یعقوب (کے پاس)	موت	جب	اس نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	عبادت کروگے	سے

لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

افعال:- أَسْلَمْتُ : میں فرمانبردار ہوا۔ وَصّٰى : وصیت کی۔ لَا تَمُوْتُنَّ : ہرگز نہ مرو تم۔
حَضَرَ : حاضر ہوئی۔ تَعْبُدُوْنَ : تم عبادت کروگے (مضارع جمع حاضر)
اسماء:- مَا : کس کا۔

Marfat.com

بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ

بَعْدِیْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ	اٰبَآئِكَ	اِبْرٰهٖمَ
میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	معبود تیرے کی	اور	خدا کی	تیرے آباء و اجداد کے	ابراہیمؑ

کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ

وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا	وَاحِدًا	وَ	نَحْنُ	لَهٗ
اور	اسماعیلؑ کے	اور	اسحاقؑ کے	خدائے	واحد کی	اور	ہم	اسی کے

ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

مُسْلِمُوْنَ	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ
فرمانبردار ہیں	یہ/وہ	ایک امت تھی	جو گزر چکی ہے	اسکے لیے	جو	کمایا اس نے

کے حکمبردار ہیں۔ یہ جماعت گزر چکی ہے ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم

وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

وَ	لَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَ	لَا	تُسْئَلُوْنَ	عَنْ مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
اور	تم کو	جو	کمایا تم نے	اور	نہ	سوال کیے جاؤگے	سے جو	تھے	وہ عمل کرتے

کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ

وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	تَهْتَدُوْا	قُلْ
اور	کہا انہوں نے	ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے	کہہ دو

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ

ہر فرد یا جماعت کو وہی پیش آئے گا جس پر اس نے عمل کیا نہ کسی ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ہے نہ ایک کی بدی کے لیے کوئی دوسرا جواب دہ ہو گا۔ مذہبی گروہ بندیوں کی تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ انسان آباء پرستی اور قدامت کے پھندوں میں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ اور قدیم جھگڑوں اور روایات کو سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ یہی بات یہود و نصاریٰ کی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں لیکن حقیقت میں ان کی ان سے کوئی نسبت نہ تھی کیونکہ انہوں نے ان کے طریقوں کو چھوڑ دیا ہے۔

(اگلے صفحہ پر)

افعال:۔ قَدْ خَلَتْ: جو گزر چکی ہے (ماضی قریب واحد مؤنث غائب)، خَلَا یَخْلُوْ۔ كَسَبَتْ: اس نے کمایا (ماضی واحد مؤنث) كَسَبَ يَكْسِبُ۔ لَا تُسْئَلُوْنَ: سوال نہ کیے جاؤ گے۔ كُوْنُوْا: ہو جاؤ۔ (امر حاضر) تَهْتَدُوْا: تم ہدایت پاؤ گے۔ (مضارع)

اسماء:۔ تِلْكَ: یہ/وہ (اسم اشارہ بعید) لَهَا: ان کے لیے۔

Marfat.com

بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِمَ حَنِيفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهِمَ	حَنِيفًا	وَ	مَا	كَانَ	مِنَ
بلکہ	ملت	ابراہیمؑ کی	جو سچا مسلمان / یکسو تھا	اور	نہ	تھا	سے

(اے پیغمبر ان سے) کہہ دو (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیمؑ (اختیار کیے ہوئے ہیں) جو ایک خدا کے ہو رہے

الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳۵﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

الْمُشْرِكِينَ	قُولُوا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا
شرک کرنے والوں سے	کہو تم	ہم ایمان لائے	اللہ کے ساتھ	اور	اس پر جو	نازل کیا گیا	طرف ہماری

تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے (مسلمانو!) کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اس

وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ

وَ	مَا	اُنْزِلَ	اِلٰى	اِبْرٰهِمَ	وَ	اِسْمٰعِيلَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	اس پر جو	نازل کیا گیا	طرف	ابراہیمؑ	اور	اسماعیل	اور	اسحاق

پر جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

وَ	يَعْقُوبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	مَا	اُوْتِيَ	مُوْسٰى
اور	یعقوب	اور	اس کی اولاد کیطرف	اور	جو	دی گئی	موسیٰ کو

اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا

وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا

وَ	عِيْسٰى	وَ	مَا	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ	رَبِّهِمْ	لَا
اور	عیسیٰؑ کو	اور	جو کچھ	دیے گئے	سب انبیاءؑ	سے	اپنے رب کی	نہیں

ہوئیں ان پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر

اللہ کے ہاں تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تمہارے باپ دادا کون تھے بلکہ تم سے یہ پوچھا جائیگا کہ تم خود کیا کرتے رہے اسی لیے یہ فرمایا کہ وہ جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے لیے ہے جو کچھ تم کماؤ گے وہ تمہارے لیے ہے۔"

(آیت ۱۳۴)

پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ ایک دوسرے کو جھٹلانے کی بجائے سب انبیاءؑ کی تصدیق کی جائے یہ خواہ کسی زمانہ یا ملک یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں یہ سب ایک چشمۂ ہدایت کے پیغمبر تھے۔

(اگلے صفحہ پر)

اَفعال :- اُوْتِيَ : دیا گیا۔ (ماضی مجہول)

Marfat.com

نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

نُفَرِّقُ	بَیْنَ	اَحَدٍ	مِنْهُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
تفریق کرتے ہیں	درمیان	کسی کے	ان میں سے	اور	ہم	اسی کے	فرماں بردار ہیں

(سب پر ایمان لائے) ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ

فَ	اِنْ	اٰمَنُوْا	بِ	مِثْلِ	مَا	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا
پس	اگر	ایمان لائیں	پر	مانند	جس کے	ایمان لائے ہو تم	اس پہ	پس تحقیق	ہدایت پائی انہوں نے

واحد کے) فرمانبردار ہیں۔ سو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب

وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ

وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ	فِیْ	شِقَاقٍ	فَ	سَ	یَکْفِیْکَهُمُ
اور	اگر	پھر جائیں	پس بیشک	وہ	میں	ضد ہٹ دھرمی	پس	عنقریب	کافی ہوگا تیری طرف سے انکے مقابلہ میں

ہو جائیں۔ اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ تمہارے مخالف ہیں۔ انکے مقابلہ میں تمہیں خدا کافی ہے

اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ

اللّٰهُ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ	صِبْغَةَ	اللّٰهِ	
اللہ	اور	وہ	سنتا ہے	جانتا ہے	رنگ	اللہ کا	

اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے (کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے)

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ

وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَ	نَحْنُ	لَهٗ
اور	کون کس کا	زیادہ اچھا	سے	اللہ کے	رنگ (سے)	اور	ہم	اسکے لیے

اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے

لہٰذا سب کی یکساں طور پر تصدیق کرنی چاہیئے۔ داعیانِ حق میں سے کسی ایک کا انکار سب کا انکار ہے جو کوئی رسولوں میں تفریق کرتا ہے وہ اللہ کے پورے سلسلہ ہدایت کا منکر ہے۔ قرآن نے آکر توراۃ و انجیل کی تصدیق کی اور یہ کہا کہ ان کی جن تعلیمات کو تم نے گم کر دیا ہے اور سچا دین باقی نہیں رہا ہے انہی سچائیوں کو لے کر آیا ہوں تاکہ تم اس عالمگیر دعوتِ حق کے علمبردار بن جاؤ جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ میری دعوت ملتِ ابراہیمی ہی کی دعوت ہے۔ سب سے بہتر اللہ کا رنگ ہے۔ اسی رنگ کو اختیار کرو۔ اس سے بہتر رنگ اور کون سا ہو سکتا ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

افعال:۔ لَا نُفَرِّقُ: ہم تفریق نہیں کرتے۔ اُوْتِیَ: دیا گیا۔ سَیَکْفِیْ: اب کفایت کرے گا۔

اسماء:۔ اَلْاَسْبَاطُ: حضرت یعقوبؑ کی اولاد۔ شِقَاقٌ: مخالفت۔ صِبْغَةٌ: رنگ۔

Marfat.com

عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ أَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا

عٰبِدُوْنَ	قُلْ	اَتُحَآجُّوْنَ	نَا	فِیْ	اللّٰهِ	وَ	هُوَ	رَبُّنَا
عبادت بندگی کرنیوالے ہیں	کہو	کیا تم جھگڑتے ہو	ہم سے	میں	اللہ	اور	وہ	پروردگار ہمارا

ہیں (ان سے) کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا

وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ

وَ	رَبُّكُمْ	وَ	لَنَا	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	وَ	نَحْنُ
اور	پروردگار تمہارا	اور	ہمارے لیے	اعمال ہمارے	اور	تمہارے لیے	اعمال تمہارے	اور	ہم

پروردگار ہے۔ اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملیگا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا،

لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُوْلُوْنَ إِنَّ إِبْرٰهٖمَ

لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ
اسکے لیے	مخلص ہیں	یا	تم کہتے ہو	کہ بلاشبہ	ابراہیم ؑ

اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں (اے یہود و نصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو

وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوْا

وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطَ	کَانُوْا
اور	اسماعیل ؑ	اور	اسحاق ؑ	اور	یعقوب ؑ	اور	اولاد یعقوب ؑ	تھے

کہ ابراہیم ؑ اور اسماعیل ؑ اور اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ اور ان کی اولاد یہودی

هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ

هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ
یہودی	یا	عیسائی	کہہ دے	کیا تم	زیادہ علم رکھتے ہو	یا	اللہ

یا عیسائی تھے (اے محمد ﷺ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا

٥ جب سب کا رب ایک ہے۔ اور ہر انسان کے لیے اس کا اپنا عمل ہے۔ تو پھر اللہ اور اسکے دین کے نام پر یہ جھگڑے کیسے؟ کیوں ایک گروہ دوسرے کا دشمن ہے کیوں ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے

(آیت ۱۳۹)

افعال:- اَتُحَآجُّوْنَ: تم جھگڑتے ہو۔ تَقُوْلُوْنَ: تم کہتے ہو۔
اسماء:- عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ لَهٗ: اسی کے لیے۔ اَنْتُمْ: تم۔ اَعْلَمُ: زیادہ جاننے والا۔

Marfat.com

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهٰدَةً عِنۡدَهٗ مِنَ

مِنْ	عِنْدَهٗ	شَهَادَةً	كَتَمَ	مَنْ	مِنْ	أَظْلَمُ	مَنْ	وَ
سے	پاس اس کے	گواہی	چھپائے	اس آدمی	سے	بڑا ظالم	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب موجود) ہے چھپائے

اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلۡكَ

تِلْكَ	تَعْمَلُوْنَ	عَنْ مَا	بِغَافِلٍ	اللّٰهُ	مَا	وَ	اللّٰهِ
وہ / یہ	عمل کرتے ہو	اس سے جو	غافل	اللہ	نہیں	اور	اللہ

جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں - یہ جماعت

أُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا

مَا	لَكُمْ	وَ	كَسَبَتْ	مَا	لَهَا	خَلَتْ	قَدْ	أُمَّةٌ
جو	تمہارے لیے	اور	کمایا اس نے	جو	اس کے لیے	گزر چکی	تحقیق	گروہ / امت ہے

گزر چکی - ان کو وہ ملے گا جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ جو تم نے کیا۔

۱۶ ع
كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾

يَعْمَلُوْنَ	كَانُوْا	عَمَّا	تُسْئَلُوْنَ	لَا	وَ	كَسَبْتُمْ
عمل کرتے	وہ تھے	اس سے	تم سے پوچھا جائیگا	نہیں	اور	کمایا تم نے

اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہو گی۔

ہ کتمانِ حق یعنی سچائی اور اس کی حقیقت کو جانتے بوجھتے ظاہر نہ کرنا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے۔

یاد رکھو! جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے - اس پارہ میں دعوت ابراہیمیؑ سے وحدت دین کا بیان ختم ہوا - یعنی پہلی جو امت تھی وہ گزر چکی اس کے لیے وہ تھا جو اس نے کمایا - تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے تم سے ان کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا کہ ان کے اعمال کیسے تھے؟

(آیت : ۱۴۱)

افعال :- کَتَمَ : چھپایا - (ماضی)۔ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ : وہ عمل کرتے تھے۔

Marfat.com

پارہ اوّل کے مضامین کا خلاصہ

سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہے جو سراسر علم حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ اس کو اس ذات نے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے جو تمام علوم اور حقیقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کی تمام باتیں سراسر ہدایت، علم اور نور پر مبنی ہیں۔ اس رکوع میں اللہ نے انسان کو عقائد و اعمال کے اعتبار سے تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک ایمان لانے والے دوسرے جنہوں نے انکار کیا، اور تیسرے جو ایمان اور کفر کے درمیان معلق ہیں یعنی منافق۔

جس طرح انسان جسم اور روح سے مرکب ہے اور جسم بغیر روح کے بیکار ہے۔ اسی طرح اگر غور کیا جائے تو عالم ہستی کی مادی زندگی میں بھی تین ہی حالتیں ہوں گی۔ یا تو کون ہوگا یا فساد یا دونوں کی درمیانی حالت۔ اسی طرح انسان اپنی ہستی پر غور کرے۔ یا تو زندگی ہوگی یا موت یا پھر بیماری کی حالت۔ اس بیماری کی حالت کو نہ تو زندگی کہا جا سکتا ہے نہ موت۔ یہ دونوں کے درمیانی کیفیت ہے۔ یہی حال عقیدہ و عمل کا ہے۔ ایمان زندگی ہے، بیماری نفاق اور موت کفر ——— ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے گرد وپیش دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو لاپروا اور غیر ذمہ دار ہوتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے ہر کام میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو کسی کام کو کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح سوچ بچار کر لیتے ہیں۔ اس کام کے اچھے برے پہلو یا نفع اور نقصان کا پوری طرح جائزہ لے لیتے ہیں اور محتاط زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ دراصل قرآن کی تعلیمات سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو متقی (یعنی محتاط زندگی بسر کرنے والے) کہا گیا ہے۔ پھر متقی لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ متقی ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو:

(۱) غیب کی حقیقتوں پر ایمان رکھتا ہو۔ یعنی خدا کی ذات وصفات، ملائکہ، وحی، جنت اور دوزخ پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲) ایمان لانے کے بعد پوری زندگی میں ان تعلیمات کا سچا نمونہ بن جائے۔ اطاعت کے بعد پہلا عمل نماز کو قائم کرنا ہے۔ نہ صرف خود نماز پڑھے بلکہ نماز باجماعت کا اہتمام بھی کرے۔

(۳) پھر عمل کی دوسری شکل مالی قربانی بیان ہوئی ہے کہ ایسا آدمی زر پرست نہ ہوگا جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس میں سے اللہ کے حکم کے مطابق دوسرے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔

(۴) ان تمام کتابوں پر ایمان لائے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ سے پہلے مختلف زمانوں ملکوں کے انبیاء پر اتاری گئی ہیں۔

Marfat.com

(۵) آخرت کی زندگی کو برحق مان کر اپنی زندگی اسی عقیدہ کے مطابق بسر کرے اور یہ سمجھے کہ

(۱) وہ غیر ذمہ دار نہیں ہے، اسے ایک روز اپنے سب عملوں کا حساب دینا ہو گا۔

(۲) جس طرح ایک چیز کی بقا اور زندگی کے لیے ایک مدت اور مہلت ہے اسی طرح اس سارے نظام عالم کو ایک روز فنا ہونا ہے۔

(۳) اس دنیا کے فنا ہونے کے بعد دوسری دنیا پیدا ہوگی۔ اس میں ہر نفس کو اس کے اچھے یا بُرے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔

(۴) جو لوگ اس دن نیک ثابت ہوں گے ان کو جنّت ملے گی اور جو بد ہوں گے ان کو دوزخ۔

(۵) اس آخرت کی کامیابی کا معیار دنیا کی خوشحالی یا بدحالی پر نہ ہوگا بلکہ جس کو اللہ قیامت کے روز کامیاب قرار دے گا وہی در اصل فلاح پانے والے ہوں گے۔

جو لوگ ان باتوں پر یقین نہ رکھتے ہوں وہ قرآن کی تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ایسے ہی لوگ کافر یعنی انکار کرنے والے ہیں۔ جب ایسے لوگوں نے ان بنیادی باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور اپنے لیے اس کے خلاف اپنی خواہشات کا راستہ اختیار کر لیا تو پھر آپ جتنے بھی دلائل سے ان کو سمجھائیں گے وہ آپ کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے۔ ان کی کیفیت ایسی ہوگی گویا آپ کی کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آ رہی، آپ کی باتوں کے لیے ان کے کان بہرے اور آپ کے طریقے کی اچھائیوں کے لیے ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، ایسا محسوس ہوگا جیسے ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔

دوسرے رکوع میں تیسری قسم کے لوگوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے جن کو منافق کہتے ہیں۔

منافق کا مادّہ نفق ہے۔ جس کے معنی ہیں سرنگ لگانا۔ یا جنگلی چوہے کی طرح زمین میں سوراخ کرنا تاکہ خطرے کے وقت اس میں چھپا جا سکے۔ یا خفیہ راستوں سے بچ کر نکل سکے۔ اس اعتبار سے منافق کا لفظ ایسے گروہ کے لیے بولا جاتا ہے جو زبان سے تو اسلام کا اقرار کرے لیکن دل سے اسلام کا قائل نہ ہو۔ یا مسلمانوں کے خلاف جھوٹ، فریب یا غلط الزامات لگا کر اور خفیہ چالیں چل کر ان کو مٹانے کی کوشش کرتا رہے۔ ایسا گروہ کافروں سے بھی زیادہ بدتر ہوتا ہے کیونکہ کافر ظاہر ہوتے ہیں لیکن منافق مسلمانوں میں شامل ہو کر ان کے خلاف سازش کرتا ہے۔[۱]

اسی رکوع میں ایسے ہی منافقین کی چند ابتدائی علامات اور عادات و اطوار بیان کیے گئے ہیں:

(۱) منافقین کی پہلی صفت یہاں بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں دل کی گہرائیوں میں نہیں ہوتا اور جو دل میں ہوتا ہے اس کو زبان پر لانے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ حقیقت میں

---

[۱] آج بھی اسلام اور مسلمانوں کو ایسے ہی "گندم نما" جو فروشوں یعنی بظاہر ماحول کو دیکھتے ہوئے مجبوراً اسلام کا نعرہ لگانے والے در عمل میں اسلام کی مخالفت کرنے والوں سے خطرہ ہے جو عام لوگوں کے سامنے آ کر اسلام اسلام پکارتے ہیں لیکن درپردہ وہ دوسرے لادینی نظریات پر ایمان رکھتے ہیں۔

Marfat.com

یہ لوگ اسلام کے منکر ہیں۔ لیکن صرف مسلمانوں میں اپنا وقار قائم کرنے کے لیے کلمہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ اور آخرت کو مانتے ہیں حالانکہ ان کا عمل اس اقرار کے بالکل برعکس ہے۔

(۲) دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جو مسلمانوں سے فائدہ حاصل کرنے اور ان کی تنقید یا گرفت سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرانا چاہتے ہیں اور اپنا مفاد اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایک طرف مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ شریک رہیں اور دوسری طرف اسلام کے مخالفین سے بھی ربط رکھیں تاکہ دونوں طرف سے فائدے حاصل کر سکیں اور دونوں طرف کے خطرات سے بھی بچ جائیں۔ ایسے افراد مسلمانوں کے ساتھ فریب اور دھوکہ کر رہے ہیں۔ ان کی یہ نفاق کی بیماری اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ نیکی یا بدی میں تمیز نہیں کر سکتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اس طرزِ عمل سے ملک میں انتشار اور فساد پیدا نہ کریں تو ان کا نعرہ یہ ہوتا ہے کہ ہم تو عوام کی فلاح اور بھلائی کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں حالانکہ پس پردہ سازشیں کرنا، دوست بن کر دشمنی کرنا، جھوٹے الزامات اور پروپیگنڈے سے بدنظمی پیدا کر کے فساد پھیلانا ان کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ ان کی اس روش کو دیکھ کر غیر مسلم اور کافر یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اسلام میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

(۳) تیسری قسم کے منافق وہ ہیں جو اسلام کے قائل ہوتے ہیں لیکن دنیوی مفادات کے پیشِ نظر اپنے آبائی تصورات، رسم و رواج کو چھوڑنے اور اسلام کے عائد کردہ ضابطوں کی پابندیاں قبول کرتے ہوئے حقوق و فرائض کا بار اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے ہی لوگوں کو جب کہا جاتا ہے کہ اسلام کو سچائی اور اخلاص کے ساتھ قبول کریں تو وہ مسلمانوں کو جو سچے دل سے اسلام کو اپنا کر اپنے آپ کو تکلیفوں اور مشقتوں اور خطرات میں مبتلا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں جو اس دور میں کفر اور باطل نظریات کے بڑے طاقتور گروہوں کے مقابلے میں اسلام اور حق کو دنیا میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ان کے نزدیک ناممکن ہے۔ ان کی رائے میں یہ کام احمقانہ ہے۔

ان کے اس قول کا جواب اللہ نے خود ہی دیا ہے کہ یہی لوگ دراصل احمق ہیں کیونکہ سچائی اور حق ہی کا بالآخر بول بالا ہوتا ہے۔ ان کو چونکہ آخرت کی زندگی پر یقین نہیں ہوتا اس لیے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ وہ اپنے مفادات کی خاطر جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور جب وہ اسلام کے مخالفین سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو مسلمانوں کو اُلّو بنا رہے ہیں۔ ہم ان کے اندرونی راز اور پروگرام آپ لوگوں کو بتانے کے لیے ان سے ملتے ہیں۔ ہم تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں ——— دراصل اللہ تعالیٰ ان کے تمسخر کو انہیں پر پلٹ دیتا ہے جس چیز کو وہ دنیا میں نفع کا سودا کہتے ہیں وہی آخرکار ان کے لیے نقصان کا باعث بن جاتی ہے اور

Marfat.com

وہ سراسر خسارے میں رہتے ہیں۔

ایسے ہی منافقین کے بارے میں آخر رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مثالیں دے کر سمجھایا ہے پہلی قسم کے منافقوں کی مثال ایسی ہے کہ اللہ کے ایک بندے نے کفر کے اندھیروں میں اسلام کی روشنی پھیلائی اور اسلام کی دعوت دی اور تمام ماحول روشن ہوگیا اور لوگوں میں نیکی اور بدی، حق و باطل کی تمیز پیدا کر دی۔ تو یہ منافق جو خواہشاتِ نفس کے بندے ہیں۔ ان کو اس روشنی کے ماحول میں کچھ بھی نظر نہیں آیا کیونکہ انہوں نے خود ہی جس راستے کو اپنے لیے منتخب کیا تھا اس میں سرگرداں رہنے کی وجہ سے روشنی کے باوجود تاریکی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے ان کا نور چھین لیا۔ اسلام کی جو شمع روشن ہوئی ہے یہ اس سے فائدہ اٹھانے کے سب مواقع کھو بیٹھے اور اپنی اصلی حالت میں مسلمانوں کے سامنے نمایاں ہو گئے اور اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دے سکیں۔ اب وہ اپنی اغراض اور ذاتی مفادات کی وجہ سے اسلام کی روشنی سے محروم ہو کر اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ ان کے کان حق بات سننے کے لیے بہرے، زبان حق بات کہنے کے لیے گونگی اور آنکھیں حق کی روشنی دیکھنے کے لیے اندھی ہیں۔

منافقین کا ایک اور گروہ اگرچہ اسلام کا قائل ہے لیکن اسلام کے راستے میں جہاد اور قربانی کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بارش سے مراد اسلام ہے جو انسانوں کے لیے باعثِ رحمت ہے۔ بادل، کڑک اور چمک سے مراد اسلام اور کفر کے مقابلے میں وہ سخت قسم کی آزمائشیں ہیں جس سے مومن کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کمزور اور ضعیف الایمان منافق اسلام کے فائدے دیکھتے تو اس کی طرف دوڑ پڑتے۔ مگر جب اسلام کسی قربانی کا مطالبہ کرتا تو پیچھے ہٹ جاتے، شک اور تذبذب میں مبتلا ہو جاتے۔ جس مجلس میں جاتے اسی کا اثر قبول کر لیتے۔ اگر اسلام میں کامیابی نظر آتی تو اسلام کا ساتھ دینا شروع کر دیتے۔ اسلام قربانی کا مطالبہ کرتا اور ان کے پہلے سے جمے ہوئے خیالات یا خواہشات کے خلاف کوئی بات کہتا تو ٹھٹک کر کھڑے رہ جاتے

اللہ تعالیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے لیے جس راستے کو پسند کرتا ہے، جس حد تک دیکھنا اور سننا چاہتا ہے۔ اسے اتنا ہی دیکھنے سننے اور کرنے کی توفیق دیئے رکھتا ہے۔

تیسرے رکوع میں تمام انسانوں کو قرآن مجید کی اصل دعوت پیش کی جا رہی ہے — یعنی اے انسانو! اللہ کی بندگی اختیار کرو، کیونکہ وہ تمہارا اور تم سے پہلے انسانوں کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اسی نے تمہارے لیے آسمان اور زمین میں تمام اشیاء کو پیدا کیا تاکہ تم ان سے فائدے حاصل کر سکو۔ اس کے بعد بھی اگر تم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ تو اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے۔

پھر لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اگر تمہیں اس میں شک ہے کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے تو پھر اس جیسا کلام یا ایک آیت ہی پیش کر کے دکھا دو۔ لیکن تم یہ نہ کر سکو گے اور تاریخ بھی شاہد ہے کہ آج

Marfat.com

تک کوئی بھی قرآن کے اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا، بلکہ اس کے برعکس اس کلام کا معجزہ یہ ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں عرب جیسے بے آب وگیاہ خطے کے ان پڑھ لوگوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی۔ ایسی قوم کو جو اخلاق سے بالکل عاری اور حد درجہ پست تھی تمام دنیا کا پیشوا بنا دیا۔ عربی ان کی مادری زبان تھی لیکن وہ بھی آج تک اس قرآنی چیلنج کا جواب نہ دے سکی۔ جس طرح یہ کلام الٰہی برحق اور سچا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی برحق ہے، اس سچائی میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی تعلیمات قیامت تک تمام نوع انسانی کے لیے خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں واقع ہو یہ کتاب ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہے۔ جو لوگ اس کی تعلیمات کو قبول کر کے عمل کریں گے ان کے لیے دنیا میں اچھی اور جنت جیسی زندگی کی بشارت ہے اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والی جنت کے باغوں کی راحت اور آرام کی خوشخبری۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے یا جو ایمان لانا نہیں چاہتے، وہ سیدھی بات کو بھی اپنی کج فکری کی بنا پر غلط رنگ میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر اللہ تعالیٰ کسی خاص بات کو سمجھانے کے لیے مکڑی، مکھی، مچھر وغیرہ جیسی مخلوق کو بطور مثال کے پیش کرتا ہے تا کہ اپنی بات واضح کی جا سکے لیکن ایسے لوگ اس پر بھی معترض ہوتے ہیں کہ اتنی حقیر چیزوں کا ذکر کس لیے؟ چونکہ ان کے اپنے اندر حق اور نیکی کی طلب نہیں ہے۔ اس لیے ان کی نگاہیں ظاہری الفاظ میں اٹک کر رہ جاتی ہیں اور جو متقی ہیں اور حق کے طالب ہیں، ان کو انہی باتوں میں حکمت کے موتی نظر آتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ سب باتیں اللہ ہی کی طرف سے ہیں لیکن جن لوگوں نے خود اپنے لیے غلط راستہ کا انتخاب کیا اللہ ان کو ہدایت نہیں دیتا اور اللہ گمراہ بھی فاسق لوگوں ہی کو کرتا ہے۔

گمراہ اور فاسق کون سے لوگ ہیں؟ ایسے لوگ جو اللہ کے ساتھ اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ وہ اس کی بندگی اور اطاعت کریں گے لیکن یہ عہد کرنے کے بعد اس کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ کی بندگی کی بجائے اپنی خواہشات اور دوسرے لادینی نظریات کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔

دوسری نشانی فاسق کی یہ ہے کہ وہ رشتے جن پر تمام تمدن انسانی کا انحصار ہے (میاں بیوی کا رشتہ، باپ اور بیٹے کا رشتہ، استاد اور شاگرد کا رشتہ، زمیندار اور مزارع، کارخانہ دار اور مزدور کا رشتہ۔ افسر اور ماتحت کا رشتہ۔ حاکم اور رعایا کا رشتہ) غرض ایسے تمام رشتوں کو توڑ کر تمام تمدن کو فتنہ اور فساد سے بھرتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے ایسے ہی فاسق لوگ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خسارے میں رہیں گے۔ کیونکہ یہ خدا اور بندے کے تعلق اور انسان اور انسان کے تعلق کو بگاڑتا ہے اور دنیا میں فساد پھیلاتا پھرتا ہے۔ بس یہی فاسق کی تعریف ہے۔ یعنی اللہ کی نافرمانی میں حد سے نکل جانے والا۔

پھر فرمایا تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو، اور نہ ہی تم اس کی بے پایاں سلطنت سے بھاگ سکتے ہو۔ زمین میں جو کچھ ہے، سب اسی نے پیدا کیا ہے۔ پہلے کچھ نہ تھا تو انسان کو پیدا کیا! اس کے لیے آسمانوں اور زمین کی چیزیں پیدا کیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ انسان اب تک اس

Marfat.com

زمین کی چیزوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ تو پھر کیوں تم اللہ کی ہستی کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے جس طرح تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا، اسی طرح تمہیں زندگی کے موت دیتا ہے اور پھر نئی زندگی عطا کرے گا اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تمہیں آخرت کی زندگی کے لیے ابھی سے تیاری کرنا چاہیے۔

چوتھے رکوع میں انسان کو اس کے حقیقی مقام یعنی اللہ کا بندہ اور خلیفہ (نائب) مقرر کیے جانے کا تذکرہ ہے جس سے انسانی تاریخ کے اس باب کی تفصیلات سامنے آتی ہیں جن کے بارے میں اب تک تاریخ اور سائنس کے طالب علم سرگرداں نظر آتے ہیں۔ قرآن نے جن حقائق سے پردہ اٹھایا وہ سب حقیقت پر مبنی باتیں ہیں۔ جب زمین و آسمان اور اس کائنات کی جملہ چیزوں کو اللہ نے پیدا کیا۔ ہر چیز نے اپنا اپنا کام شروع کیا تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا "میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں جو زمین میں میرا نائب ہوگا اور میرے دیئے ہوئے اختیارات کو میری منشا کے مطابق استعمال کرے گا۔ فرشتوں نے عرض کیا "ہمیں خطرہ ہے کہ یہ مخلوق زمین میں فساد اور خونریزی نہ کرے۔ ہم ہر وقت جناب کی حمد تقدیس کے لیے حاضر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔" پھر اللہ نے حضرت آدم کو ان تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا جس کی دنیا میں ان کو ضرورت تھی اور مٹی سے پیدا کرنے کے بعد اس میں ہر قسم کی خواہشات، میلانات دنیوی زندگی کے تعمیر وارتقاء کے نشیب و فراز سے نوازا اور اس کو اختیار دیا کہ خواہ وہ نیکی کا راستہ قبول کرے یا بدی کا۔ پھر اللہ نے فرشتوں کو سمجھانے کے لیے سوال کیا کہ "اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا "آپ نے جتنا کچھ ہمیں علم دیا ہے ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے۔" پھر اللہ نے حضرت آدم کی برتری ثابت کرنے کے لیے فرمایا "اے آدم ان سب کے نام بتا دو۔" انہوں نے ہر چیز کے نام اور حقیقتیں بتا دیں۔ پھر جب حضرت آدمؑ کی برتری ثابت ہو گئی تو اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدمؑ کی بزرگی مان کر ان کے آگے جھک جائیں۔ پھر تمام فرشتے حضرت آدم کے سامنے سجدہ میں گر گئے لیکن ابلیس نے انکار کر دیا کیونکہ وہ آگ سے بنا ہوا تھا اور جنوں میں سے تھا۔ اللہ نے اس انکار کی بنا پر ابلیس کو قیامت تک اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

پھر اللہ نے حضرت آدم اور حضرت حوا کو امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا اور ایک خاص درخت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے قریب نہ جائیں ورنہ نافرمانوں میں سے ہو جائیں گے لیکن ابلیس نے جو ازلی دشمن بن چکا تھا بڑی مکاری اور فریب سے اس درخت کا پھل کھانے کے لیے بہکایا۔ حضرت آدم اور حضرت حوا نے اس کے فریب میں آ کر اس درخت کا پھل کھا لیا۔ پھر اللہ نے حکم دیا۔ تم سب جنت سے نکل جاؤ اور زمین پر ایک مقررہ مدت تک زندگی بسر کرو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو آخر تمہیں میرے پاس آنا ہوگا۔

Marfat.com

حضرت آدمؑ کو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا تو بہت روئے۔ اللہ نے ان کو توبہ کے چند کلمات سکھلائے اور ان کی توبہ قبول کر لی۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ تم سب کو دنیا میں رہنا ہوگا۔ اور میری طرف سے تمہارے پاس تمہارے اندر سے ہی نیک لوگ میری ہدایات لے کر آئیں گے۔ جو میری ان ہدایات پر عمل کرے گا میں پھر اس کو اس کے اس اصلی گھر جنت میں جگہ دوں گا۔ ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوگا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے لیکن جن لوگوں نے میری ہدایات کو نہ مانا وہ دنیا میں بھی بے اطمینانی اور گمراہی کی زندگی بسر کریں گے اور آخرت میں ہمیشہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع تک مسلسل بنی اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ یہ قوم تاریخِ انسانی میں کئی ہزار برس تک بنی نوع انسان کے سامنے ترقی و تنزل کا عبرتناک نمونہ بنی رہی ہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ کے وہ عبرتناک ابواب قرآن کے ان رکوعوں میں بیان کرنے سے ایک غرض یہ تھی کہ یہودی اپنی برائیوں سے باز آکر ایمان لے آئیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو یہ بتانا مقصود تھا کہ ان خرابیوں سے جن کا تفصیل سے ذکر آئندہ آئے گا، ان سے بچ کر رہیں کیونکہ انبیاءکرام کو ماننے والے لوگوں میں جو خرابیاں مختلف طریقوں سے آتی ہیں ہر طبقہ کے مسلمان ان خرابیوں سے بچ کر رہیں، ورنہ بنی اسرائیل ہی کی طرح ان کا انجام ہوگا۔ اور منصب خلافت ان سے چھین لیا جائے گا۔

بنی اسرائیل اپنے انبیاء کرام کی تعلیمات کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کے بندے بن گئے اور ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے اصل دین کو بھلا چکے تو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے۔ کچھ مدت کے بعد اہلِ مصر نے ان کو مغلوب کر لیا اور ان کو اپنا غلام بنا کر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ آخر حضرت موسیٰؑ نے ان کو اس غلامی سے نجات دلائی ——— بنی اسرائیل کا روشن ترین زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا تھا۔ اس عرصہ میں اللہ نے ان پر انعامات کی بارش کی۔ پھر انہوں نے دین کو چھوڑا تو آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور فرقہ فرقہ ہو گئے، اور انبیاء کے دشمن بھی ہو گئے اور ان میں سے بعض کو قتل بھی کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان پر پھر سے مصائب اور عذاب نازل ہوئے۔ اس رکوع سے بنی اسرائیل کی سرکشی، عہد شکنی، تحریف فی الدین اور نفاق کا تذکرہ ہے۔ ہم یہاں شق وار بیان کرتے ہیں:

- اللہ کے ساتھ تم نے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرو اور ہماری نعمتوں کو یاد کرو۔ اور قرآنِ مجید پر ایمان لاؤ جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔
- اشتراءِ آیاتِ الٰہی یعنی اللہ کی آیات کے بدلے دنیا کی حقیر مالی منفعت حاصل نہ کرو۔ اس میں تحریف نہ کرو اور نہ ہی اپنی خواہشات کے مطابق ان کو بدلو۔
- تلبیس حق اور کتمان حق نہ کرو۔ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ نہ کرو اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ حقیقت حال سے تم پوری طرح باخبر ہو۔
- تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم سب کچھ جانتے ہو۔

Marfat.com

- حق کو قبول کرنے میں جن مشکلات و مواقع کا تمہیں سامنا ہے تو اس مشکل اور دشواری کا علاج صبر اور نماز میں ہے۔ صبر و نماز سے اپنی پوری زندگی کے مشکل مراحل میں مدد لی جا سکتی ہے۔ —— یہودی علماء کو خطاب ہے۔ اُمت کو بھی ان باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انعامات کی بارش کی تو انہوں نے استبدالِ نعمت کی راہ اختیار کی۔ پہلا انعام یہ تھا کہ فرعون کی غلامی سے نجات ملی۔ دوسرا انعام یہ تھا کہ کتاب و فرقان کا عطیہ دیا گیا لیکن انہوں نے بُت پرستی اختیار کی، اور گوسالہ پرستی اختیار کر کے اللہ کے انعامات کی ناشکری کی روش اختیار کی۔ اللہ نے حکم دیا اس بچھڑے کو دریا میں پھینک دو اور ان لوگوں کو قتل کر دو جنہوں نے یہ راستہ دکھایا تب تمہاری توبہ قبول ہو گی۔ آخر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ پھر جزیرہ نمائے سینا میں چالیس سال تک رہے وہاں بادلوں کا سایہ کیا گیا تاکہ دھوپ سے بچے رہیں اور "من وسلویٰ" جیسی نعمت بغیر مشقت کے نازل کی۔ پھر انہوں نے شہری زندگی کا مطالبہ کیا تو حکم ہوا ایک فاتح قوم کی حیثیت سے عاجزی و انکساری سے اللہ سے معافی مانگتے ہوئے شہر میں داخل ہوں، وہاں تمہیں ہر قسم کی نعمتیں میسر آئیں گی۔ لیکن پھر اس حکم کی خلاف ورزی اور نافرمانی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کے باوجود ہر بات کے مقابلہ میں شکر بجا لانے کی جگہ اپنی ہٹ دھرمی سے کام لیا۔ مفت کی چیزوں پر قناعت نہ کر سکے۔
- کفر بآیٰت اللہ کی راہ اختیار کی یعنی اللہ کے وہ احکام جو اپنی خواہشات کے خلاف ہوں ان کو ماننے سے انکار کیا جائے۔
- یہ بات معلوم ہو کہ یہ باتیں اللہ نے فرمائی ہیں پھر بھی سرکشی اور ڈھٹائی کے ساتھ ان کی خلاف ورزی کی جائے اور ان احکامات کو جانتے ہوئے بھی تحریف کی جائے یا بدل دیا جائے یہ آیات سے کفر کرنے کے مترادف ہے۔

بنی اسرائیل کی مزید گمراہیاں

- دینِ حق کا مدار ایمان اور عملِ صالح پر ہے، نسل، خاندان یا مذہبی گروہ بندی یا کسی فرقہ کا اس میں دخل نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کون سے کس فرقہ سے اس کا تعلق ہے بلکہ اللہ یہ دیکھتا ہے اس کا ایمان اور عمل کیسا ہے۔ جب کوئی عمل و آزمائش میں پورا نہ ہو تو وہ مغضوب اور نامراد ہو گا۔
- اللہ سے عہد باندھنے کے بعد اس کو توڑا۔ سبت کے دن کے احکام کی حدیں توڑ ڈالیں۔ اللہ کے حکم سے بچنے کے لیے حیلہ سازی سے کام لیا۔
- تعمق فی الدین اور کثرتِ سوال کی گمراہی یعنی احکامِ شریعت کی سیدھی تعلیمات کی اطاعت

Marfat.com

کرنے کی بجائے اس میں طرح طرح کے سوالات گھڑنا اور بلاضرورت دقیقہ سنجیاں کرنا تاکہ سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دیا جائے جس کی مثال رکوع ۸ میں گائے کے ذبح کے حکم کی ہے ۔

- بنی اسرائیل کا قتلِ نفس میں بے باک ہونا جو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کا سب سے بڑا جرم ہے ۔
- یہودیوں کی گمراہیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے قلبی اور اخلاقی حالت کا اس حد تک گرجانا جہاں عبرت پذیری اور توبہ کی استعداد بالکل ختم ہوجاتی ہے اور آدمی اس حقیر زندگی پر قانع ہوکر رہ جاتا ہے اور اس کے اصلاحِ احوال کے بہتر ہونے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنی اسرائیل کی گمراہیوں کی مزید داستان

(۱) ان میں پہلی گمراہی تو یہ ہے کہ ان میں کتاب اللہ کا نہ تو سچا علم باقی رہا اور نہ سچا عمل ۔ اگر علم تھا بھی تو اس میں تحریف کرتے تھے ۔

(۲) ان میں نفاق کی بیماری پیدا ہوگئی ۔ مسلمانوں سے ملتے تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے اور جب دوسروں سے ملتے تو کہتے جو کچھ علم ہمیں اللہ نے دیا ہے وہ مسلمانوں پر ظاہر نہ ہونے دیں ۔

(۳) ان کے علماء حق فروش ہیں اور عوام کے پاس سوائے "ضعیف الاعتقادی" کی آرزوہائے باطلہ اور جہالت کے نظریات کے سوا کچھ نہیں ۔

(۴) یہودی علماء کی یہ گمراہی کہ اللہ کے احکام پر اپنی آراء اور خواہشوں کو ترجیح دیتے اور اپنی دانست میں اپنے تصنیف کردہ مسائل کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل قرار دیتے ۔

(۵) مزید ان کی گمراہی یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کا چہیتا اور نجات یافتہ امت سمجھتے اور کہتے تھے ہم ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے ۔ حالانکہ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے ۔ جنت و دوزخ کا مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے ۔ جس انسان کے اعمال اچھے ہوں گے اس کے لیے نجات ہے جس کے بُرے ہوں گے اس کے لیے سزا ہے ۔

دسویں رکوع میں مزید عہد شکنی کی باتیں :

میثاقِ بنی اسرائیل کی بڑی بڑی باتیں تاکہ نسلِ انسانی کی نجات کا ذریعہ بنے وہ عہد کیا تھا ؟

(۱) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔

(۲) والدین سے حسن سلوک کرنا ۔

(۳) رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں سے حسن سلوک کرنا ۔ ان سے خوش خلقی سے پیش آنا ۔

(۴) عام لوگوں سے اچھی گفتگو کرنا ۔

Marfat.com

(۵) نماز قائم کرنا۔

(۶) زکوٰۃ دینا

مگر اس عہد کرنے کے بعد چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی۔

عہد شکنی کی مزید تفصیل یہ ہے :

(۱) اللہ نے یہ عہد بھی لیا کہ ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے۔

(۲) اپنے کمزور لوگوں کو جلا وطن نہ کرو گے لیکن انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔

جب شریعت کے حقیقی احکامات اور دینداری کی روح باقی نہیں رہتی تو دینداری کی نمائش رہ جاتی ہے۔ بعض پر ایمان اور بعض کا انکار، دین کی آسان باتوں پر عمل کیا جاتا ہے جو ریاکاری اور نمائش کا ذریعہ ہیں، اور جن کے کرنے پر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ علماء یہود اپنی گمراہیوں میں مبتلا تھے اور عام لوگ بھی حق پرستی کی جگہ نفس پرستی میں مبتلا ہو کر رہ گئے تھے۔ ایسے لوگ دنیا میں ذلیل اور آخرت میں رسواکن عذاب سے دوچار ہوں گے۔

گیارہویں رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰؑ کو کتاب دے کر بھیجا لیکن انہوں نے اس کتاب کی تعلیمات کو بدل ڈالا اور ان کی نافرمانی کی۔ اس کے بعد ان کی طرف پے در پے بہت سے رسول بھیجے، پھر حضرت عیسیٰ کو انجیل دے کر بھیجا اور ان کی سچائی کے لیے ان کو بہت سے معجزوں سے نوازا اور حضرت جبرئیل کو ان کی مدد کے لیے مقرر کیا لیکن یہودی اپنی پرانی عادت کے مطابق ان کی مخالفت سے باز نہ آئے اور ان کے قتل پر تل گئے۔

جب اللہ نے ان کے من گھڑت تصورات کی تردید کی تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہمارے دل محفوظ ہیں ہم پر اپنے نظریات کے سوا کسی دوسرے دین کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہم کسی کے کہنے پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ ان کی ان مسلسل نافرمانیوں کے باعث اللہ نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔ حالانکہ ایک وقت ان کی حالت یہ تھی کہ جب مدینہ کے دوسرے قبائل ان پر ظلم کرتے اور یہ ان سے شکست کھا جاتے تو اس وقت اس آنے والے آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعائیں مانگتے تھے۔ جب حضورؐ تشریف لے آئے اور انہوں نے حضورؐ کو پہچان بھی لیا لیکن انہوں نے آپ پر ایمان لانے سے اس لیے انکار کیا کہ آپ ان کی نسل سے نہیں ہیں اور حسد، تعصب اور نفس پرستی میں اس حد تک آگے بڑھے کہ ہر قسم کی نعمت میں کسی دوسرے کو شریک ہونا گوارہ نہ تھا حضورؐ کا تعلق چونکہ بنی اسماعیل سے تھا اور آپؐ بھی حضرت ابراہیم کی اولاد سے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہے نوازے۔ گزشتہ تاریخ اور حضرت موسیٰؑ کے واقعات کا پھر اعادہ فرمایا کہ اگر تم اللہ کے چہیتے ہو تو پھر موت کی تمنا کرو تاکہ تم جلد جنت میں جا سکو لیکن یہ اپنی نافرمانیوں سے باخبر ہیں اور کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے۔ اگر یہ ہزار سال کی عمر بھی پالیں تو اللہ کے ہاں عذاب سے کوئی بھی ان کو چھڑا نہ سکے گا۔

Marfat.com

رکوع بارہ ۱۲ :— یہود کہتے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ ہمارا دشمن ہے کیونکہ یہود کا ہمیشہ کی طرح انبیاءؑ کے ساتھ یہی طرز عمل رہا اور حضرت جبرائیل ہی ان کی نافرمانیوں کی بنا پر ان کے عذاب کی خبریں لاتے تھے تو انہوں نے ان کو اپنا دشمن کہا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تردید کی اور فرمایا " حضرت جبرائیل تو صرف اللہ کا پیغام پہنچانے والے فرشتے ہیں اور اصل احکام یا عذاب اللہ ہی کے حکم پر موقوف ہے۔ حقیقت میں تمہاری گالیاں اللہ تعالیٰ کی ذات پر پڑتی ہیں۔ یہ قرآن تو پہلی کتب کی تصدیق کرنے والا اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے —— جو کوئی اللہ کی وحی یا حضرت جبرائیل کا مخالف ہے تو اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہے۔

جب کوئی قوم اخلاقی و مادی اعتبار سے انتہائی پستیوں میں گر جاتی ہے تو ان کے عقائد اور عملی زندگی میں ایسا انحطاط رونما ہوتا ہے کہ وہ ہرا اعتبار سے جہالت اور مفلسی میں مبتلا ہو کر وحی کی تعلیمات سے انحراف کر کے بے عملی کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ مشقت اور جدوجہد کے طریقوں کو چھوڑ کر جادو، طلسماتی عملیات اور تعویذ گنڈوں سے معاملات کے حل کرنے کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں شیاطین کے بہکانے میں آکر چند منتروں اور نقوش کی پیروی کرنے لگے۔ اس جادوگری کو حضرت سلیمان اور ہاروت وماروت فرشتوں سے منسوب کرنے لگے حالانکہ یہ سب کچھ ان کے لیے آزمائش تھی۔ نفع ونقصان اللہ کے حکم کے بغیر کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا ایک آدمی دوسرے کی بیوی کو توڑ کر اپنے اوپر عاشق کرے۔ یہ اخلاقی زوال کی انتہا تھی۔

رکوع ۱۳/۱۴ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے مومنین کو ہدایت دی جارہی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات سے سبق حاصل کریں۔ اور ان گمراہیوں سے بچیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے نیز ان شکوک وشبہات کا جواب دیا ہے جو یہ مسلمانوں میں پھیلا رہے تھے۔

- اللہ کی طرف سے وحی کا نزول انسانی خواہشوں کا پابند نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے۔
- ایک شریعت کے بعد دوسری کا ظہور اس لیے ہے کہ یا تو نسخ کی حالت پیش آتی یا نسیان کی۔ نسخ یہ ہے کہ ایک بات پہلے تھی لیکن موقوف ہوگئی اور اس کی جگہ دوسری نے لے لی نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں کہ پہلی شریعت اگرچہ کسی حالت میں موجود تھی لیکن زمانہ کے تقاضے بدل گئے یا اس کے ماننے والوں نے اس کی عملی روح کو گم کر دیا۔ لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے اور بعض صورتوں میں ایسا ہوا کہ امتداد زمانہ نے پہلی تعلیمات کو گم کر دیا تھا اور حقیقت میں کچھ بھی باقی نہ رہا تو لازم ہوا کہ تجدید ہدایت ہو۔

اللہ کی سنت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نئی تعلیم پہلی تعلیم سے بہتر ہو یا اس کی مانند، کیونکہ دعوت حق کی اصل یہ ہے کہ اس کی تکمیل وارتقاء ہو۔

Marfat.com

- اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ چاہتے ہیں مسلمانوں کو ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ یہ حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ تم حق پر ثابت قدم نہ رہو۔ ایسے افراد سے درگزر کیا جائے تاکہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے — اس حال میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ یعنی مالی عبادت کرنے سے مسلمانوں میں روحانی استعداد نشوونما پاتی ہے۔ یہودی نصاریٰ کو گمراہ کہتے ہیں! اور نصاریٰ یہود کو اور مشرکین مکہ دونوں کو۔ تمام مذاہب میں دین کی سچائی ایک تھی جو سب کو یکساں دی گئی تھی لیکن مذہبی گروہ بندیوں نے الگ الگ حلقے بنا کر اس سچائی کو ضائع کر دیا۔ اب ہر گروہ دوسرے کو جھٹلا رہا ہے اور گمراہ کہہ رہا ہے اور خود کو سچا کہتا ہے۔ اس بات کا فیصلہ کون کرے کہ سچا کون ہے؟ اگر سب سچے ہیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں کیونکہ ہر فرقہ یا جماعت دوسرے کو غلط کہتی ہے۔ اگر سب جھوٹے ہیں تو اللہ کی سچائی ہے کہاں؟ قرآن کہتا ہے اللہ کی سچائی سب کے لیے ہے جو سب کو دی گئی تھی لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا۔ سب اصل کے اعتبار سے سچے ہیں اور عمل کے اعتبار سے جھوٹے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ سب عالم گیر اور مشترک سچائی پر جمع ہو جائیں تاکہ مذہبی گروہ بندی کا خاتمہ ہو سکے۔ وہ سچائی کیا ہے — وہ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون جس کو قرآن لے کر آ رہا ہے۔ جو دین حق کا ضابطہ حیات ہے جس کو "الاسلام" کہتے ہیں۔
ہر گروہ کہتا ہے کہ جو اس میں شامل نہیں وہ نجات نہیں پا سکتا۔ قرآن کہتا ہے نجات کا دارومدار خدا پرستی اور نیک عملی پر ہے یہ نہ کسی فرقہ بندی پر انحصار ہے۔ جو خدا پرست ہو گا اور نیک عمل کرے گا وہی نجات پائے گا۔ مذہبی اور فرقہ پرستی کا تعصب اس حد تک بڑھ گیا ہے ہر گروہ اپنے علاوہ کسی کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہی حال اس وقت مشرکین کا تھا کہ وہ مسجد حرام میں اللہ پاک کا نام لینے سے روکتے تھے اسی طرح دوسرے دونوں گروہ بھی!

- اللہ تعالیٰ کسی خاص عبادت گاہ میں مقید نہیں جہاں بھی اس کو اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ وہ اس عبادت کو قبول کرے گا۔ لہٰذا ایسی عبادت گاہوں کے متولی تو ایسے ہونے چاہئیں جو خدا پرست اور خدا ترس ہوں۔ شریر لوگ اگر وہاں جائیں تو ان کو خوف ہو کہ ان کو ان کی شرارت پر سزا دی جائے گی۔

- عیسائیوں کی گمراہی یہ ہے کہ وہ کتاب الٰہی سے منحرف ہوئے اور انہوں نے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ اس باطل عقیدے پر اپنی الگ گروہ بندی بنا لی حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے۔

- اسی طرح مشرکین عرب کے جاہلانہ اور حاسدانہ اعتراضات کا جواب ہے۔ ہر زمانہ میں سچائی کی حقیقت ایک ہی تھی اور ہر زمانہ میں منکرین حق نے ایک ہی طریقہ پر اس سچائی

Marfat.com

کو جھٹلایا اور ایک ہی طرح مخالفت ہوئی۔

- پھر دعوتِ حق کی پہچان یہ کہ پیغمبر کی تعلیمات اور اس کی زندگی کو دیکھا جائے یہ بات سُنتِ الٰہی کے خلاف ہے کہ جاہل لوگوں کے خیالات کے مطابق معجزے دکھائے جائیں۔

رکوع ۱۶|۱۵ - گزشتہ دس رکوعوں میں (۵ تا ۱۴) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تاریخی جرائم کو بے کم و کاست پیش فرمایا اور کہا کہ تم نے ان انعامات کی انتہائی ناقدری کی جن سے اب تک تمہیں نوازا جاتا رہا ہے۔ تمہیں تمام دنیا کی قوموں کا امام بنایا گیا لیکن تم نے اس منصب امامت کا حق ادا نہ کیا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری نسل حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد حضرت یعقوب (جن کا نام بنی اسرائیل تھا) نبوت کا سلسلہ چلا جس میں حضرت یوسفؑ، موسیٰؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور بہت سے نبی پیدا ہوئے، ان کی شاخ میں جب پستی اور تنزل کا دور شروع ہوا تو یہودیت اور عیسائیت کے دو گروہ پیدا ہوئے جو بالآخر ایک فرقہ بن گئے۔ انہوں نے انبیاء کی تعلیمات میں تحریف اور ترمیم کی اور اپنی خواہشات کے مطابق ایک نئی شریعت بنا ڈالی جس کا تفصیلی تذکرہ گزشتہ رکوعوں میں کیا گیا ہے۔

اب پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے وہ حالات بیان کیے ہیں کہ اللہ نے جب انہیں بہت سی باتوں میں آزمایا تو وہ ہر بات میں پورے اترے اور تمام عالم کی امامت ان کے سپرد کر دی۔ انہوں نے دعا فرمائی یہ منصب میری نسل میں جاری رہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بدعہد اور مشرک لوگ اس منصب کے اہل نہ ہوں گے۔

اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ نے بیت اللہ تعمیر کیا اور اب سابقہ اُمتوں کے زوال کے بعد منصب امامت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری شاخ بنی اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوئی اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو اس دعوت اور منصب کے لیے چن لیا گیا تاکہ اقوامِ عالم کی ہدایت کا قیامت تک ذریعہ بنے۔ چنانچہ کعبۃ اللہ کی تعمیر سے اس کی ابتداء ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بھی اسی امت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ آپ نے اس طرح دعا فرمائی: "اے اللہ اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا۔ اس کے باشندوں کو ہر قسم کے وافر رزق سے نواز۔" دوسری دعا یہ فرمائی کہ ہماری اولاد میں ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیۂ نفس کرے۔ اللہ نے ان کی سب دعائیں قبول فرمائیں۔

- ہر فرد یا جماعت کو وہی پیش آئے گا جس پر اس نے عمل کیا نہ کسی ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ہے نہ ایک کی بدی کے لیے کوئی دوسرا جواب دہ ہوگا۔

مذہبی (یہودیت اور عیسائیت) گروہ بندیوں کی تاریخ یہ ہے:

- انسان آباد پرستی اور پرانے خود ساختہ نظریات میں بُری طرح جکڑا ہوا ہے اور سابقہ طریقوں

اور روایات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ یہی حال یہود و نصاریٰ کا تھا وہ کہتے تھے ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ فی الحقیقت ان کا ان سے کوئی تعلق نہ رہا اور نہ ہی وہ ان کے طریقوں پر قائم رہے جن کی طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد نے دنیا کو دعوت دی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ہر گروہ سے یہ نہ پوچھا جائیگا کہ تمہارے باپ دادا کون تھے بلکہ یہ پوچھا جائے گا تم خود کیا ہو اور کیا کرتے رہے ہو۔ اس لیے یہاں یہ فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے لیے ہے۔ جو کچھ تم کماؤگے وہ تمہارے لیے ہے۔ پس سچائی کی راہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو جھٹلانے کی بجائے سب انبیاء کی تصدیق کی جائے۔ یہ خواہ کسی زمانہ یا ملک یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں کیونکہ یہ سب ایک ہی چشمۂ ہدایت کے پیغمبر تھے۔ اسی لیے قرآن نے آکر تورات و انجیل کی تصدیق کی اور غلط باتوں کی تردید کی اور ان باتوں کی دعوت دی جو تمام انبیاء ہر زمانہ میں دیتے رہے ہیں —— اور کہا میری دعوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت ہے وہ کہتا ہے:

اللہ کا رنگ اختیار کرو جو سب سے بہتر رنگ ہے۔ اس سے بہتر کون سا رنگ ہو سکتا ہے۔ جب سب کا رب ایک ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا اپنا عمل ہے تو پھر اللہ اور اس کے دین کے نام پر یہ جھگڑے کیسے؟ کیوں ایک گروہ دوسرے کا دشمن ہے کیوں ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے۔

یاد رکھو! جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ اس بارہ میں دعوت ابراہیمیؑ سے وحدت دین کا بیان ختم ہوا۔ اچھی طرح سمجھ لو! کہ عقیدۂ توحید ہی سے زندگی آراستہ ہوگی اور نیک عملی کو زندگی کا شیوا بناؤ۔ کسی دوسرے کے عمل تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

Marfat.com

لغت پارہ اوّل (۱)

نوٹ :- لغت کے حوالہ کے لئے ہر لفظ کے اوپر آیت کا نمبر ہے اور نیچے رکوع $\frac{\text{آیت}}{\text{رکوع}}$

الف

أَ : کیا۔ خواہ۔ بھلا۔

اِبْتَلٰی : اس نے آزمایا۔ امتحان لیا۔

ابتلاء و آزمائش کے دو مقصد ہیں۔ ایک یہ کہ امتحان لینے والا اس کی قابلیت سے واقف ہو جائے۔ دوسرا یہ کہ دوسروں کی نظر میں بھی اس کی قابلیت اجاگر ہو جائے۔ آیت $\frac{124}{15}$

اِبْرٰهِیْم : خلیل اللہ علیہ السلام : اللہ کے مقدس رسول اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں۔ آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ۲ ہزار سال قبل بابل (عراق) کے شہر اور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت سام بن نوحؑ سے ملتا ہے۔ اسی طرح نیچے کو آپ کا سلسلہ حضور صلعم سے ملتا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہو تو اپنے صاحب (یعنی حضور علیہ السلام) کو دیکھو۔ اس وقت کے بادشاہ نمرود سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا۔ بت پرستوں نے کوئی بات نہ مانی۔ آپؑ کو زندگی میں بہت سی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہؓ اور آپ کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام پر کوئی ایمان نہ لایا بالآخر تنگ آکر آپ نے ہجرت کی اور تبلیغ کرتے کرتے فرات آئے، وہاں سے حران اور فلسطین پہنچے۔ پھر مصر آئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت سارہ اور حضرت لوط تھے۔ یہاں کے بادشاہ نے اپنی بیٹی ہاجرہؓ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔ جن کے بطن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ پھر اسماعیلؑ کو موجودہ خانہ کعبہ کی جگہ پر جہاں چاہ زمزم ہے، ایک درخت کے نیچے چھوڑ دیا۔ اور خود فلسطین چلے گئے اور وہاں سے یہاں برابر آتے رہے۔ جب ابراہیمؑ ۱۰۰ سال کے ہوئے تو اللہ نے حضرت سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحاقؑ کو پیدا کیا۔ آپ نے ۱۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی اور مدینۃ الخلیل میں دفن کیے گئے۔ آیت $\frac{124}{125}$

اَبْصَار : آنکھیں اور بینائی۔ بصر کی جمع ہے۔ یہ لفظ آنکھ یا دل کی بینائی کے لیے بولا جاتا ہے۔ آیت : ۷

اَبْصَارِهِمْ : ان کی آنکھوں پر۔

اِبْلِیْس : شیطان کا نام ہے۔ یہ ابلاسؓ سے ہے۔ جس کے معنی سخت مایوس ہو کر غمگین ہونا اور متحیر ہو جانا کے ہیں۔ چونکہ شیطان رحمت حق سے محروم ہوا لہٰذا اس کا نام ابلیس ہوا۔ روایات کے مطابق اس کا تخت سمندر میں ہے۔ وہ روزانہ اپنے لشکر بھیجتا رہتا ہے جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے رہتے ہیں۔ آیت : ۳۴

اَبْنَاءَكُمْ : تمہارے بیٹے۔ آیت ۴۹۔

Marfat.com

اَبٰی : اس نے سخت انکار کیا۔ اِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ آیت ۳۴/۴

اِتَّبَعْتَ : تو نے پیروی کی۔ اتباعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ آیت ؛ ۱۲۰/۱۴

اِتَّبَعُوْا : انہوں نے پیروی کی۔ ماضی کا صیغہ آیت ؛ ۱۰۲/۵

اِتَّخَذَ : اس نے اختیار کیا/ پسند کیا۔ اتخاذ سے ماضی کا صیغہ آیت ؛ ۱۱۶/۱۴

اِتَّخَذْتُمْ : تم نے اختیار کیا۔ آیت ۵۱/۶ ، ۸۰/۹ ، ۹۲/۱۱

اِتَّخِذُوْا : تم اختیار کرو۔ تم ٹھہراؤ۔ بناؤ۔ آیت ۱۲۵/۱۵

اِتَّقَوْا : وہ ڈرے۔ پرہیزگاری اختیار کی۔ یہ اِتِّقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ آیت ۱۰۳/۱۲

اِتَّقُوْا : تم ڈرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ امر کا صیغہ ہے۔ آیت ۲۴/۳ ، ۴۸/۶ ، ۱۲۳/۱۵

اَتَمَّهُنَّ : ان کو پورا کیا۔ یہ اَتَمَّ صیغہ ماضی سے بنا ہے هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب) آیت ۱۲۴/۱۵

اُتُوْا : تم دو۔ یہ لفظ اِیْتَاءٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ آیت ۲۵/۳ ، ۳۴/۵ ، ۸۲/۱۰ ، ۱۱۰/۱۳ •

اٰتَیْنَا : ہم نے دیا/ بخشا۔ یہ اِیْتَاءٌ سے بنا ہے۔ صیغہ ماضی جمع متکلم۔ آیت ۵۳/۶ ، ۸۷/۱۱

اِثْنَتَا عَشْرَةَ : بارہ۔ مونث کے لیے آتا ہے۔ آیت ۶۰/۷

اَجْرُهٗ : اس کا ثواب۔ بدلہ۔ آیت ۱۱۲/۱۳

اِجْعَلْ : تو بنا دے/ کر دے۔ تو رکھ۔ جَعْلٌ سے امر کا صیغہ۔ آیت ۱۲۸/۱۵

اَحَاطَتْ : اس نے گھیر لیا۔ چھا گئی۔ اِحَاطَةٌ سے بنا ہے۔ فعل ماضی۔ آیت ۸۱/۹

اَحَدٌ : ایک۔ اکیلا۔ احد کی جمع اَحَادٌ ہے۔ آیت ۱۰۲/۱۲ ، ۱۳۶/۱۶

اَحْرَصَ : لالچی۔ یہ لفظ حِرْصٌ سے ہے۔ طمع۔ لالچ آیت ۸۳/۱۰

اِحْسَانًا : نیکی کرنا۔ آیت ؛ ۸۳/۱۰

اَخَذْتُكُمْ : اس نے تم کو پکڑا/ آلیا۔ جو اَخَذَ سے ہے اور کُمْ ہے ماضی۔ آیت ۵۵/۶

اَخَذْنَا : ہم نے لیا/ پکڑا۔ اَخَذٌ سے ماضی کا صیغہ آیت ۸۳/۸ ، ۸۴/۱۰ ، ۹۳/۱۱

اِخْرَاجُهُمْ : ان کا نکالنا۔ اِخْرَاجٌ سے بنا ہے۔ آیت ۸۵/۱۰

اَخْرَجَ اس نے نکالا۔ اخراج سے ماضی۔ آیت ۲۲/۳

هُمَا : ان دونوں۔ آیت ۳۶/۴

اٰخِرَةٌ : آخرت۔ عالم بقا۔ آیت ۴/۱ ، ۸۴/۱۰ ، ۹۴/۱۱ ، ۱۰۲/۱۲ ، ۱۱۴/۴ ، ۱۳۰/۶

اِدّٰرَءْتُمْ : ایک دوسرے سے اختلاف کیا۔ الزام لگایا۔ یہ تَدَارُءٌ سے ہے۔ آیت ۷۲/۹

اُدْخُلُوْا : تم داخل ہو۔ دُخُوْلٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ آیت ۲۳/۳ ،

اُدْعُ : تو دعا کر/ مانگ۔ تو بلا۔ یہ دَعْوَةٌ سے بنا ہے۔ آیت ۶۱/۷ ، ۶۸/۸

اٰدَمَ : سب سے پہلا تذکرہ قرآن میں ابوالبشر حضرت آدمؑ کا ہے۔ یہ عربی نام ہے۔ ادیم سے نکلا ہے۔ ادیم ارض یعنی سطح زمین سے پیدا کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے

زمین کے ہر چپہ چپہ سے مشت خاک لے کر حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ اسی وجہ سے بنی آدم مختلف رنگ و روپ کے ہیں۔ حضرت آدم پہلے نبی اور رسول تھے۔ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ پھر ان میں روح پھونکی پھر ان کو درست کیا۔ حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہے۔ جنت میں اسی نام سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ کو اللہ نے نبوت کے ساتھ خلافت الٰہی سے سرفراز فرمایا۔ ابلیس لعین کے سجدہ نہ کرنے سے آپ سے دشمنی ہوگی آ پنے جمعہ کے دن وفات پائی۔ آیت ۳۱-۱۰۲/۴

اِذْ: جب۔ جبکہ۔ چونکہ۔ جس وقت۔

اِذَا: جب۔ اسوقت۔ ناگہاں۔

اُذْکُرُوْا: تم یاد کرو۔ ذِکْرٌ سے ہے۔
آیت ۴۰/۵ ، ۴۷/۶ ، ۶۴/۸ ، ۱۲۲/۱۵

اِذْن: حکم۔ اجازت۔ اذن۔ ارادہ۔ مشیت۔ ۱۰۲/۱۲

اَرَادَ: ارادہ کیا۔ چاہا۔ یہ اِرَادَۃٌ سے ہے۔ جس کے معنی چاہنے/ارادہ کرنے کے ہیں۔ آیت ۳۶/۲

اُرْزُقْ: تو رزق دے۔ رزقٌ سے ہے آیت ۱۲۶/۱۵

اَرْسَلْنٰکَ: ہم نے تجھ کو بھیجا۔ آیت ۱۱۹/۱۴

اَرْض: زمین۔ اَرْضُوْنَ جمع ہے۔ آیت ۳۰/۴، ۴۰/۴، ۷۱/۸
۱۰۷/۱۳ ، ۱۱۶/۱۴ ۔

اَرِنَا: تو ہم کو دکھا۔ آیت ۱۲۸/۱۵

اِرْھَبُوْنِ: مجھ سے ڈرو۔ آیت ۴۰/۵

اَزْوَاجٌ: جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ زوج کی جمع ہے ہم جنس۔ آیت ۲۵/۳

اَسْبَاطٌ: قبیلہ۔ خاندان۔ ایک دادا کی اولاد۔ سبط کی جمع ہے۔ جس کے معنی پوتے/نواسے کے ہیں۔ حضرت یعقوب کی اولاد۔ یعنی بنی اسرائیل۔

اِسْتَکْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا۔ غرور کیا۔ اِسْتِکْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔

اِسْتَوْقَدَ: اس نے آگ جلائی۔ یہ اِسْتِیْقَادٌ سے ہے۔ جس کے معنی آگ جلانے کے ہیں۔
آیت ۱۷/۲

اِسْتَوٰی: اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ یا قائم ہوا۔ متوجہ ہوا۔ یہ استواءٌ سے ہے۔

استوی علی العرش اللہ تعالٰے کے سلسلہ میں یہ بات اس کی صفات میں سے ہے۔ انسانوں کی صفات میں اس کا قیاس نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالٰی مخلوق کے خواص سے مبرا ہے۔ اس کا سمیع و بصیر ہونا بدرجہ اتم ہے۔ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں۔ استوا کا ترجمہ "تمکن" استقرا یعنی قرار پکڑنے یا قائم ہونے کے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ اقتدار و حکومت پر اس طرح قائم ہونا کہ کوئی دوسرا اس کے اقتدار میں شریک نہ ہو۔ اور یہ حکومت ہر گوشہ پر حاوی ہو۔ دنیا کے بادشاہوں کی مثال اس پر صادق نہیں آتی۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ یعنی اس جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ آیت ۲۹/۳

اُسْجُدُوْا: تم سجدہ کرو۔ یہ سُجُوْدٌ سے امر کا صیغہ ہے آیت ۳۴/۴

Marfat.com

اِسْحٰقُ : حضرت سارہؓ کے بیٹے۔ اللہ کے برگزیدہ نبی تھے۔
آیت ۱۴۰/۱۶

اُسٰرٰی : قیدی۔ اَسِیْرٌ کی جمع ہے آیت ۸۵/۱۰

اُسْکُنْ : تو رہا کر۔ تو رہ۔ یہ سکُوْنٌ سے ہے
آیت ۳۵/۴

اَسْلِمْ : تم اسلام لے آؤ۔ تم حکم برداری کرو۔ یہ
اِسْلَامٌ سے بنا ہے۔ آیت ۱۳۱/۱۶

اَسْمَآءٌ : نام۔ یہ اِسْمٌ کی جمع ہے۔ آیت ۳۱/۴

اَسْمَآئِہِمْ : ان کے نام

اِسْمٰعِیْلُ : اللہ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ آپ کو قرآن
علیہ السلام نے صادق الوعد کے نام سے پکارا ہے۔ آپ حضرت
ہاجرہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ
نے ایک نیک بیٹے کے لیے اللہ سے دعا کی
جو قبول ہوئی۔ اسماعیل دو کلموں سے مرکب
ہے۔ دو اِسْمَعْ اِیْلْ" جس کے معنی ہیں "میری
دعا سن، اے اللہ!" دعا کے وقت حضرت
ابراہیم نے یہی الفاظ کہے تھے۔ اس لیے
اسی نام سے موسوم کیے گئے۔ حضرت ابراہیم
حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو ہمراہ
لے کر جبکہ وہ ابھی بچے ہی تھے۔ مکہ پہنچے اور
ایک درخت کے نیچے ایک تھیلا کھجور اور
ایک مشکیزہ پانی کا چھوڑ کر واپس چلے گئے
اس وقت وہاں کوئی آبادی نہ تھی اور ایک
لق و دق صحرا تھا۔ حضرت ہاجرہؓ بار بار کہتی
رہیں کہ آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کیوں
جا رہے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب
نہیں دیا۔ آخر میں کہنے لگیں کہ کیا اللہ تعالےٰ نے
ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ تو فرمایا ہاں۔ اللہ تم
تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر روانہ ہو گئے۔
اور اللہ تعالیٰ سے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر دعا
کی۔ بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور کہا:
"رَبَّنَا انی اسکنت .... یہ دعا
قرآن مجید میں ہے۔ وہ خوراک خود اور اپنا
دودھ حضرت اسماعیل کو پلاتی رہیں اور وہی
پانی پیتی رہیں۔ آخر وہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ اور
بچہ پیاس سے بے تاب ہو گیا۔ چنانچہ اسی
بے چینی میں حضرت ہاجرہ وادی میں ادھر ادھر
گھومیں اور صفا اور مروہ کی وادی میں تیزی
سے دوڑیں۔ یہاں تک کہ سات چکر کاٹے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی وہ سعی
ہے جو ایام حج میں صفا اور مروہؓ کے درمیان
کی جاتی ہے۔ پھر جب آپ مروہ پر چڑھیں
تو ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں۔ تم اگر کچھ مدد کر سکتے
ہو تو کرو۔ اب ان کو زمزم کے مقام پر ایک
فرشتہ نظر آیا۔ اس نے اپنی ایڑی سے اس
جگہ کو کھودا تو پانی جاری ہو گیا۔ یہ اس کے
چاروں طرف باڑھ بنانے لگیں اور مشکیزہ
بھر لیا۔ لیکن پانی برابر ابلتا رہا۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسماعیلؑ کی والدہ
پر رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو اسی حالت میں چھوڑ

دیتیں تو زمزم بہتا چشمہ بن جاتا۔ اب انہوں
نے خود بھی پانی پیا اور بچے کو بھی پلایا۔ فرشتہ نے
کہا۔ تم ضائع ہونے سے نہ ڈرو۔ یہ مقام بیت اللہ
کا ہے۔ اس کی تعمیر اس لڑکے اور اس کے باپ
کے ہاتھوں سے ہوگی۔ پھر ایک خاندان اس طرف
سے گزرا۔ انہیں پانی کی تلاش تھی۔ ان کے ایک آدمی
نے پانی دیکھا اور پھر وہ سب حضرت ہاجرہؓ کی
اجازت سے یہاں جمع ہوگئے اور بنی جرہم کے متعدد
خاندان یہاں آباد ہوگئے۔ پھر حضرت اسماعیل جوان
ہوئے تو ان کی شادی اسی خاندان کی ایک لڑکی سے
کر دی گئی۔ اسی اثناء میں آپ کی والدہ حضرت ہاجرہ
فوت ہوگئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے
اہل و عیال کی خبر لینے کے لیے آئے مگر آپ کو موجود
نہ پایا تو حضرت اسماعیل کی اہلیہ سے حال پوچھا تو
اس نے کہا۔ ہم تکلیف اور تنگی میں ہیں۔ آپ
جاتے ہوئے اسے کہہ گئے کہ جب تمہارا خاوند
آئے تو اسے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ
بدل ڈالے۔ حضرت اسمٰعیلؑ گھر آئے تو پوچھا
کیا یہاں کوئی آیا تھا؟ وہ (توہین آمیز لہجہ میں)
کہنے لگی۔ ہاں! ایک بڑے میاں آئے تھے انہوں
نے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان کا سلام پہنچا دوں اور کہا
کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیے۔ آپ نے
فرمایا۔ وہ میرے والد ماجد تھے جو حکم دے گئے
ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔ لہٰذا تم اپنے گھر چلی
جاؤ۔ پھر اسے طلاق دے دی اور دوسری شادی
کرلی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ
تشریف لائے اور حضرت اسماعیل کو نہ پاکر ان
کی اہلیہ سے حال دریافت کیا۔ تو کہا کہ اللہ کا شکر
ہے اور خوب گزر بسر ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے
فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں سلام کہنا
اور کہنا کہ اپنی چوکھٹ کو محفوظ رکھے۔ جب حضرت
اسماعیل واپس لوٹے اور حال پوچھا تو انہوں نے
جو پیغام ملا تھا۔ پہنچا دیا۔ تب آپ نے فرمایا
کہ وہ میرے والد تھے اور کہہ گئے ہیں کہ میں
تمہیں کسی حال میں بھی جدا نہ کروں۔

کچھ مدت کے بعد حضرت ابراہیم پھر تشریف
لائے۔ حضرت اسماعیل اس وقت زمزم کے
قریب اسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ آپ
کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے حضرت
اسماعیلؑ کو گلے لگایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں بیت اللہ کی
تعمیر کروں۔ چنانچہ دونوں نے مل کر بیت اللہ کی
تعمیر کی اور دعا بھی کرتے جاتے تھے۔

آیت ١٢٧/١٥ ، ١٢٧/١٦

اِشْتَرَوْا: انہوں نے مول لیا۔ بیچا۔ یہ اِشْتِرَاءٌ سے ہے۔
یعنی بیچنے اور خریدنے کے لیے ہے۔

آیت ١٦/٢ ، ٨٦/١٠ ، ٩٠/١١ ، ١٠٢/١٢

اِشْتَرٰىهُ: اس نے اسے خریدا۔

اَشَدُّ: نہایت سخت۔ یہ شِدَّةٌ سے ہے۔ جس کے
معنی سخت اور تندی کے ہیں۔ آیت ٤٧/٩ ، ٨٥/١٠

Marfat.com

اُشْرِبُوْا : ان کو پلایا گیا۔ یہ اشراب سے ہے معنی پلانے کے ہیں۔ آیت ۶۰/۷

اَشْرَکُوْا : انھوں نے شرک کیا۔ یہ اِشْرَاکٌ سے ہے آیت ۹۶/۱۱

اَصَابِعَهُمْ : ان کی انگلیاں۔ یہ اِصْبَعٌ کی جمع ہے معنی انگلی کے ہیں۔ آیت ۱۹/۲

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ : دوزخ میں رہنے والے۔ دوزخی۔ لوگ۔ آیت ۱۱۹/۱۴

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ : جنت میں رہنے والے۔ آیت ۸۲/۹

اَصْحٰبُ النَّارِ : دوزخ والے۔ آگ کے ساتھی آیت ۸۱/۹
اس سے مراد دوزخ کا داروغہ بھی ہے۔

اِصْطَفٰی : اس نے چن لیا۔ پسند کیا۔ یہ اِصْطِفَاءٌ سے ہے معنی چن لینے / یا برگزیدہ کرنے کے ہیں۔ آیت ۱۳۲/۱۶
اس سے اَصْطَفَیْنٰهُ بھی ہے۔ ہم نے انکو منتخب کر لیا ہے۔

اِصْفَحُوْا : درگزر کرو۔ یہ صَفْحٌ سے ہے آیت ۱۰۹/۱۳

اِضْرِبْ : تو مار۔ تو بنا دے۔ تو بیان کر۔ یہ ضَرْبٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ آیت ۶۰/۷

اَضْطَرُّهٗ : میں اسے مجبور کروں گا۔ آیت ۱۲۶/۱۵

اَظْلَمُ : زیادہ ظالم۔ یہ ظُلْمٌ سے ہے معنی حق سے تجاوز کرنیوالا۔ آیت ۱۱۴/۱۴ ، ۱۴۰/۱۶

اُعْبُدُوْا : تم بندگی کرو۔ یہ عِبَادَةٌ سے امر کا صیغہ ہے آیت ۲۱/۳

اِعْتَدَوْا : انھوں نے زیادتی کی۔ یہ اِعْتِدَاءٌ سے ہے۔ معنی حق سے تجاوز کرنے کے ہیں آیت ۶۵/۸

اُعِدَّتْ : وہ تیار کی گئی۔ اِعْدَادٌ سے ماضی ہے۔ آیت ۲۴/۳

اُعْفُوْا : تم معاف کرو۔ عَفْوٌ سے بنا ہے آیت ۱۰۹/۱۳

اَعْلَمُ : میں خوب جانتا ہوں۔ معلوم ہے۔ خوب جاننے والا۔ یہ عِلْمٌ سے بنا ہے۔ معنی اسکے کسی چیز کی حقیقت کے ساتھ جاننا ہے۔ آیت ۳۳/۴ ۱۴۰/۱۶

اَغْرَقْنَا : ہم نے ڈبو دیا۔ غرق کر دیا۔ یہ اِغْرَاقٌ سے ہے۔ آیت ۵۰/۶

اِفْعَلُوْا : تم کرو۔ کر ڈالو۔ فَعْلٌ سے ہے آیت ۶۸/۸

اُقْتُلُوْا : تم قتل کرو۔ مار ڈالو۔ یہ قَتْلٌ سے ہے۔ آیت ۵۴/۶

اَقْرَرْتُمْ : تم نے اقرار کیا۔ یہ اِقْرَارٌ سے ہے۔ معنی کسی چیز کو ثابت کرنا۔ آیت ۸۴/۱۰

اَقِیْمُوْا : تم قائم کرو۔ یہ اِقَامَةٌ سے ہے۔ معنی ٹھہرنے، قائم یا درست کرنے کے ہیں۔ آیت ۴۳/۵ ، ۸۳/۱۰ ، ۱۱۰/۱۳

اَکُوْنَ : میں ہوں۔ یہ کَوْنٌ سے ہے۔ معنی ہونے کے ہیں۔ آیت ۶۷/۸

اَلْ : سب۔ حرفِ تعریف ہے۔

اَلَآ : خبردار ہو جاؤ۔ جان لو۔ سن رکھو۔

اَلَّا : یہ کہ نہیں۔ کیوں نہیں۔ یہ حرفِ تحضیض ہے۔

اِلَّا : مگر۔ سوائے۔ یہ حرف استثنا ہے۔

اَلْاٰنَ : اب۔ ظرف زماں ہے۔ آیت ۷۱/۸

اَلَّتِیْ : (وہ ایک عورت) جو۔ جس۔ آیت ۲۴/۳ ، ۴۰/۵ ، ۴۷/۶ ، ۱۲۲/۱۵

Marfat.com

اَلَّذِیْ : وہ (ایک مرد) جو ۔ جس
آیت ۹/۲ ، ۲۳/۳ ، ۵۹/۶ ، ۶۱/۷ ، ۱۲۰/۱۴

اَلَّذِیْنَ : (وہ سب مرد) جو ۔ جنہوں ۔ آیت ۹/۳ ،
۲۶/۳ ، ۴۶/۵ ، ۵۹/۶ ، ۶۲/۸ ، ۷۵/۹ ، ۸۶/۱۰ ، ۱۲۱ ، ۱۰۴/۱۳ ، ۱۴ ، ۱۸

اَلْفَ : ایک ہزار ۔ اَلْفٌ کے معنی ایک دوسرے میں
پیوست ہو کر مل جانے کے ہیں۔

اعداد ۱ ، ۲ ، ۱۰۰ ، ۱۰۰۰ آیت ۹۶/۱۱

اِلٰہٌ : معبود ۔ جس کی بندگی وعبادت کی جائے۔
آیت ۱۳۳/۱۶ (اِلٰھَکَ : تیرا معبود)

اِلٰی : تک ۔ طرف ۔ ساتھ ۔ میں ۔ لیے ۔ آیت : ۱۴/۳ ،
۲۹/۳ ، ۳۶/۴ ، ۵۴/۶ ، ۷۶/۹ ، ۸۵/۱۰ ، ۱۲۶/۱۵ ، ۱۳۶/۱۶ دکوع

اِلَیْکَ : تیری طرف ۔ تجھ تک ۔ آیت ۱۰۴/۲۰۱

اِلَیْہِ : اس کی طرف ۔ اس تک ۔ آیت ۲۸/۳ ، ۴۶/۵

اَمْ : یا ، خواہ ، کیا ۔ حرفِ عطف ہے ۔ آیت ۸۰/۹ ،
۱۰۸/۱۳ ، ۱۳۳/۱۶

اَمَّا : لیکن ۔ مگر ۔ حرف شرط ہے ۔ آیت ۲۶/۳

اِمَّا : اگر ۔ یا ۔ جزا میں یہ اِن اور ما سے مرکب ہے۔
آیت ۳۸/۴

اَمَانِیَّ : جھوٹی خواہشات ۔ خیالات کے اندازے۔
آیت ۷۸/۹ اَمَانِیُّھُمْ : ان کی باندھی ہوئی
آرزوئیں ۔ ۱۱۱/۱۳

اُمَّۃٌ : امت ۔ جماعت ۔ طریقہ ۔ دین ۔ آیت ۱۲۸/۱۵ ، ۱۴۱/۱۶

اُمَتِّعُہٗ : میں اس کو نفع پہنچاؤں گا ۔ آیت ۱۲۶/۱۵

اَمَرَ : اس نے حکم دیا ۔ فرمایا ۔ اَمْرٌ سے ہے ۔ جس کے
معنی حکم دینے کے ہیں ۔ آیت ۲۷/۳

اَمْرُہٗ : اس کا حکم ۔ اس کا کام ۔ آیت : ۱۰۹/۱۳

اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے ۔ اِیْمَانٌ سے ماضی۔
آیت ۱۴/۲ ، ۷۶/۹ ، ۱۳۶/۱۶

اٰمِنًا : امن والا ۔ پرامن ۔ اَمْنٌ سے اسم فاعل ہے۔
آیت ۱۲۶/۱۵

اٰمِنُوْا : تم ایمان لاؤ ۔ اِیْمَانٌ سے ہے ۔ فعل امر
آیت ۹/۲ ، ۴۱/۵ ، ۹۱/۱۱ ، ۱۰۴/۱۳ ، ۱۳۷/۱۶

اٰمَنُوْا : وہ ایمان لائے ۔ انھوں نے مانا ۔ یقین کیا۔
آیت ۱۳/۲ ، ۲۵/۳ ، ۶۲/۸ ، ۷۴/۹ ، ۱۰۳/۱۲ ، ۱۰۴/۱۳ ، ۱۳۷/۱۶

اَمْوَاتٌ : مُردے ۔ مَیِّتٌ کی جمع اَمْوَاتًا ۔ آیت ۲۸/۳

اَنْ : کہ ، یہ کہ آیت ۲۷/۳ ، ۶۷/۸ ، ۹۰/۱۱ ، ۱۰۸/۱۳ تا ۱۲۴/۱۵ ،
۱۰۵/۱۲ ، ۱۲۵

اِنْ : اگر ۔ نہیں ۔ تحقیق ۔ آیت : ۲۶/۳ ، ۳۱/۴ ، ۷۸/۹
۸۵/۱۰ ، ۹۳/۱۱ ، ۱۳ ، ۱۶

اِنَّ : تحقیق ۔ بیشک ۔ یقیناً ۔ آیت ۶/۱ ، ۲۰/۲ ، ۲۶/۲
۶۱/۷ ، ۶۲/۸ ، ۷۴/۹ ، ۱۱۱/۱۰۷ ، ۱۳۲/۱۶ ۔

اِنَّا : بیشک ہم ۔ آیات ۱۴/۲ ، ۷۰/۸ ، ۱۲۱/۱۴

اَنْبِئُوْنِیْ : مجھے بتاؤ ۔ ۳۱/۴ اَنْبِئْھُمْ : توانکو بتادے۔

اَنْتَ : تو (ایک مرد) آیت ۳۲/۴ ، ۱۲۸/۱۵

اَنْتُمْ : تم (سب مرد) جمع مذکر حاضر۔
آیت ۲۲/۳ / ۴۲/۵ / ۵۱/۶ / ۸۳/۱۰ / ۹۲/۱۱ / ۱۴۰/۱۶

اَنْجَیْنٰکُمْ : ہم نے تم کو نجات دی ۔ بچا لیا ۔ آیت ۵۱/۶

اَنْدَادًا : برابر ۔ مقابل ۔ نِدٌّ کی جمع آیت ۲۲/۳

اَنْذَرْتَھُمْ : تو نے ان کو ڈرایا۔

اَنْزَلَ : اس نے اتارا ۔ نازل کیا ۔ ۲۲/۳ ، ۹۰/۱۱ ۔

Marfat.com

اَنْعَمْتُ : میں نے انعام (احسان) کیا۔

اِنْعَامُ: ماضی آیت ۴۰/۵ ، ۴۷/۶ ، ۱۲۲/۵

اَنْفُسَكُمْ: تمہاری جانیں۔ تمہارے جی۔ اَنْفُسٌ سے آیت ۴۴/۵ ، ۵۴/۶ ، ۸۴/۱۰ ، ۸۵/۱۱ ، ۸۷/۱۱ ، ۱۱۰/۱۳

اَنْفُسِهِمْ: ان کے جی، دل، ان کی جانیں

آیت ۹/۲ ، ۵۷/۶ ، ۸۷/۱۱ ، ۱۰۲/۱۲ ، ۱۰۹/۱۳

اِنَّكَ : بے شک تو۔ آیت ۳۲/۴ ، ۱۲۸/۱۵

اِنَّكُمْ: بے شک تم۔ آیت ۵۴/۶

اِنَّمَا: بیشک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔

آیت ۱۴/۲ / ۱۰۲/۱۲ / ۱۱۶/۱۴ / ۱۳۷/۱۶

اَنَّهُ : بیشک وہ / بیشک بات یہ ہے۔ آیت ۲۶/۳

اِنَّهَا: بے شک وہ [مونث]

آیت ۴۵/۵ / ۱۲/۸

اِنَّهُمْ: ــ اَنَّهُمْ:

بے شک وہ سب لوگ۔ آیت ۱۲/۲ / ۴۶/۵ ، ۶۱/۷ ، ۳

اِنِّیْ ۔ اَنِّیْ : بے شک میں۔

آیت ۳۰/۴ ، ۴۷/۶ ، ۱۲۲/۱۵

اَوْ : یا، خواہ، یہاں تک / مگر۔ جبکہ، اگرچہ۔ کیا۔

آیت ۱۹/۲ ، ۷۴/۸ ، ۱۰۶/۱۳ ، ۱۱۸/۱۴ ، ۱۳۵/۱۶

اُوْتُوْا: وہ دیے گئے۔ ان کو دیا گیا۔ انکو ملا

یہ اِیْتَاءٌ سے ہے آیت ۲۵/۳ ، ۱۰۱/۱۲

اُوْتِیَ: اسے دیا گیا۔ اسے ملا۔ آیت ۱۳۶/۱۶

اُوْفِ : میں پورا کروں گا۔ کرتا ہوں۔ یہ ملا ایفاءٌ سے

پورا کرنے کے معنی میں ہے ۴۰/۵ اَوْفُوْا: تم

پورا کرو۔

اَوَّلَ : پہلا آیت ۴۱/۵

اُولٰٓئِكَ : وہ سب۔ اسم اشارہ

۵ ، ۱۶ ، ۲۷ ، ۳۹ ، ۸۲ ، ۸۶ ، ۱۲۰ ...

۱۲ ، ۳ ، ۴ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۴

اِهْتَدَوْا : انھوں نے ہدایت پائی۔ ۱۳۷/۶

اِهْبِطُوْا : تم سب اتر جاؤ۔ ۳۸/۴ ، ۶۱/۷

اٰيٰتٌ : نشانیاں۔ احکام خداوندی اٰیَۃٌ کی جمع ہے

۶۱ ، ۹۹ ، ۱۱۸

۷ ، ۱۲ ، ۱۴

اٰيٰتِنَا : ہماری نشانیاں۔

اٰيٰتِیْ : میری نشانیاں۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً : گنتی کے چند دن۔ ۸۰/۹

اَيَّدْنٰهُ : ہم نے اس کو قوت دی۔ ۸۷/۱۱

اَيْدِيْهِمْ: ان کے ہاتھ ۷۹/۹ ، ۹۵/۱۱

اِيْمَانَ : تصدیق کرنے کے ہیں۔ یہ امن سے ماخوذ ہے۔ جس پر ایمان لایا جائے۔

اس کی مخالفت سے امن میں آگیا۔ ۱۰۸/۱۳

اَيْنَمَا : جہاں کہیں۔ جس طرف۔ ۱۱۵/۱۴

اَيُّهَا: اے۔ حروف ندا میں ال داخل ہو تو یہ بنتا ہے۔ ۲۱/۳ ، ۱۰۴/۱۳

بَعْضٍ : کچھ، ٹکڑا۔

"ب"

بَغْيًا: سرکشی۔ ضد۔ زیادتی۔ بغاوت ۱۱

بَقَرَ : بیل۔ ۶۷/۸

بَقَرَةٌ: گائے

بَقْلِهَا: ساگ

بَلْ : بلکہ: ۸۸ ، ۱۰۰ ، ۱۱۶ ، ۱۳۵

۱۱ ، ۱۲ ، ۱۴ ، ۱۶

Marfat.com

ب : میں۔ سے، پر۔ ساتھ۔ بسبب۔ کو۔ حرف جار

بَابٌ: دروازہ۔ داخل ہونے کی جگہ۔ ۵۸/۵

بَابِلَ: شہر کا نام ہے جو دریائے فرات کے دونوں کناروں پر آباد تھا۔ مدت تک عراق کا پایہ تخت رہا۔ بخت نصر کے عہد تک بڑا شان و شوکت کا شہر تھا۔ سکندر یونانی کا مقام وفات ہے۔ ۵۲۸ ق م کے بعد تباہ ہوا۔ بابل کی سحر و ساحری مشہور تھی۔ ہاروت ماروت کا تذکرہ بھی آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو مقبرہ اور سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ نیز اس شہر کو وطن بنانے سے روکا ہے۔ صحرائے نینوا یا کربلا اسی علاقے میں ہے۔ ۱۰۲/۱۲

بَاطِلَ: جھوٹ۔ ناحق۔ غلط ۴۲/۵

بَاءُوْا: انہوں نے کمایا۔ وہ پھر آئے۔ لوٹے۔ یہ بَوْءٌ سے ماضی ہے۔ ۶۱/۷ ، ۹۰/۱۱

بَحْرٌ: سمندر۔ دریا۔ ۵۰/۶

بَدَّلَ: بدل ڈالا۔ تبدیل کر دیا۔ ۵۹/۷

بَدِیْعٌ: موجد۔ نئی چیز بنانے والا۔ پیدا کرنے والا۔ ۱۱۷/۱۴

بُرْهَانَكُمْ: تمہاری دلیل۔ ۱۱۱/۱۳

بَرْقٌ: بجلی۔ چمک۔ روشنی ۲۰/۲

بَشِّرْ: خوشخبری دو۔ خبر دو۔ تبشیر سے امر کا صیغہ ہے۔

بُشْرٰی: خوشخبری۔ ۹۷/۱۲ اس سے بَشِیْرٌ خوشخبری دینے والا۔ اسم فاعل ہے۔

بَصَلِ: پیاز۔ ۶۱/۷

بَصِیْرٌ: دیکھنے والا۔ جاننے والا۔ ۹۶/۱۱ ، ۱۱۰/۱۳۰

بَعَثْنٰكُمْ: ہم نے تم کو اٹھا کھڑا کیا ۵۶/۶

بَعْدِ: پیچھے۔ بعد۔ قبل کی ضد۔ ۲۷ ، ۶۴ ، ۷۴ / ۳ ، ۸ ، ۹ ، ۱۳ ، ۱۴

بَلَآءٌ: آزمائش۔ ۴۹/۶ بَلٰی: ہاں ۹ ، ۱۳

بِمَا: اس چیز سے۔ ۴ ، ۱۰ ، ۴۱ ، ۷۷ ، ۹۵ / ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۹ ، ۱۱

بِهٖ: اس کے ساتھ۔ بِهَا: اس کے ساتھ۔ ۲۵ ، ۴۱ ، ۷۶ ، ۱۰۲ ، ۱۲۰ ، ۱۳۷ / ۳ ، ۵ ، ۹ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۴ ، ۱۶

بِئْسَ: برا ہے۔ فعل ذم ہے۔ ۱۲ ، ۱۵

بِئْسَمَا: برا ہے جو کچھ

بَیْنَ: درمیان۔ جدائی۔ بیچ۔ ملاپ۔ فاصلہ ۶۶ ، ۹۷ ، ۱۳۶ / ۸ ، ۱۲ ، ۱۶

بَیِّنٰتٌ: روشن دلیلیں۔ کھلے دلائل۔ بَیِّنَةٌ کی جمع ہے۔ ۷ ، ۸ / ۲ ، ۱۱

بِكْرٌ: بن بیاہی۔ ناکتخدا۔ کنواری۔ جس نے بچہ نہ جنا ہو

ت

تَابَ: اس نے توبہ کی۔ وہ پھر آیا۔ وہ متوجہ ہوا۔ اس نے معاف کیا۔ ۳۷/۴ ، ۵۴/۶

تَأْتِيَنَا: وہ ہمارے پاس آئے۔ وہ ہمارے پاس آئے گی۔ تَأْتِيْ: مضارع ۱۱۸/۱۴

تُبْ: تو معاف کر۔ توبہ قبول فرما۔ تَوْبَةٌ سے امر کا صیغہ ہے ۱۲۸/۱۵

تُبْدُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو/تم ظاہر کرو گے۔ ۳۳/۴

Marfat.com

تَبِعَ : اس نے پیروی کی۔ ۳۸/۴

تَبَیَّنَ : وہ ظاہر ہو گیا۔ وہ کھل گیا۔ ۱۰۹/۱۳

تَتَّبِعَ : تو اتباع / پیروی کرے۔ ۳۸/۴

تَتَّخِذُنَا : تو ہم کو بناتا ہے۔ ۶۷/۸ (اِتِّخَاذٌ)

تَتْلُوْا : وہ (جماعت شیاطین) پڑھتی ہے۔

تَتْلُوْنَ : ۴۴، ۱۰۲ / ۵، ۱۲ (تِلَاوَۃٌ)

تُثِیْرُ : وہ جوتتی ہے۔ جوتی جاتی ہے۔ اٹھاتی ہے۔ وہ ابھارتی ہے۔ ۷۱/۸

تَجِدَنَّهُمْ : تو ان کو ضرور پائیگا / پاتا ہے۔ ۹۶/۱۱

تَجْرِیْ : وہ بہتی ہے۔ جاری ہے۔ ۲۵/۳

تَجْعَلُ : تو بنائے گا / کرے گا۔ جَعْلٌ سے ۳۰/۴

تُحَآجُّوْنَنَا : تم ہم سے جھگڑتے ہو، حجت کرتے ہو۔ ۱۳۹/۱۶

تُحَدِّثُوْنَهُمْ : تم ان سے کہہ دیتے ہو۔ ۷۶/۹

تُخْرِجُوْنَ : تم نکالتے ہو۔ نکال دوگے ۸۵/۱۰

تَذْبَحُوْا : تم ذبح کرو۔ ۶۷/۸

تُرْجَعُوْنَ : ۲۸/۳ تم لوٹائے جاؤگے / پھیرے جاؤگے

تَرَكَهُمْ : ان کو چھوڑ دیا۔ ۱۷/۲

تُرِیْدُوْنَ : تم چاہتے ہو / ارادہ کرتے ہو۔ ۱۰۸/۱۳ اِرَادَۃٌ سے مضارع ہے۔

تُسْئَلُ : تو پوچھا جائیگا۔ تجھ سے (سُؤَالٌ سے) سوال کیا جائے گا۔ ۱۱۹/۱۴

تَسْئَلُوْا : تم سوال کرتے ہو / کروگے / پوچھتے ہو / پوچھوگے

تَسْتَبْدِلُوْنَ : تم بدلتے ہو / بدلوگے۔ ۶۱/۷ اِسْتِبْدَالٌ سے ہے۔

تَسُرُّ : وہ خوش آتی ہے / بھاتی ہے / اچھی لگتی ہے۔ ۶۹/۸

تَسْفِكُوْنَ : تم بہاتے ہو۔ بہاؤگے۔ ۸۴/۱۰ سَفْكٌ : خون بہانا۔ آنسو بہانا

تَشَابَهَ : وہ مشتبہ ہوا / مشابہ ہوا / مل گیا۔ (تَشَابَهَتْ۔ وہ مشابہ ہوگئی) ۷۰، ۱۱۸ / ۸، ۱۴

تَشْتَرُوْا : تم خریدو۔ مول لو۔ ۴۱/۵

تَشْكُرُوْنَ : تم شکر کرتے ہو۔ احسان مانتے ہو۔ ۵۶/۶ تم حق مانو، شکر کرو

تَشْهَدُوْنَ : تم شاہد / حاضر ہو۔ گواہ ہو۔ ۸۴/۱۰ شُهُوْدٌ سے گواہی دیتے ہو۔

تَطْمَعُوْنَ : تم توقع / طمع / امید رکھتے ہو۔ طَمَعٌ سے ۷۵/۹

تَعْثَوْا : تم فساد کرو۔ عِثِیٌّ۔ عُثُوٌّ سے ہے ۶۰/۷

تَعْقِلُوْنَ : تم سمجھتے / عقل رکھتے ہو۔ تم سمجھو، عقل رکھو ۴۴، ۷۳ / ۵، ۹

تَعْلَمُوْنَ : تم جانتے ہو / جان لوگے۔ ۲۲، ۳۰، ۸۰، ۱۳۴ / ۳، ۴، ۵، ۶

تَعْمَلُوْنَ : تم عمل کرتے ہو / کروگے۔ یہ عَمَلٌ سے ہے۔ ۷۴، ۸۵، ۱۱۰، ۱۴۰ / ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۶

تُفَادُوْهُمْ : تم ان کو فدیہ دے کر قید سے چھڑاتے ہو ۸۵/۱۰

تَفْعَلُوْا : تم کرو / کرتے ہو / کروگے۔ ۲۴/۳ فِعْلٌ سے۔

تَقَبَّلْ : تو قبول کر۔ ۱۲۷/۱۵

تَقْتُلُوْنَ : تم قتل کرتے ہو / کروگے ۸۵، ۸۷ / ۱۰، ۱۱

تَظٰهَرُوْنَ : تم چڑھائی کرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔ ۸۵/۱۰

تُقَدِّمُوْا : تم آگے بھیجو / بھیجوگے۔ تم آگے بڑھو / بڑھوگے۔ ۱۱۰/۱۳

Marfat.com

تَقْرَبَا : تم دونوں نزدیک/ قریب ہو جاؤ۔ پاس پھٹکو ۳۵/۴

تَكْفُرُوْنَ : تم کفر کرتے ہو۔ کُفْرٌ سے ہے۔ ۲۸، ۸۵ / ۳، ۱۰

تَكُوْنُوْا : تم ہو/ ہوتے ہو/ ہوگے۔ کَوْنٌ سے مضارع ہے۔ ۴۳/۵

تِلَاوَتِہٖ : اس کی تلاوت/ پڑھنا/ آسمانی کتب کا پڑھنا۔ اتباع اور پیروی کرنا۔ ۱۲۱/۱۴

تَلْبِسُوْا : تم ملاؤ/ خلط ملط کرو/ تم چھپاؤ۔ ۴۲/۵

تِلْكَ : یہ اسم اشارہ بعید ہے۔ ۱۱۱، ۱۳۴، ۱۴۱ / ۱۳، ۱۶

تَمَسَّنَا : وہ ہم کو چھوتی ہے/ چھوئے گی تَمَسَّ مَسٌّ سے مضارع۔ ۸۰/۹

تَمَنَّوُا : تم تمنا کرو/ آرزو کرو/ چاہو۔ ۹۴/۱۱

تَمُوْتُنَّ : تم مرو۔ مَوْتٌ سے ۱۳۲/۱۶

تُنْبِتُ : وہ اگاتی ہے۔ اِنْبَاتٌ سے ۶۱/۷

تُنْذِرْ : تو ڈرائے/ ڈراتا ہے۔ اِنْذَارٌ سے ۶/۱

تَنْفَعُهَا : وہ اسکو نفع دیتی ہے/ دے گی۔ اس کے کام آئے گی۔ ۱۲۳/۱۵

تَوَلَّوْا : تم پھر جاؤ گے تَوَلِّیْ سے منہ پھیرنے کے لیے ہے۔ ۱۳۷/۱۶

تُؤْمِنُوْنَ : تم ایمان لاتے ہو۔ ۸۵/۱۰

تَهْتَدُوْنَ : تم راہ پاؤ/ پاتے ہو۔ ۵۳/۶

تَهْوٰٓى : وہ خواہش کرتی ہے/ وہ چاہتی ہے۔ چاہے گی۔ هَوٰى سے بمعنی خواہش کے ۸۷/۱۱

ث

ثُمَّ : پھر ۲۸، ۵۶، ۷۴، ۸۳ / ۳، ۷، ۹، ۱۰

ثَمَّ : وہاں/ وہیں/ اس جگہ/ ادھر ۱۱۵/۱۴

ثَمَنًا : قیمت۔ مول۔ معاوضہ ۴۱، ۷۹ / ۵، ۹

ج

جَآءَهُمْ : وہ ان کے پاس آیا۔ ۱۰۱/۱۲

جَآءَ : وہ آیا۔

جَاعِلٌ : بنانے والا/ کرنیوالا۔ اسم فاعل ۳۰/۴

جٰهِلِيْنَ : جاہل/ نادان، بے عقل۔ جَاهِلٌ کی جمع ہے۔ ۶۷/۸

جِبْرِيْلَ : اللہ کے ایک مقرب فرشتے کا نام ہے۔ یہ لفظ جبر اور ایل سے بنا ہے۔ جبر کے معنی بگڑی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔ آپ کے ذریعے وحی آتی تھی لہٰذا یہ ذریعہ اصلاح تھے۔ ایل اللہ کی بندگی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ بعض نے جبر کے معنی بندہ اور ایل سے اللہ کے لیے ہیں۔ حضرت علی بن الحسین زین العابدین رض نے کہا۔ جبریل کا نام عبداللہ، میکائیل کا نام عبیداللہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے، اصل یہ ہے کہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں قرآن مجید میں جبریل کے یہ نام آئے ہیں: روح القدس (پاک روح) روح الامین (معتبر فرشتہ) رسول کریم (پیغامبر) اور

Marfat.com

ذُو مِرَّۃٍ (زور آور یا حسین) ذی
قُوَّۃٍ (صاحب طاقت) شدید القویٰ
(سخت قوتوں والا) مکین (مرتبہ والا)
اَمین (امانتدار) مطاع (سب کا مانا ہوا)
ان ناموں سے ان کے اوصاف اور قوت کا
اندازہ ہوتا ہے۔
ایک حدیث میں حضورؐ نے جبریل سے
پوچھا کہ "تم کونسے کاموں پہ مقرر ہو؟"
انہوں نے کہا۔ ہوا یعنی ہوا کے لشکروں
کو چلانا۔ لشکروں کی فتح و شکست کا کام۔
حضورؐ نے ان کو ایک دفعہ اصل شکل میں دیکھا
کہ آپ کے چھ سو (۶۰۰) پر تھے۔ حضرت
جبریل کی پیدائش حضرت آدم سے قبل ہوئی
اور وفات ملک الموت سے قبل ہوگی۔
کیونکہ ملک الموت سب فرشتوں کے افسر ہیں۔
۹۷/۱۲

جَحِیْم: دوزخ۔ بھڑکتی آگ۔ امام ابن جریح
سے روایت ہے کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں؛
(۱) جہنم (۲) لظیٰ (۳) حطمہ (۴)
سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ھاویہ۔
۱۱۹/۱۴
ان کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔

جَزَآءٌ: جزا / بدلہ / سزا دینا۔ خیر کے بدلہ میں خیر
اور شر کے بدلہ میں شر کو جزا کہتے ہیں۔
۸۵/۱۰

جَعَلَ: اس نے کیا / اس نے بنایا۔ جعل تمام افعال
کے لیے بولا جاتا ہے۔ ۳۲/۳ ، ۶۶/۸

جَعَلْنَا: ہم نے بنایا / کر دیا۔ ٹھہرایا۔ مقرر کیا ۶۶/۸ ۱۲۹/۱۵
۲۹، ۳۸ / ۳، ۴

جَمِیْعًا: سب

جَنّٰتٍ: سب بہشتیں۔ جنتیں۔ باغات۔
جَنَّۃٌ کی جمع ہے۔ قرآن میں اس کے
اور نام بھی ہیں۔ جو سات ہیں؛
(۱) جنۃ الفردوس (۲) عدن۔
(۳) جنۃ النعیم (۴) دار الخلد (۵)
جنۃ الماویٰ (۶) دار السلام
(۷) علیین۔ ۲۵/۳
جَنَّۃٌ بہشت۔ باغ۔ جَنَّ سے بنا ہے۔
۳۵، ۸۲، ۱۱۱ / ۴، ۹، ۱۳

جَهْرَۃً: علانیہ۔ آشکارہ۔ روبرو۔ کھلم کھلا۔ ۵۵/۶

جِئْتَ: تو لایا / آیا ۷۱/۸

ح

حَتّٰی: جب تک / یہاں تک ۵۵، ۱۰۲، ۱۰۹، ۱۲۰، ۲۱۱ / ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۴

حَذَرَ: ڈر۔ خوف۔ ڈرنا۔ حَذِرَ، یَحْذَرُ کا
مصدر ہے۔ ۱۹/۲
۶۰/۷

حَجَرَ: پتھر

حَرْثَ: کھیتی۔ زراعت ۷۱/۸ **حَسَدًا**: حسد کرنا / جلنا ۱۰۹/۱۳

حُسْنًا: نیکی۔ اچھائی۔ خوبی۔ ۸۳/۱۰

حَضَرَ: وہ آیا۔ حاضر ہوا / ہوئی۔ یہ حُضُوْرٌ
سے ماضی ہے ۱۳۳/۱۶

حِطَّۃٌ: دور کرنا۔ گناہ جھاڑ / اترے ۵۸/۶

حَقٌّ: حق سچ۔ مطابقت و موافقت ۲۶، ۴۲، ۶۱، ۷۱، ۹۱، ۱۱۹ / ۳، ۵، ۷، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴

Marfat.com

حَکِیْمٌ : حکمت والا - اللہ کا صفاتی نام ہے - ۱۲۹،۳۲ / ۱۵،۴

حَمْدِکَ : تیری تعریف - خوبیاں۔ ۳۰ / ۴

حَنِیْفًا : ایک طرف ہونے والا سچا مسلمان۔ یکسو۔ ۱۳۵ / ۱۶

حِجَارَۃُ : پتھر۔ حَجَرٌ کی جمع۔ ۷۴،۲۴ / ۹،۳

حَیْثُ : جس جگہ۔ جہاں۔ ۵۸،۳۵ / ۶،۴

حِیْنٌ : وقت مقرر۔ زمانہ۔ مدت۔ اَحْیَانٌ کی جمع ہے۔ ۳۶ / ۴

حَیٰوۃُ : زندگی۔ جیاتی۔ جینا۔ ۸۵، ۹۶ / ۱۰، ۱۱

خ

خٰسِرُوْنَ : نقصان اٹھانے والے۔ زیاں کار۔ ۲۷، ۱۲۱ / ۳، ۱۴

خٰسِرِیْنَ : خراب ہونے والے۔ خسارہ پانے والے

خٰسِئِیْنَ : ذلیل و خوار۔ خَسْأٌ سے۔ ۶۵ / ۸

خٰشِعِیْنَ : عاجزی کرنے والے۔ خشوع کرنے والے۔ ڈرنے والے۔ خُشُوْعٌ سے اسم فاعل۔ ۴۵ / ۵

خٰلِدُوْنَ : ہمیشہ رہنے والے۔ خُلُوْدٌ سے۔ ۲۵، ۳۹، ۸۱ / ۳، ۴، ۹

خَآئِفِیْنَ : ڈرنے والے۔ خوف سے۔ ۱۱۴ / ۱۴

خَتَمَ : اس نے مہر لگا دی۔ ۷ / ۱

خُذُوْا : تم پکڑو۔ لو۔ اَخْذٌ سے۔ ۶۳، ۹۳ / ۸، ۱۱

خَرَابِھَا : اس کا اجاڑنا / ویران کرنا۔ ۱۱۴ / ۱۴

خِزْیٌ : ذلت و رسوائی۔ خواری۔ ۸۵، ۱۱۴ / ۱۰، ۱۱

خَشْیَۃِ : خوف۔ ڈر۔ خشیت۔ ۷۴ / ۹

خَطٰیٰکُمْ : تمہارے گناہ۔ خطائیں۔ تقصیریں۔ خطا / خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے۔ ۵۸ / ۶

خَطِیْئَتُہٗ : اس کا گناہ / خطا / قصور۔ ۸۱ / ۹

خَلَا : وہ تنہا / اکیلا ہوا۔ خلوت میں ہو۔ اَخْلَاءٌ سے بنا ہے۔ ۷۶ / ۹

خَلَاقٍ : حصہ اپنی خلق اور عادت سے جو شرف انسان کو ملا ہے اسکا نام خلاق ہے

خَلَتْ : وہ گزر گئی۔ خُلُوٌّ سے ماضی۔ ۱۴۱ / ۱۶

خَلَقَ : اس نے بنایا۔ پیدا کیا۔ خَلْقٌ سے ماضی ہے۔ ۲۹ / ۳

خَلَقَکُمْ : اس نے تمکو بنایا۔ پیدا کیا۔ ۲۱ / ۳

خَلَوْا : وہ تنہا ہوئے / اکیلے ہوئے۔ خَلَاءٌ

خَلِیْفَۃً : جانشین۔ نائب۔ ۳۰ / ۴

خَوْفٌ : ڈر۔ خوف۔ ۳۸، ۶۲، ۱۱۲ / ۴، ۸، ۱۳

خَیْرٌ : نیکی۔ بھلائی۔ بہتر۔ نیک کام۔ وہ چیز جو سب کو پسند ہو۔ ۵۴، ۶۱، ۱۰۳، ۱۱۰ / ۶ - ۷ - ۱۲ - ۱۳

د

دَارُ : گھر۔ دنیا۔ شہر۔ وطن۔ دِیَارٌ جمع۔ ۹۴ / ۱۱

دُنْیَا : عالم۔ دنیا۔ بہت نزدیک۔ بہت ذلیل۔ دَانِیَۃٌ سے ہے جس کے معنی بہت قریب اور بہت دور کے ہیں۔ اور ذلیل و حقیر کے بھی۔ اس کی جمع دُنًی ہے۔ ۸۶، ۱۱۴، ۱۳۰ / ۱۰، ۱۴، ۱۶

دُوْنِ : ورے / سوائے۔ غیر۔ جو کسی سے پیچھے ہو۔ دُوْنَ کہلاتا ہے۔ ۲۳، ۹۴، ۱۰۷ / ۳، ۱۱، ۱۳

دِیَارِکُمْ : تمہارے گھر۔ وطن۔ ۸۴ / ۱۰

Marfat.com

دِيْنِ : جزا۔ اطاعت۔ شریعت۔ بدلہ دینا۔ حکم
ماننا۔ دین بمعنی ملت بھی ہیں۔ ۱۳۲/۱۶

دِمَآءَ : لہو۔ خون۔ دَمٌ کی جمع ہے۔ ۳۰/۴

ذ

ذٰلِكَ : یہ۔ یہی۔ اسم اشارہ ہے۔ اسی سے
ضمیر کی جمع ذٰلِكُمْ : ہے ۲۳، ۵۰، ۶۱، ۶۴، ۷۴، ۸۵ / ۱، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰

ذَبَحُوْهَا : انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ ۷۱/۸

ذُرِّيَّتِنَا : ہماری اولاد۔ جمع متکلم۔ اسی سے ۱۲۸، ۱۲۴
ذُرِّيَّتِيْ بھی ہے۔ میری اولاد۔ ۱۵

ذِلَّةٌ : ذلت۔ خواری، رسوائی ۶۱/۷

ذُوْ / ذِی : والا۔ صاحب۔ اسم ہے۔ ۱۰۵/۱۳

ذَهَبَ : وہ گیا۔ وہ لے گیا۔ ۱۷، ۲۰ / ۲

ذَلُوْلٌ : رام۔ نرم۔ مطیع۔ پست۔ جوتی ہوئی۔ ۷۱/۸

ر

رَاعِنَا : ہماری رعایت کر۔ ہماری طرف کان لگا۔
ہماری طرف توجہ کر۔ یہودی زبان دبا کر کہتے
تھے۔ رَاعِيْنَا۔ یعنی چرواہا یا احمق کہتے
ہیں۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ اُنْظُرْنَا کہا کرو۔ ۱۰۴/۱۳

رٰجِعُوْنَ : پھر جانے والے۔ لوٹنے والے ۱۵۶

رٰكِعِيْنَ : رکوع کرنے والے۔ جھکنے اور
کرنے والے۔ یہ رُكُوْعٌ
سے اسم فاعل ہے ۴۳/۵

رَبٌّ : پروردگار۔ مالک۔ صاحب۔ اس
کا مطلب یہ ہے کسی چیز کی ایک ادنیٰ حالت
سے اس طرح نشوونما کرنا کہ وہ حد کمال
تک پہنچ جائے۔ یہ اللہ کا صفاتی نام ہے۔
اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔ اسی سے
رَبُّكَ (تیرا رب) بنا ہے۔
۵، ۱۲۶، ۱۳۵ / ۱، ۱۵، ۱۶

رَبُّكُمْ : تمہارا رب۔ پروردگار،
۲۱، ۴۹، ۷۱، ۱۰۵، ۱۳۹ / ۳، ۶، ۹، ۱۳، ۱۶

رَبَّنَا : ہمارا رب۔ پروردگار۔ مالک۔ صاحب۔
۱۲۹، ۱۲۹ / ۱۵، ۱۶

رَبِّهٖ : اس کا رب / پروردگار۔
۳۷، ۱۱۲، ۱۳۱ / ۴، ۱۳، ۱۵

رَبِّهِمْ : ان کا رب / پروردگار۔
۵، ۲۶، ۴۶، ۶۲، ۱۳۶ / ۱، ۳، ۵، ۸، ۱۶

۱۶/۲ رَبِحَتْ : وہ سودمند ہوئی / نفع لائی۔ فائدہ دیا۔

رَحْمَتِهٖ : اس کی رحمت / مہربانی۔

رَحِيْمٌ : بڑا مہربان۔ ۶۴، ۱۰۵ / ۸، ۱۳
نہایت رحمت والا
۳۷، ۵۴، ۷۵، ۱۲۸ / ۱، ۴، ۶، ۱۵

رِزْقٌ : روزی۔ رزق۔ اسی سے
رَزَقْنَا : ہمارا رزق ہے ۲۵/۳
رَزَقْنٰكُمْ : ہم نے تمکو رزق دیا ہے۔
هُمْ (ان کو) ۵۷/۶

رُسُلٌ : جمع رسول۔ پیغمبر ۸۷/۱۱

Marfat.com

رُسُلِہٖ : اس کے رسول ۔ ۹۸/۱۳

رَعْدٌ : کڑک ۔ گرج ۔ حدیث میں ہے کہ یہود نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ رعد کیا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہے جو ابر پر متعین ہے ۔ ۱۹/۲

رَغَدًا : بافراغت ۔ دبیع ۔ خوب اچھی طرح ۳۵، ۵۸ / ۴، ۶

رَفَعْنَا : ہم نے بلند کیا، اونچا کیا ۔ ٹھرایا ۶۳، ۹۳ / ۸، ۱۱

رِجْزًا : عذاب ۔ بلا ۔ عقوبت ۵۹/۶

رَیْبٍ : شک وشبہ ۔ گمان ۔ ۱، ۲۳ / ۱، ۳

ز

زَادَھُمْ : اس نے ان کو زیادہ دیا ۔ بڑھایا ۔ ۱۰/۲

زَکٰوۃ : پاکیزگی ستھرائی ۔ یہ تزکیۃ سے اسم ہے ۔ زکوٰۃ اس افزونی کو بھی کہتے ہیں جو اللہ کی برکت سے حاصل ہوتی ہے ۔ ۴۴، ۸۳، ۱۱۰ / ۵، ۱۰، ۱۳

زَوْجُكَ : تیری بیوی ۔/ عورت / زوج مضاف ہے ۔ ۳۵/۴

س

سَاَلْتُمْ : تم نے مانگا / سوال کیا ۔ ۶۱/۷

سَبْت : ہفتہ کا دن حرام کام سے الگ رہنا ۶۵/۸

سُبْحٰنَكَ : وہ پاک ہے ۔ یہ سُبحان سے مضاف ہے ۔ ۱۱۶/۱۴

سَبْعَ : سات ۔ اسم عدد ہے ۔ مؤنث کے لیے آتا ہے ۔ ۲۹/۳

سَبِیْل : راستہ ۔ راہ ۔ مراد ایسا راستہ ہے جو واضح اور آسان ہے ۔ ۱۰۸/۱۳

سَجَدَ : انھوں نے سجدہ کیا ۔ سجود سے ماضی ۳۴/۴

سِحْرَ : جادو کرنا ۔ جادو ۔ اہل لغت کی رُو سے اس لطیف شے کو کہتے ہیں ۔ جس کا سبب مخفی ہو اور اپنی حقیقت کے خلاف اس کا تخیل ہونے لگے ۔ نیز ملمع اور دھوکہ بازی کے قائم مقام ہو ۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لُبَید بن الاعصم نے سحر کیا تھا تو آپؐ پر اس سے یہ حالت طاری ہوتی تھی کہ آپ کوئی کام انجام دے رہے ہیں حالانکہ آپ وہ کام انجام نہیں دیتے تھے ۔

سحر کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے ۔ قرآن مجید میں بھی مختلف مقامات پر اس کا تذکرہ موجود ہے ۔ مثلاً حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں ۔ ۱۰۲/۱۲

سَعٰی : اس نے کوشش کی ۔ وہ دوڑا ۔ اس نے سَعْیٌ سے ماضی ۔ ۱۱۴/۱۴

سَفِہَ : وہ بیوقوف ہوا ۔ اس نے احمق بنایا ۔ ہلاک کیا ۔ ۱۳۰/۱۶

Marfat.com

سُفَهَآءُ: بے وقوف۔ کم عقل۔ احمق۔ ۱۳/۲

سَلْوٰی: بٹیر: ایک پرندہ ۵۷/۶

سُلَیْمَانَ: مشہور جلیل القدر پیغمبر جو حضرت داؤد کے فرزند تھے۔ اللہ نے ان کو نبوت اور سلطنت سے نوازا۔ اور ایسی حکومت دی جیسی نہ کسی کو پہلے اور نہ بعد میں نصیب ہوئی۔ جن، ہوا، پرندوں کو آپ کے لیے مسخر کیا گیا۔ آپ کو سب جانوروں کی بولیاں اور چیونٹی تک کی بات سمجھنے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے کمالات اور پیغمبرانہ سیرت کا تذکرہ قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے۔ خاص طور پر دو عورتوں کا قصہ۔ جو آپ نے چھوٹی عمر میں بہترین فیصلہ کیا۔ پھر ملکہ سبا کا قصہ مشہور ہے ۱۰۲/۱۲

سَمَآءَ: آسمان۔ ابر۔ بارش۔ یعنی ہر وہ شے جو کسی پر بلند ہو۔ اسی لیے گھر کی چھت بھی سماء سے موسوم ہے۔ سماء سقف۔ معروف۔ آسمان سُمُوٌّ سے بنا ہے جس کے معنی بلندی کے ہیں۔ ۱۹، ۲۲، ۳۳ / ۲، ۳، ۴

سَمِعْنَا: ہم نے سنا۔ ہم نے سمجھا۔ سَمْعٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ ۹۳/۱۱

سَمْعِهِمْ: ان کے کان ۷، ۲۰ / ۲، ۲

سَمٰوٰتٍ: آسمان۔ سَمَآءٌ کی جمع ہے۔ ۲۹، ۳۳، ۱۰۷، ۱۱۷ / ۳، ۴، ۱۴، ۱۴

سَمِیْعٌ: سننے والا۔ سَمْعٌ سے بنا ہے۔ ۱۲۷، ۱۳۷ / ۱۵، ۱۶

سَنَةٌ: سال، برس۔

اہل لغت نے سنہ کو بارہ مہینوں کے نام سے بھی شمار کیا ہے۔ اسکو دو حصوں میں شتا موسم سرما اور صیف گرما سے منسوب کیا۔ سنہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قمری یا ہلالی۔ دوسری شمسی۔ قمری کا شمار رویت ہلال سے ہے جبکہ شمسی سنہ سورج کے بارہ برجوں کو قطع کرنے کی مدت کا نام ہے۔ لیکن دینی امور میں قمری کو اہمیت ہے۔ عَامٌ اور سَنَةٌ دونوں لغت کے اعتبار سے مترادف ہیں۔ ۹۶/۱۱

سُوْءٌ: برائی۔ گناہ۔ عیب۔ برا کام۔ سُوْءٌ سے اسم ہے۔ ۴۹/۶

سَوَآءٌ: برابر۔ اسم مصدر۔ ۶، ۱۰۸ / ۱، ۱۳

سُوْرَةٌ: سورت۔ سورۃ قرآن مجید کے خاص مقرر کردہ حصہ کا نام ہے۔ جو کم از کم ۳ آیات پر مبنی ہو۔ ۲۳/۳

سَوّٰهُنَّ: اس نے ان کو ٹھیک کر دیا/پورا کر دیا۔ بنا دیا۔ ۲۹/۳

سَیِّئَةٌ: برائی۔ گناہ۔ فعل بد۔ یہ حَسَنَةٌ کی ضد ہے۔ ۸۱/۹

ش

شَآءَ: اس نے چاہا۔ ارادہ کیا۔ اللہ کی طرف منسوب ہے۔

Marfat.com

اور اللہ کی مشیت متقاضی ہو تو وہ ارادہ سے وجود میں آجاتا ہے۔ اگر انسان کی طرف ہو تو ارادہ بغیر مشیت الٰہی وجود میں نہیں آتی۔ ۳۰/۲، ۲/۸

شَجَرَۃٌ: درخت۔ واحد مؤنث۔ اس کی جمع شَجَرَاتٌ ہے۔ ۳۵/۴

شَرَوْا: انھوں نے بیچا۔ یہ شِرَاءٌ سے ہے جس کے معنی خرید و فروخت کے ہیں ۱۰۲/۱۲

شَفَاعَۃٌ: سفارش کرنا۔ شفاعت کرنا۔

شَفَعَ، یَشْفَعُ ۸/۶، ۴۸/۶، ۱۲۳/۱۵

شِقَاقٌ: ضد۔ مقابلہ۔ مخالفت ۱۳۷/۱۶

شَہَادَۃٌ: گواہی۔ ظاہر۔ قطعی خبر۔ کھلا موجود ۱۴۰/۱۶

شُہَدَآءُ: حاضرین۔ شاہد۔ نگران۔ گواہ۔ شہادت پانے والے۔ شہید۔ ۱۳۳/۱۶

شَیْءٌ: چیز۔ کچھ۔ ۲۰/۲، ۲۹/۳، ۱۰۶/۱۳، ۱۱۳/۱۴

شِئْتُمْ: تم نے چاہا۔ ۵۸/۶

شَیْطَانٌ: شیطان۔ سرکش۔ شریر۔ ہر وہ چیز یا نفس جو سرکش ہو۔ شیطان ہے۔ انسانوں سے ہو یا حیوانوں سے۔ شیطان شَیْطٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہلاک ہونے۔ جلنے باطل ہونے کے ہیں۔ سرکش اور متمرد میں یہ جملہ صفات ہوتی ہیں۔ جس میں یہ صفات ہوں وہ غصہ اور حسد سے جیتا مرتا رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ میں جائے گا۔ عرف عام میں شیطان سے مراد ابلیس لعین ہے۔ اس میں

شَطَنٌ کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ اسی لیے شیطان نیکی سے دور ہے۔ چونکہ شیطان آگ کی لَو سے پیدا ہوا۔ اس لیے اس کے مفہوم میں غصہ سے جلنے اور بھننے کے بھی ہیں۔ ۳۶/۴

شِیَۃٌ: داغ، دھبہ۔ یعنی جس رنگ کا جانور ہو۔ اس کے علاوہ رنگ کا دھبہ ۷۱/۸

ص

صَابِئُوْنَ: فرقہ صابیہ یعنی ستارہ پرست۔

صَابِئِیْنَ: یہ ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کے مقابل فرقہ کا نام ہے۔ صَابِئِیْن صابی کی جمع ہے۔ لغت کے اعتبار سے صابی وہ ہوتا ہے جو ایک دین سے نکل کر دوسرے دین کی طرف مائل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس گروہ کے لوگ پہلے یہود و نصاریٰ کے دین سے نکل کر ستاروں کی پرستش کرنے لگے۔ ان کا اصل مرکز حران تھا۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یا عراق سے یہاں آئے۔ وہاں کے لوگ دین صابی میں شامل ہو گئے۔ ان کے عقیدے کی بنیاد سات ستاروں کی تعظیم اور پرستش اور معبود بنانے سے شروع ہوئی یہ حقیقت میں بت پرست ہیں۔ ۶۲/۸

صَادِقِیْنَ: سچے مرد۔ سچ بولنے والے۔ یہ صِدْقٌ سے بنا

۳۲/۲، ۳۱/۴، ۹۴/۱۱، ۱۱۱/۱۳

Marfat.com

صَاعِقَۃٌ: بجلی کی کڑک ۶

صٰلِحٰتٌ: نیکیاں۔ اچھے کام۔ نیک عورتیں۔

اسی طرح صٰلِحِین سے نیک بندے/ نیک مرد

۲۵، ۶۲، ۸۲ / ۳، ۹ — ۱۳۰/۱۶

صَبْرٌ: صبر و تحمل۔ سہنا۔ برداشت کرنا۔ تنگی میں روک رکھنا۔

عقل و شرع جس چیز سے نفس کو روکے اس سے رک جانا۔ مصیبت میں دل کو تھامنا۔ یہ گھبراہٹ کی ضد ہے۔ جنگ میں ہو تو شجاعت ہے بزدلی اس کی ضد ہے یہ کشادہ دلی بھی ہے۔ یہ تنگ دلی کی ضد ہے۔ ۴۵/۵

صِبْغَۃَ: رنگ۔ اسم مصدر ہے۔ رنگ کی ہیئت ترکیبی اور کیفیت کو صبغ کہتے ہیں۔ اس سے مراد "اللہ کا دین" ہے۔ ۱۳۸/۱۶

صِرَاطَ: راستہ۔ سیدھے اور آسان راستہ کو صراط کہتے ہیں۔ ۵/۱

صَفْرَآءُ: زرد۔ یہ صُفْرَۃٌ سے بنا ہے۔ ۶۹/۸

صَلٰوۃَ: نماز دعا رحمت۔ نماز شب معراج میں رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ کو ہجرت سے ۱/۲ برس قبل فرض ہوئی۔ معراج سے پہلے صرف دو نمازیں تھیں۔ یعنی ایک آفتاب طلوع ہونے سے قبل اور ایک غروب کے بعد۔ ایک قول رمضان کا ہے اور دوسرا معراج رجب میں ہونے کا ہے۔ ۳/۱، ۴۴/۵، ۸۳/۱۰، ۱۱۰/۱۳

صُمٌّ: بہرے۔ اَصَمُّ کی جمع۔ ۱۸/۲

صَوَاعِقِ: کڑک۔ بجلیاں۔ صاعقۃ کی جمع ہے۔ ۱۹/۲

ض

ضَآرِّیْنَ: ضرر پہنچانے والے۔ ضَرٌّ سے اسم فاعل۔ ۱۰۲/۱۲

ضُرِبَتْ: مار دی گئی/ ڈال دی گئی۔ مسلط کی گئی۔ لازم کر دی گئی۔ ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ ۶۱/۷

ضَلَّ: گمراہ ہوا۔ بھولا۔ بھٹکا۔ کھو گیا/ گم ہو گیا۔ ضَلَالٌ سے ماضی کا صیغہ۔ ۱۰۸/۱۳

ط

طَآئِفَتٰنِ: دو گروہ۔ دو جماعتیں۔ دو فرقے۔ طَآئِفَۃٌ کی تثنیہ۔ ۱۲۵/۱۵

۱۵/۲ طُغْیَانِھِمْ: ان کی گمراہی/ سرکشی/ شرارت/ بے راہروی

طُوْرِ: پہاڑ۔ ہرا بھرا پہاڑ۔ کوہ۔ درخت۔ ناک۔ یہ جزیرہ نمائے سینا کے ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔ یہی وہ پہاڑ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو تجلی خداوندی سے نوازا گیا۔ اور اسی پر آپ کو تورات کی الواح کا نسخہ ملا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمکلامی کا شرف بخشا۔ ۹۳/۸، ۹۳/۱۱

طَیِّبٰتِ: ستھری چیزیں۔ عمدہ و نفیس اشیاء۔ پاک چیزیں۔ ۵۷/۶

طَهِّرَا: تم دونوں پاک رکھو۔ ۱۲۵/۱۵

ظ

ظٰلِمُوْنَ: ظالم لوگ۔ ظلم کرنے والے۔ بے انصاف۔ ظُلْمٌ سے ہے ۵۱/۶، ۹۲/۱۱

Marfat.com

ظٰلِمِيْنَ : ظلم کرنے والے۔ ظالم۔ ناانصاف
۵۷/۶، ۹۵/۱۱، ۱۲۴/۱۵

ظُلُمٰتٍ : تاریکیاں۔ اندھیرے۔ ظُلْمَةٌ کی جمع۔ اسی سے **ظَلَمْتُمْ** : تم نے ظلم کیا۔ تم نے نقصان کیا۔ ۵۴/۶

ظُهُوْرِهِمْ : ان کی پیٹھیں، پشتیں ۱۰۱/۱۲

ع

عٰلَمِيْنَ : (سارے) جہان۔ تمام عالم۔ عالم کی جمع ہے۔ اللہ کی ذات کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ عالم ہے۔ یہ اللہ کے وجود کی دلالت ہے۔ امام رازی اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں: "عالم کے معنی دلیل کے ہیں۔ پس جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیلیں ہیں وہ سب عالم ہیں۔" ۴۷/۶، ۱۲۲/۱۵، ۱۳۱/۱۶

عِبَادِهٖ : اس کے بندے۔ عِباد سے بنا ہے۔ اسی سے **عَبْدِنَا** : ہمارا بندہ۔ ۲۳/۳، ۹۰/۱۱

عِجْلِ : بچھڑا۔ گوسالہ۔ گائے کا بچہ۔ ۵۱/۶، ۹۲/۱۱

عَدْلٌ : عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ انصاف۔ برابر۔ عدل کے اور بھی کتنے مفہوم ہیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کا تعلق قوت حاسہ سے ہے۔ موزونات (تولی جانے والی چیزیں) معدودات: (شمار کی جانے والی چیزیں)۔ مکیلات: ناپی جانے والی چیزیں۔ غرض عدل کے معنی برابر حصہ لگانے کے ہیں۔ ۴۸/۶، ۱۲۳/۱۵

عَدُوٌّ : دشمن۔ عدو سے بنا ہے۔ صَدِيْقٌ (دوست) کی ضد ہے۔ ۳۶/۴، ۹۷/۱۲

عُدْوَانِ : ظلم و ستم۔ زیادتی۔ ۸۵/۱۰

عَدَسِ : مسور (دال) ۶۱/۷

عَزِيْزٌ : زبردست۔ غالب۔ قوی۔ مشاق۔ شاہ مصر و اسکندریہ کا لقب۔ ۱۲۹/۱۵

عَصَاكَ : تیرا عصا۔ تیری لاٹھی۔ ۶۰/۷

عَصَيْنَا : ہم نے نہ مانا۔ ہم نے نافرمانی کی۔ ۹۳/۱۱

عَظِيْمٌ : بزرگ۔ بڑا۔ ۷/۱، ۴۹/۲، ۱۰۵/۱۳

عَفَوْنَا : ہم نے معاف کیا۔ درگزر کیا۔ یہ عفو سے ہے۔

عَقَلُوْهُ : انہوں نے اسکو سمجھ لیا۔ لغت میں عقل کے حسب ذیل معانی ہیں۔ (۱) علم (۲) صفات اشیاء۔ اچھی یا بری ان کے کمال یا نقصان کا علم۔ (۳) دو چیزوں سے زیادہ بہتر یا زیادہ بدتر کا جاننا (۴) مطلق امور کا جاننا (۵) وہ قوت جس سے اچھائی یا برائی کی تمیز کی جائے (۶) ایسی ذہنی کیفیت کا حاصل ہونا جس سے اغراض و مقاصد و مصالح کے صحیح ہونے کا علم حاصل ہو (۷) انسان کی وہ کیفیت یا اچھی ہیئت جس سے اس کی بول چال اور حرکات سے صدور ہو درحقیقت یہ حق کا نور ہے جس سے انسان کو ہر ضروری چیز کا صحیح ادراک حاصل ہوتا ہے۔

عِلْمٌ : جاننا۔ دانش۔ علم جاننے کو کہتے ہیں جو یقین کی حد تک پہنچ جائے۔ اس کی آخری حد معرفت ہے۔ ۲۲/۴ - ۱۲۰/۱۴

عَلِمَ : اس نے معلوم کر لیا۔ جان لیا/پہچان لیا۔ واقف ہو گیا۔ ۶۰/۷

Marfat.com

عَلَّمَ : اس نے سکھایا۔/اس نے تعلیم دی۔ ۳۲/۴

عَلِمُوْا : انھوں نے جان لیا۔ ۱۰۲/۱۲

عَلٰی : پر اوپر۔ ۵، ۷، ۲۳ . ۱۲۲ / ۱، ۲، ۱۱، ۱۵

عَلِیْمٌ : بڑا دانا۔ خوب جاننے والا۔ ۲۹، ۳۲، ۹۵، ۱۱۵، ۱۲۷ / ۳، ۴، ۱۱، ۱۴ تا ۱۶

عَلَیْکُمْ : تم پر۔ تمہارے اوپر۔ ۴۰، ۷۶، ۸۵، ۱۰۵، ۱۲۲ / ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۵

عَلَیْنَا : ہم پر، ہمارے اوپر ۷۰، ۹۱، ۱۲۸ / ۹، ۱۱، ۱۵

عَلَیْهِ : اس پر۔ اس کے اوپر۔ ۳۷/۴

عَلَیْهِمْ : ان پر۔ ان کے اوپر ۷، ۳۰، ۳۸، ۶۱، ۴۲، ۸۵، ۱۲۹ / ۱، ۲، ۳، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵

عَمَّا : جس چیز سے۔ اصل میں یہ عَنْ مَا ہے۔ ۷۴، ۸۵، ۱۳۴ / ۹، ۱۰، ۱۶

عَمِلُوْا : انھوں نے عمل کیا/ عَمَلٌ سے ۲۵، ۸۲ / ۳، ۹

عُمْیٌ : اندھے۔ کور دل ۱۸/۲

عَنْ : سے۔ حرف جر ہے ۴۸، ۱۱۹، ۱۳۰ / ۶، ۱۴ تا ۱۶

عِنْدَ : نزدیک۔ قریب۔ پاس ۵۴، ۶۲، ۷۶، ۹۴، ۱۰۳، ۱۱۰ / ۶، ۸، ۹، ۱۱ تا ۱۳

عَنْکَ : تجھ سے۔ ۱۲۰/۱۴

عَنْکُمْ : تم سے۔ ۵۲/۶

عَنْهَا : اس سے ۳۶/۴

عَنْهُمْ : ان سے ۸۶/۱۰

عَوَانٌ : میانہ عمر عورتوں یا مویشیوں میں جو درمیانہ عمر کی ہو اسے عوان کہتے ہیں

اس کی جمع عُوْنٌ ہے۔ ۶۸/۸

عَهْدَ : عہد۔ قول۔ قرار۔ معاہدہ۔ پیمان۔ عُهُوْدٌ اس کی جمع ہے۔ ۲۷/۳

عِیْسٰی : پیغمبر جلیل القدر کا نام ہے۔ بعض اس کے معنی سید یعنی سردار کے کرتے ہیں بعض نے "مبارک" کہا ہے۔

آپ کی پیغمبرانہ سیرت اور ولادت باسعادت کا تذکرہ قرآن مجید میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ قرآن میں اگرچہ صرف پچیس انبیاء کرامؑ کا تذکرہ ہے لیکن صرف چار حضرات کی ولادت کا ذکر آیا ہے۔ لیکن انکی ولادت کا حال محض کرشمۂ ربانی اور معجزانہ طریقہ سے ملتا ہے۔ حضرت آدمؑ حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہم السلام کی مائیں بانجھ تھیں اور ولادت ایسے وقت میں ہوئی جبکہ والدین انتہائی بوڑھے اور اولاد کی توقع نہیں تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی اور آدم علیہ السلام کی بغیر ماں باپ کے ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیا سوتیلے بھائی ہیں۔ ان کا دین ایک اور مائیں (یعنی شریعتیں) الگ الگ ہیں۔ میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ بن مریمؑ سے تعلق رکھتا ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں وہ نازل ہونے والے ہیں جب تم ان کو

تو پہچان لینا۔ کیونکہ جن کا رنگ سرخ
اور سپید ہے۔ اور بال سیدھے ہیں۔ آپ
کے سر سے ایسا معلوم ہوگا کہ بغیر
پانی لگے قطرات ٹپک رہے ہوں۔
آپ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس
ہونگے۔ آپ صلیب کو توڑ دینگے۔ خنزیر
کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ اٹھا دیں گے اور
سب مذاہب کو ختم کر دیں گے سوائے اسلام
کے کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ آپ کے زمانہ
میں مسیح دجال کذاب کو ہلاک کر دیا جائے گا۔
اور زمین میں ایسا امن ہوگا کہ شیر اور بکری،
چیتے، گائے، بیل وغیرہ سب ایک ساتھ چرتے
ہوں گے اور کوئی کسی کو نقصان نہیں دے
گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا آپ
کی وفات ہوگی۔ اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ
ادا کریں گے اور تدفین کریں گے۔ ۸۲/۱۱ ، ۱۳۶/۱۶

غ

غِشَاوَۃٌ : سرپوش۔ ڈھکنا۔ پردہ ۷/۱

غَضَبٌ : ناراضگی۔ عذاب۔ ۶۱/۷ ، ۹/۱۱

غُلْفٌ : جو غلاف میں بند ہو۔ ۸۸/۱۱

غَیْبٌ : پوشیدہ۔ غیر حاضر۔ جو علم و احساس سے بالاتر ہو۔ ایسی چیزیں جو عقل و دانش کی رسائی سے بڑھ کر ہوں۔ یا جن کا علم وحی الٰہی کے بغیر ہونا ممکن نہ ہو۔ قرآن میں یہ لفظ ۴۹ مقامات پر آیا ہے۔ ۳/۱ ، ۳/۱ ، ۳۳/۲

ف

ف : قرآن پاک میں ۱۲۳۶ بار سے زیادہ آیا ہے۔ سب جگہ ایک ہی معنی نہ ہوں گے۔ البتہ
پس۔ سو۔ پھر۔

فَاسِقُوْنَ : بدکردار۔ راستی سے نکل جانے والا۔ نافرمان۔ حدود شریعت سے نکل جانے والا۔ گناہ یا کفر کرنا۔ فَاسِقٌ واحد ہے۔ ۹۹/۱۲

اسی سے فَاسِقِیْنَ ہے نافرمان بندے۔ بدکار۔ گنہگار ۲۶/۳

فَاقِعٌ : گہرا زرد۔ یا خالص زرد۔ ۶۹/۸

فِتْنَۃٌ : یہ لفظ فَتَنَ سے ہے جس کے معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرے کھوٹے کی جانچ کرنا یا آگ میں ڈالنا۔ آزمائش کرنا

فِرَاشٌ : فرش بچھایا جانا۔ بستر ۲۲/۳

فِرْعَوْنَ : یہ فار۔ اوہ سے بنا ہے۔ فار کے معنی محل اور اوہ سے مراد بڑا اونچا۔ یعنی محل کبیر عالی۔ اور اس سے مراد شاہ مصر کی ذات تھی۔ حضرت موسیٰ کو جس فرعون نے پرورش کیا تھا۔ اس کا اصل نام رعمیس دوم تھا۔ ۵۰/۶

فُرْقَانٌ : حق کو باطل سے جدا کرنا۔ ۵۳/۶

فَرَقْنَا : ہم نے پھاڑ دیا۔ پانی کو الگ کر دیا ۵۰/۶

فَارِضٌ : فارض مراد بیل گائے جس نے اپنی جوانی کی عمر کاٹ لی ہو۔ یعنی بوڑھی۔ ۶۸/۸

Marfat.com

فَضْلُ اللّٰہِ: اللہ کی مہربانی۔ فضل بمعنی بڑھوتری۔ برتری۔ مال۔ قوت۔ حسن در مرتبہ۔ عزت وحکومت۔ عقل، علم اور حلم وغیرہ۔ ۶۴/۸

فَضَّلْتُکُمْ: میں نے تم کو بزرگی عطا کی۔ ۴۷، ۱۲۲ / ۶، ۱۵

فَوْقَکُمْ: تمہارے اوپر۔ ۶۳، ۹۳ / ۸، ۱۱

فُوْم: فُوْمِھَا: گندم یا لہسن کو بھی کہتے ہیں۔

فِیْ: میں۔ ۱۲۹۱ دفعہ آیا ہے۔

فِیْہِ: اس میں (واحد مذکر غائب) ۲، ۱۹، ۳۶، ۶۳، ۱۱۳ / ۱، ۲، ۴، ۸، ۱۴

ق

قَالَ: کہا۔ بولا۔ رائے دی۔ ۳۰، ۵۴، ۶۷، ۱۱۸، ۱۲۴، ۱۳۳ / ۴، ۶ تا ۸، ۱۴، ۱۶

قَالَتْ: اس نے کہا۔ ۱۱۳/۱۴

قَالُوْا: انھوں نے کہا۔ کہنے لگے۔ ۱۴، ۷۰، ۸۰، ۹۳، ۱۰۴، ۱۱۶، ۱۳۶ / ۲ تا ۴، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶

قَامُوْا: وہ کھڑے ہوئے۔ ۲۰/۲

قَانِتُوْنَ: قَانِتٌ: واحد۔ اطاعت گزار فرمانبردار۔

قَبْلُ: پہلے۔ ۲۵، ۸۹، ۱۱۸ / ۳، ۱۱، ۱۴

قِثَّائِھَا: ککڑی یا سبزی ۶۱/۷

قَدِیْرٌ: قادر مطلق۔ ۲۰، ۱۰۶ / ۲ - ۱۳

قُدُسِ: پاک ہونا۔ پاکی ۸۷/۱۱

قَدَّمَتْ: پہلے کر چکے۔ بھیج چکے۔ ۹۵/۱۱

الْقُرْبٰی: قرابت دار۔ رشتہ دار۔ ۸۳/۱۰

قِرَدَۃً: قِرْدٌ واحد۔ بندر۔ لنگور۔ ۶۵/۸

قَسَتْ: دل سخت/ تنگ ہو گئے۔ ۷۴/۹

قَسْوَۃً: سخت ہونا۔ سختی۔ ۷۴/۹

قُلْ: کہہ دیجیے۔ ۷۳، ۹۱، ۹۵، ۹۷، ۱۳۵ / ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۶

قُلْتُمْ: تم نے کہا۔ ۵۵، ۶۱ / ۶ - ۷

قُوَّۃٍ: طاقت ۶۳، ۹۳ / ۸، ۱۱

قُوْلُوْا: کہو۔ ۸۳، ۱۰۴، ۱۳۶ / ۱۰، ۱۳، ۱۶

قِیْلَ: کہا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ ۱۱، ۱۳، ۵۹، ۹۱ / ۲، ۲، ۶، ۱۱

اَلْقَوَاعِدَ: بنیادیں ۱۲۷/۱۵

ک ل

کَادُوْا: قریب تھا۔ نزدیک تھے۔ ۷۱/۸

کَافِرِیْنَ: کافر۔ انکار کرنے والے۔ منکرین ۱۹، ۳۴، ۸۹، ۹۸، ۱۰۴ / ۲، ۴، ۱۱، ۱۲، ۱۳

کَانَ: فعل ماضی۔ تھا۔ ۳۴، ۷۵، ۹۴، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۳۵ / ۴، ۹، ۱۲ تا ۱۶

کَانَا: وہ دونوں تھے۔ ۳۶/۴

کَانُوْا: تھے۔ ہیں۔ ۱۶، ۵۷، ۶۱، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۳ / ۲، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۴

کَاَنَّھُمْ: گویا وہ سب۔ جیسا کہ ۱۰۱/۱۲

کَثِیْرًا: بہت۔ کثرت ۲۶/۳

کَذَّبُوْا: انھوں نے جھٹلایا۔ جھٹلایا۔ نہ مانے ۳۹/۴

کَذٰلِکَ: ایسے ہی/ اسی طرح ۷۳، ۱۱۳ / ۹، ۱۴

کُفَّارًا: کافر ۱۰۹/۱۳

کَفَرَ: اس نے کفر کیا۔ ۱۰۸، ۱۲۶ / ۱۳، ۱۵

Marfat.com

كَسَبَتْ : کمایا۔ اچھے برے کام کیے۔ اعمال نیک و بد

كُلٌّ : سب۔ تمام ۶۰/۷ ۱۲۱/۱۶

كُلَّمَا : اکثر۔ وقتیکہ۔ جب کبھی۔ ۲۰، ۲۵، ۸۷، ۱۰۰ / ۲، ۳، ۱۱، ۱۲

كُلُوْا : کھاؤ۔ ۵۷، ۶۰ / ۶، ۷

كَلَامَ اللّٰهِ : اللہ کا کلام ۷۵/۹

كَلِمَاتٍ : باتیں۔ دعائیہ کلمات ۳۷/۴

كُمْ : ضمیر۔ تم کو۔ تم پر۔ تمہارے لیے ۱۵، ۴۰، ۴۹، ۶۳، ۸۴، ۸۷ / ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱

كَمَا : جیسے۔ جیسا کہ۔ ۱۳، ۱۰۸ / ۲، ۳

كُنْتُمْ : تم تھے۔ ہو تم ۲۳، ۲۸، ۴۰، ۷۲، ۹۲، ۱۱۱، ۱۳۲ / ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۶

كُوْنُوْا : ہو جاؤ۔ ۶۰، ۱۳۰ / ۸، ۱۶

كَيْفَ : کس طرح؟ کیا۔ ۲۸/۱۳

كَتَمَ : چھپانے والے۔ چھپایا۔ ۱۴۰/۱۷

ل

لِ : سے۔

لَا : نہ

لَعَلَّ : تاکہ۔ شاید۔

لَعَلَّكُمْ : شاید تم۔ ۲۱، ۵۳، ۶۳، ۷۳ / ۳، ۶، ۸، ۹

لَعْنَهُمْ : لَعْنَةٌ واحد۔ ان پر لعنت کی ہے۔ پھٹکارا۔ دھتکارا۔ ۸۹/۱۱

لَقُوْا : جمع مذکر غائب ماضی جب وہ سامنے آتے ہیں۔ ۱۴، ۷۶ / ۲، ۹

لٰكِنَّ : لیکن۔ تاکید۔ ۱۰۲/۱۲

لِمَ : کیوں۔ کس لیے۔ کس وجہ سے۔

لَمَّا : جب۔ پھر۔ ۱۷، ۸۹ / ۲، ۱۱

لَوْ : اگر ایسا نہ ہوتا۔

لَوْلَا : اگر نہیں۔ کیوں نہیں۔ ۶۴، ۱۱۸ / ۸، ۱۴

لَيْلَةً : رات چالیس ایک ماہ ذیقعدہ دس ذوالحجہ ۵۱/۶

لَبِئْسَ : واحد مؤنث غائب ماضی اجمال ۱۱۳/۱۴

لَنَا : ہم کو۔

م م

مَا : وہ۔ جو۔ نہ۔ مَا هِيَ؟ وہ کیا ہے؟

مَاذَا : کیا چیز ہے۔ کیا ہے یہ۔

مَاءً : پانی ۲۲/۳

مَتَاعٌ : معاش۔ سامان۔ فائدہ اٹھانا۔

مُتْعَةً : محدود وقت کے لیے نکاح۔ فائدہ اندوزی

مُتَشَابِهًا : مشابہ۔ مانند۔ ملتا جلتا۔ ۲۵/۳

الْمُتَّقِيْنَ : پرہیزگار۔ تقوے والے ۲، ۶۶ / ۱، ۸

مَثَابَةً : اکٹھا ہونے کی جگہ۔ لیٹنے کی جگہ۔ کنویں سے پانی لینے کی جگہ۔ اسی سے مثوبہ ہے۔ یعنی اچھا بدلہ۔ ثواب۔ ۱۰۳/۱۲

یعنی وہ کام جو کسی منصوبہ کے تحت کیا جائے۔ جس کے نتیجے سے ہمکنار ہو جائے۔ ظہورِ فعل کی طرف لوٹنے کو توبہ کہتے ہیں اور نتیجہ کو ثواب یا مثوبة کہتے ہیں۔ ۱۲۵/۱۵

مَثَلُ : مشابہ۔ مانند۔ صفت و حالت ۱۱۳/۱۴ ۱۷/۲

مَثَلًا ۲۶/۳ مِثْلَ : طرح ۲۶/۳

مُحَرَّمٌ : منع کیا گیا۔ حرام کیا ہوا۔ ۸۵/۱۰

مُحْسِنٌ : اسم فاعل مذکر واحد۔ اِحْسَانٌ۔ مصدر

Marfat.com

نیکی کرنے والے ۔ حق سے زیادہ دینا ہر قسم کی خوبی پیدا کرنا ۔ ۱۱۲/۱۳

مُحْسِنِیْنَ : احسان کرنے والے ۔ واحد مُحْسِنٌ ۵۸/۶

مُخْرِجٌ : ظاہر کرنے والا ۔ نکالنے والا ۔ اِخْرَاجٌ مصدر ہے ۷۲/۹

مُخْلِصُوْنَ : خالص اللہ کی اطاعت کرنے والے ہر مصیبت میں اپنے قول و فعل کو پاک رکھنے والے ۔ ۱۳۹/۱۶

اَلْمَرْءُ : مرد ۱۰۲/۱۲

مَرَضٌ : بیماری ۔ پریشانی ۔ بیمار ہونا ۱۰/۲

مَرْیَمُ : خدمت گذار ۔ حضرت مریم کی والدہ کا نام حنّا تھا اور والد کا نام عمران اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق کوئی عورت نبی نہیں ہوتی ۔ لیکن بچپن ہی سے آپ صاحب کرامت تھیں اور جنت کے پھل آپ کو ملتے رہے ۔ آپ نے نکاح نہیں کیا لہٰذا مریم عذرا کے لقب سے موسوم تھیں ۔ حضرت عیسٰی بغیر باپ کے آپ ہی کے بطن سے پیدا ہوئے ۔ جو ایک معجزہ ہے ۸۷/۱۱

مُزَحْزِحِہٖ : چھڑانے والا (دیکھو زُحْزِحَ)

مُسْتَقَرٌّ : قرار ۔ قرارگاہ ۔ ٹھہرنے کی جگہ ۹۶/۱۱

مُسْتَھْزِءُوْنَ : مذاق کرنے والے ۱۴/۲

مُسْلِمُوْنَ : مسلمان فرمانبردار ۱۳۶/۱۶

مَسْکَنَۃُ : ذلت ۔ محتاجی ۶۱/۷

مَشَوْا : وہ چلے چلتے ہیں چلتے ہیں ۲۰/۲ مَشْیٌ مصدر ہے ۔

مُصَدِّقٌ : تصدیق مصدر سے یعنی سچا کہنے والا تصدیق کرنے والے ۸۹/۱۱ ۱۰۱/۱۲

مِصْرًا : کوئی شہر ۶۱/۷

مُصْلِحُوْنَ : مصلح واحد ہے نیک لوگ اچھے اعمال کرنے والے ۱۱/۲

مُصَلًّی : نماز پڑھنے کی جگہ ۱۲۵/۱۵

اَلْمَصِیْرُ : یہ صَیْرٌ مادہ سے ہے لوٹنے کی جگہ ٹھکانہ ۱۲۶/۱۵

مُطَھَّرَۃٌ : پاک اس کا مصدر تَطْہِیْرٌ ہے پاک ۲۵/۳

مَعْدُوْدَۃً : گنتی کے چند دن چند معدودات جمع ہے ۸۰/۹

مُعْرِضُوْنَ : منہ موڑنے والا اجتناب کرنے والا رخ گردانی کرنیوالا اعراض اس کا مصدر ہے ۔

مَعَھُمْ : ان سب کے ساتھ ۹۱/۱۱ ، ۱۰۱/۱۲

مَعَکُمْ : تم سب کے ساتھ ۱۴/۲ ، ۴۱/۵

مُفْسِدُوْنَ : فساد کرنے والے تباہ کار ۶۰/۷ المفسد واحد

اَلْمُفْلِحُوْنَ : فلاح پانے والے افلاح مصدر المفلح واحد ۵/۲

مُقَامِ : مکان ۔ کھڑا ہونے کی جگہ ۱۲۵/۱۵

مُلٰقُوْا : پانے والے ۔ پہنچنے والے ۴۶/۵

Marfat.com

مِمَّا : یہ اصل (مِن+ما) سے بناہے یعنی اس چیز میں سے ٣، ٢٣ ، ٣٦ ، ٦١ ، ٧٩ / ١ ، ٣ ، ٤ ، ٩٤ ، ٩

مِنْ : سے ہر رکوع میں ہے

مِنَّا : ہم سے ١٢٧ / ١٥

مَنَاسِكَنَا : مَنْسِكٌ واحد ١٢٨ / ١٥

ہمارے حج اور عبادت کے طریقے نُسُكٌ

عبادت پرستش

مَنَعَ : مَنْعٌ مصدر اس نے روکا ١١٤ / ١٤

مِنْكُمْ : تم سے تم میں سے ٦٥ ، ٨٥ / ٨ ، ١٠

مِنْهُ : اس میں سے ٦٠ ، ٧٤ ، / ٧ ، ٩ ،

مِنْهَا : اس سے ٢٥ ، ٣٥ ، ٤٨ ، ٧٤ ، ١٠٦ ، ٢٣ / ٣ ، ٤ ، ٦ ، ٩ ، ١٣ ، ١٥

مِنِّيْ : مجھ سے میری ٣٨ / ٤

اَلْمَوْتُ : مرنا ، موت ٩٤ / ١١

مَوْتِكُمْ : تمہاری موت ٥٦ / ٦

اَلْمَوْتٰى : اَلْمَيِّتُ جمع واحد ، مردے ٧٣ / ٩

مُوْسٰى : بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں جن کی والدہ کا نام یوحانث تھا ۔ باپ کا نام عمران : مو یانی (عبرانی میں) سی درخت کے ہیں عربی میں ہوا ۔ حضرت موسٰے کی پیدائش کے بعد لکڑی کے صندوق میں بند کرکے پانی میں ڈال دیا گیا تھا ۔ اسی سے موسٰی نام ہوا ۔

قرآن مجید میں حضرت موسٰے کے حالات کا سب سے زیادہ تذکرہ ہوا ہے فرعون شاہ مصر کے محل میں پرورش پائی ۔ جوان ہوئے تو ایک قبطی کو مار ڈالا پھر وہاں سے شام کی طرف ڈر کی وجہ سے چلے گئے وہاں حضرت شعیبؑ کی صاحبزادی سے نکاح ہوا بعض اس روایت کو درست نہیں کہتے حضرت شعیب کی جگہ کوئی اور بزرگ تھے ۔ ١٠ سال تک بکریاں چرائیں پھر صحرا سینا میں کوہ طور پر نبوت سے سرفراز ہوئے آپ کی درخواست پر آپ کے بھائی ہارون کو بھی پیغمبر بنایا گیا اور دونوں اللہ کا پیغام لے کر فرعون کے پاس گئے ۔ اللہ نے ان کو دو معجزے عطا کئے جن کی وجہ سے یہ دربار میں غالب ہوئے اور بنی اسرائیل کو رات کو لے کر مصر سے نکل گئے فرعون نے پیچھا کیا اور مع لشکر دریا میں غرق ہوا ٥١ ، ٥٤ ، ٦١ ، ٨٧ ، ١٠٨ ، ١٣٦ / ٦ ، ٨ ، ١٢ ، ١١ ، ١٣ ، ١٦

مُهْتَدُوْنَ : ہدایت پانے والے ہدایت یافتہ ٧٠ / ٨

اِهْتِدَاءٌ : مصدر

مُهِيْنٌ : ذلیل کرنے والا ۔ اِهَانَةٌ مصدر ہے ۔ رسوا کرنے والا ٩٠ / ١٠

مِيْثَاقٌ : عہد و پیمان ۔ معاہدہ ٨٣ / ١٠

ن

نَأْتِ : اس کا مادہ اَتْیٌ ۔ ہم آتے ہیں / لاتے ہیں ١٠٦ / ١٣

اَلنَّارُ : آگ ۔ مراد ہے دوزخ ٣ ، ٨١ / ٩

النّٰظِرِيْنَ : دیکھنے والے ۔ اسم فاعل ٦٩ / ٨

نَبَأٌ : خبر ١٥

نَبَذَ : اس نے پھینک دیا ۔ واحد مذکر غائب ۔ ماضی نَبْذٌ مصدر ۔ پھوڑنا ۔ توڑ دیا ١٠١ / ١٢

نَجَّیْنَا : ہم نے نجات دی/ بچایا۔ ۴۹/۶

نَحْنُ : ہم۔ ہم نے۔ ضمیر ۱۱، ۳۰، ۱۰۲، ۱۳۹ / ۲، ۴، ۱۲، ۱۶

نَزَّلْنَا : جمع متکلم۔ ماضی۔ تَنْزِیْلٌ مصدر ۲۳/۳
ہم نے اتارا۔

نَزِیْدُ : ہم بڑھائیں گے۔ زیادہ دیں گے۔ ۵۸/۶

نَصْبِرَ : ہم ہرگز صبر نہ کریں گے۔ ۶۱/۷

نَصِیْرٍ : نَصَرَ سے۔ دفع کرنے والا۔ بچانیوالا۔ ۱۰۷، ۱۲۰ / ۱۳، ۱۴
مددگار۔

نَغْفِرْ : جمع۔ ہم معاف کر دیں گے۔ ۵۸/۶

نَفْسٌ : جان۔ مراد ہے شخص۔ ۴۸، ۱۳۰ / ۶، ۱۰

نُقَدِّسُ : تَقْدِیْسٌ مصدر سے۔ ۳۰/۴
ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔

نَنْسَخْ : ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں۔ ۱۰۶/۱۳

نَكَالًا : نشان عبرت ۶۶/۸

و

وَاسِعٌ : سَعَةٌ مصدر سے۔ وسیع۔ کشادہ بخشش والا ۱۱۵/۱۴

وَرَاءُ : علاوہ/ سوائے اس کے۔ ۹۱، ۱۰۱ / ۱۱، ۱۲

وَصّٰی : حکم دیا۔ وصیت کی۔ ۱۳۲/۱۶

وٰعَدْنَا : ہم نے وعدہ کیا۔

وَقُوْدُ : ایندھن ۲۴/۳

وَیْلٌ : ہلاکت۔ عذاب کی شدت۔ افسوس۔ ۷۹/۹

ھ

ھَاتُوْا : لاؤ اسم ۱۱۱/۱۳

ھَادُوْا : جمع مذکر غائب۔ ھُوْدٌ مصدر سے۔ یہودی ہوئے ۶۲/۸

ھَارُوْتَ : فرشتہ۔ یا جادوگر کا نام۔ ۱۰۲/۱۲

ھُدًی / اَلْھُدٰی : اسم و مصدر۔ ہدایت۔ اللہ تعالیٰ کی کتب۔ صحیفے۔ ۵، ۲۴، ۹۷، ۱۲۰ / ۱-۲-۴-۱۲-۱۴

ھٰذَا : اسم اشارہ۔ یہ۔ ۲۶، ۱۲۶ / ۳-۹-۱۵

ھُزُوًا : اسم مفعول۔ مسخرا۔ چھچھورا۔ ۶۷/۸

ھُمْ : وہ سب۔ جمع مذکر غائب کے ضمیر

ھٰٓؤُلَآءِ : اسم اشارہ جمع۔ یہ سب ۳۱، ۸۵ / ۴، ۱۰

ی

یَاْتُوْا : یہ اِیْتَانٌ سے ہے۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ وہ آئیں۔ لائیں۔ لے آئیں۔ وہ آئے ۸۵/۱۰

یَاْتِیَ : آجائے۔ لے آئے۔ ۱۰۹/۱۳

یَاْمُرُ : وہ حکم دیتا ہے۔ اَمْرٌ مصدر سے ۶۷، ۹۳ / ۸، ۱۱

یَتْلُوْنَ : یہ تلاوۃ سے ہے۔ وہ پڑھتے ہیں۔ ۱۱

یُحَاجُّوْا : یہ حجاج سے ہے وہ تم سے جھگڑا ۱۵/۲ ۷۶/۹

یُحَرِّفُوْنَهٗ : یہ تحریف سے ہے۔ وہ اس کو بدل ڈالتے ہیں۔ ۷۵/۹

یَحْزَنُوْنَ : یہ حَزْنٌ سے ہے۔ وہ غمگین ہونگے ۳۸، ۶۲، ۱۱۲ / ۴، ۸، ۱۳

یَحْكُمُ : یہ حُكْمٌ سے ہے۔ حکم دیتا ہے۔ فیصلہ کرے گا۔ ۱۱۳/۱۴

یُحْیِ : اَحْیَاءٌ مصدر سے۔ زندگی دیتا ہے۔ یعنی سرسبز کر دیتا ہے۔ ۷۳/۹

Marfat.com

يَخْدَعُوْنَ: یہ خِدَعٌ سے ہے۔ وہ تمہیں دھوکہ دیتے ہیں۔ ۹/۲

يَخْرُجُ: یہ خُرُوْجٌ مصدر سے ہے۔ نکلتا ہے۔ پیدا ہوتا ہے۔ ۷۴/۹

يُخَفَّفُ: یہ تخفیف سے ہے۔ یہ ہلکا نہیں کیا جائیگا ۸۶/۱۰

يَدْخُلَ: ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ۱۱۱/۱۳

يَدْخُلُوْا: دُخُوْلٌ سے۔ کہ داخل ہوں ۱۱۴/۱۴

يَدَيْهِ: اس کے دونوں ہاتھ۔ سامنے موجود ہیں ۹۷/۱۲

يُذَبِّحُوْنَ: تَذْبِيْحٌ مصدر سے ہے وہ ذبح کرتے تھے/ہیں۔ ۴۹/۶

يُذْكَرَ: کہ یاد کیا جائے ۱۱۴/۱۴

يَرْجِعُوْنَ: رَجْعٌ مصدر سے۔ لوٹیں گے۔ ۱۸/۲

يُرَدُّوْنَ: یہ رَدٌّ مصدر سے ہے ۸۵/۱۰ وہ لوٹائے جائیں گے۔

يَرْفَعُ: یہ رَفْعٌ مصدر سے ہے۔ ۱۲۷/۱۵ اونچا کر رہا تھا/اٹھا رہا تھا۔ اٹھایا۔

يُرِيْكُمْ: واحد مذکر غائب۔ یہ اِرَاءَةٌ مصدر سے وہ تم کو دکھاتا ہے۔ ۷۳/۹

يَسْتَحْيِيْ: مصدر اِسْتِحْيَاءٌ سے ہے۔ وہ نہیں جھجکتا۔ وہ شرم کرتا ۲۶/۳

يَسْتَفْتِحُوْنَ: اِسْتِفْتَاحٌ مصدر سے۔ ۸۹/۱۱ وہ فتح کی دعا کرتے ہیں۔

يَسْتَهْزِئُ: اِسْتِهْزَاءٌ سے بنا ہے ۱۵/۲ اللہ ان کو مذاق کرنے کی سزا دے گا۔

يَسْفِكُ: سَفْكٌ مصدر سے ۳۰/۴ وہ خون بہائے گا۔

يَسُوْمُوْنَكُمْ: جمع مذکر غائب۔ سَوْمٌ مصدر سے ۴۹/۶ تم کو مبتلا کرتے/تکلیف دیتے تھے

يَشَآءُ: واحد مذکر غائب مضارع مَشِيْئَةٌ مصدر سے۔ وہ چاہتا ہے۔ ۹۰، ۱۰۶ / ۱۱، ۱۳

يَشْتَرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع۔ اِشْتِرَاء وہ حاصل کریں۔ خریدیں۔ ۷۹/۹

يَشْعُرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع شُعُوْرٌ مصدر سے وہ شعور نہیں رکھتے۔ ۱۲/۲

يُضِلُّ: واحد مذکر غائب۔ اِضْلَالٌ مصدر سے ۲۶/۳ وہ گمراہ کرتا ہے۔

يَظْلِمُوْنَ: ظُلْمٌ سے بنا ہے وہ ظلم کرتے تھے۔ ۵۷/۶

يَظُنُّوْنَ: ظَنٌّ مصدر سے ہے۔ وہ یقین کرتے ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں۔ ۴۶/۵، ۷۸/۹

يَعْتَدُوْنَ: اِعْتِدَاءٌ مصدر سے ہے۔ " وہ زیادتی کرتے تھے۔ ۶۱/۷

يَعْلَمُ: وہ جانتا ہے۔ علم رکھتا ہے۔ ۷۷/۹

يُعَلِّمَانِ: وہ سکھاتے تھے/تعلیم دیتے تھے۔ ۱۰۲/۱۲

يَعْلَمُوْنَ: جانتے۔ علم رکھتے۔ ۸۵، ۱۰، ۱۳، ۱۱۳ / ۲ - ۹ - ۱۲ - ۱۴

يُعْلِنُوْنَ: اِعْلَانٌ مصدر سے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اعلانیہ کرتے ہیں۔ ۷۷/۹

Marfat.com

یُفَرِّقُوْنَ: تَفْرِیْقٌ سے۔ وہ جدائی پیدا کرتے ہیں۔ تفریق ڈالتے ہیں۔ ۱۰۲/۱۲

یُفْسِدُوْا: اِفْسَادٌ مصدر سے۔ وہ فساد پھیلائیں

یَفْسُقُوْنَ: فِسْقٌ مصدر سے۔ وہ نافرمانی کرتے تھے ۸۵/۱۰

یَفْعَلُ: فِعْلٌ مصدر سے۔ وہ کرتا ہے

یُقْبَلُ: قُبُوْلٌ مصدر سے۔ ہرگز نہیں قبول کیا گیا۔ ۴۸، ۱۲۳/۶، ۱۵

یَقْطَعُوْنَ: قَطْعٌ سے۔ وہ کاٹتے ہیں۔ ۲۷/۳

یَقُوْلُوْنَ: مضارع قَوْلٌ سے۔ وہ کہتے ہیں/تھے۔ ۲۶، ۷۹/۳، ۹

یُقِیْمُوْنَ: اِقَامَۃٌ سے۔ وہ ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں ۳/۱

یَکَادُ: کَوْدٌ مصدر سے۔ قریب ہے ۲۰/۲

یَکْتُبُوْنَ: کِتَابَۃٌ سے: وہ لکھتے ہیں۔ ۷۹/۹

یَکْذِبُوْنَ: کِذْبٌ مصدر سے۔ جھوٹ کہتے تھے ۱۰/۲

یَکْسِبُوْنَ: کَسْبٌ مصدر سے۔ وہ کمائی کرتے ہیں۔ ۷۹/۹

یَکْفِیْکَهُمُ: تمہاری طرف سے اللہ نمٹ لے گا ۱۳۷/۱۴

یُکَلِّمُنَا: تَکْلِیْمٌ مصدر سے ہے۔ وہ ہم سے کلام نہیں کرتا۔ ۱۱۸/۱۴

یَکُوْنُ: کَوْنٌ سے۔ ہوجاتا ہے/ہوگا ۳۴/۴

یَمُدُّ: مَدٌّ مصدر سے ہے۔ مہلت دیتا ہے۔ ۱۵/۲

یُمِیْتُ: اَمَاتَۃٌ مصدر سے۔ وہ موت دیتا ہے ۲۸/۳

یُنَزِّلُ: تَنْزِیْلٌ مصدر سے ہے ۹۰، ۹۱/۱۱ وہ نازل کرتا ہے/اس نے نازل کیا۔

یُنْصَرُوْنَ: ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ ۴۸، ۸۶، ۱۲۳/۶، ۱۰، ۱۵

یَنْقُضُوْنَ: نَقْضٌ مصدر سے۔ وہ توڑتے ہیں۔ ۲۷/۳

یُؤْتِیْنَا: اِیْتَاءٌ سے ہم کو دے گا۔

یَوَدُّ: مَوَدَّۃٌ سے/پسند کرتا ہے۔ ۹۶، ۱۰۵/۱۱، ۱۳

یُوْصَلُ: اِتِّصَالٌ مصدر سے۔ جڑا جانا۔ ملاپ ہونا۔ ۲۷/۳

یُوْقِنُوْنَ: اِیْقَانٌ مصدر سے۔ وہ جانتے ہیں۔ ۴/۱

یَهْبِطُ: هُبُوْطٌ مصدر سے۔ اترتا ہے۔ ۷۴/۹

Marfat.com

آؤ عربی پڑھیں

از مولانا محمد ایوب اصلاحی

☆ اللہ کا پیغام جس زبان میں ہے وہ عربی زبان ہے۔ دنیا میں ہم سب کے لیے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے اس طرح ہمارا پورا دینی سرمایہ بھی عربی میں محفوظ ہے۔ ہمارا دینی و دنیوی فائدہ اس میں ہے کہ ہم عربی سیکھیں۔ روزانہ کم از کم ایک دو گھنٹے اس کے سیکھنے پر صرف کرنا اتنا مشکل نہیں تاکہ ہم قرآن مجید کو سمجھ کر اس پر عمل کر کے اللہ کی رضا حاصل کر سکیں۔

☆ "آؤ عربی پڑھیں" کتاب چار حصوں میں ہے۔ یہ کتاب بہت آسان انداز میں مشکل گرامر کے مباحث سے ہٹ کر عام فہم اسلوب میں مرتب کی گئی ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اسباق سے قبل گرامر کے قواعد سمجھائے گئے ہیں اور آخر میں ان اسباق کو یاد کرانے کے لیے ان کے حل بھی دیے گئے ہیں تاکہ ہر آدمی اپنی سی کوشش سے عربی گرامر کے ضروری قواعد سے واقف ہو سکے اور اس کے لیے قرآن وحدیث اور دیگر دینی سرمایہ سے استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔ ہم نے اس کی قیمت بہت کم رکھی ہے۔

(۱) حصہ اول صفحات ۷۲ — قیمت -/۶ روپے (۳) حصہ سوم صفحات ۱۰۴ قیمت ۸/۵۰ روپے
(۲) حصہ دوم صفحات ۸۸ — قیمت -/۷ " (۴) حصہ چہارم صفحات ۱۲۸ قیمت -/۱۰ "
سائز ۲۰×۳۰/۱۶ سفید کاغذ عمدہ ٹائیٹل ○ پورا سیٹ خریدنے پر ۲۵ فیصد رعایت

حسنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۱۹ اے سی منصورہ ملتان روڈ لاہور ۱۸

☆ بھلائی اور نیکی کو پھیلانے کی ایک مشعل
☆ اپنی اور گھریلو اصلاح و تربیت کے لیے سنگ میل
☆ نوجوان لڑکے، لڑکیوں کے لیے دینی معلومات کا ذخیرہ

ماہنامہ الحسنات لاہور
ڈائجسٹ
صفحات ۱۰۰
سالانہ -/۵۰ روپے
فی پرچہ -/۵ روپے

الحسنات کے خاص نمبر
☆ نظام عشر زکوٰۃ نمبر
-/۱۲ روپے
☆ نظام الصلوٰۃ نمبر
-/۱۲ روپے

ادارۃ الحسنات ملتان روڈ ○ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

سیاحت نامۂ ماہر القادری

مولانا ماہر القادری (مرحوم) کے اسفار افریقہ، یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور حجاز کے نہایت دلچسپ خود نوشت حالات۔

قیمت ۴۰/ روپے

اندھیرے سے اُجالے تک

مولانا ماہر القادریؒ کے ۴۲ نہایت دلچسپ اصلاحی افسانوں کا مجموعہ

قیمت ۳۶/ روپے

ہماری نظر میں

اردو زبان کی تقریباً ۲۰۰ اسلامی اور ادبی کتابوں پر مولانا ماہر القادریؒ کے فاضلانہ تبصروں کا مجموعہ۔

یادِ رفتگاں (۲ حصوں میں)

اپنے ہم عصر مشاہیر کی وفیات پر مولانا ماہر القادریؒ کے تاثرات کا مجموعہ۔ ان انتہائی دلچسپ مضامین کو کسی مبالغے کے بغیر ادبی شہ پارے کہا جا سکتا ہے۔ حصہ اول ۴۵/۰ روپے دوم ۶۰/

عربی بول چال

عرب ممالک میں جو عربی بول چال مروج ہے وہ عربی ادب اور زبان سے قدرے مختلف ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہوگی! در بیرون جانیوالوں کی ضرورت پوری کرے گی۔

حَسَنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ C/۹ منصورہ ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

سیاحت نامۂ ماہر القادری

مولانا ماہر القادری (مرحوم) کے اسفار افریقہ، یورپ، مشرق وسطیٰ اور حجاز کے نہایت دلچسپ خود نوشت حالات۔

قیمت ۴۰/ روپے

اندھیرے سے اُجالے تک

مولانا ماہر القادریؒ کے ۲۴ نہایت دلچسپ اصلاحی افسانوں کا مجموعہ

قیمت ۳۶/ روپے

ہماری نظر میں

اردو زبان کی تقریباً ۲۰۰ اسلامی اور ادبی کتابوں پر مولانا ماہر القادریؒ کے فاضلانہ تبصروں کا مجموعہ۔

یادِ رفتگاں (۲ حصوں میں)

اپنے ہم عصر مشاہیر کی وفیات پر مولانا ماہر القادریؒ کے تاثرات کا مجموعہ۔ ان انتہائی دلچسپ مضامین کو کسی مبالغے کے بغیر ادبی شہ پارے کہا جا سکتا ہے۔ حصہ اوّل ۴۵/۰ روپے دوم ۶۰/

عربی بول چال

عرب ممالک میں جو عربی بول چال مروج ہے وہ عربی ادب اور زبان سے قدرے مختلف ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہوگی! در پیش جانے والوں کی ضرورت پوری کرے گی

حسنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ C/۹ منصورہ ملتان روڈ لاہور